جنات المعارف

باب

علاماتِ ظہورِ حضرت قائمِ آلِ محمد علیہ السلام

از

زبدۃ العلماء الاعلام فخر الاسلام مولانا سید علی صاحب قبلہ طاب ثراہ
ابن
عالم ربانی حجت الاسلام آیۃ اللہ مولانا سید راحت حسین صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ گوپالپوری

نام کتاب — جنات المعارف
علامات ظہور حضرت قائم آل محمد علیہ السّلام
مؤلف — زبدۃ العلماء الاعلام فخر الاسلام
مولانا سید علی رضوی طاب ثراہ، گوپالپوری
ناشر — نور اسلام۔
ایڈیشن — دوسرا۔ شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ
طباعت — غزل انٹرپرائزز۔ بھائیکلہ۔ ممبئی
کتابت — قاضی اقتدار حسین (الفاظ) ممبئی ۹
قیمت — ۷۵ روپے

ملنے کا پتہ

نور اسلام امامباڑہ۔ فیض آباد

نور اسلام۔ پوسٹ بکس ۳۴۹۹۔ ممبئی ۹۔ ۴۰۰۰۰۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صلی اللہ علیک یا ولی العصر ادرکنا

سلسلہ ہدایت وامامت: خداوندعالم کی سنت ہے کہ وہ ضرورت سے پہلے اس کے پورا کرنے کا انتظام کردیتا ہے انسان کے سانس لینے سے پہلے اس نے ہوا کا انتظام کیا۔ بھوک لگنے سے پہلے غذا کا انتظام کیا۔ آنکھ سے پہلے خوشنما منظر پیدا کیا۔ انسان کے وجود سے پہلے رہبر کو پیدا کیا۔ اس زمین پر سب سے پہلے جس کو بھیجا وہ حضرت آدم تھے جن کو خدا نے نبی اور رہنما بنا کر مبعوث کیا۔ بلکہ ان کی خلقت سے پہلے ان کی خلافت ونبوت کا اعلان کیا۔ تاکہ ہدایت کے محتاج افراد ہدایت کی تلاش میں بے رہبر نہ رہیں۔ اور کوئی یہ نہ کہہ سکے ”اگر تو نے ہماری ہدایت کے لئے انبیاء ومرسلین بھیجے ہوتے تو ہم اسکی پیروی کرتے اور ہرگز گمراہ نہ ہوتے،،۔

ختم نبوت، اور اتمام شریعت: خدا کی یہ سنت انبیاء ومرسلین اولیاء اور اوصیاء کی شکل میں جاری رہی۔ ایک نبی کے بعد دوسرے نبی لوگوں کی ہدایت ورہنمائی کے لئے اس دنیا میں خدا بھیجتا رہا۔ خداوند عالم نے انسانوں کی ہدایت ونجات کے لئے انبیاء کے علاوہ شریعت کتاب اور صحیفے نازل کئے۔ یہاں تک کہ یہ سلسلہ خاتم الانبیاء محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکل میں اپنے اختتام اور عروج پر پہونچا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر نبوت رسالت، اور شریعت کا خاتمہ ہوا۔ آپ سلسلہ انبیاء کے آخری نبی اور آپکی کتاب قرآن مجید آخری آسمانی کتاب قرار پائی۔ آپکی نبوت وشریعت صبح قیامت تک ہر ایک اور جگہ کے لئے ہے۔ اب کوئی نبی اور شریعت آنے والی نہیں ہے۔

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے پیغام کو پوری طرح پہونچا چکے

اور دین خدا کامل ہوگیا نعمت خدا مکمل ہوگئی۔ خدا اس کامل وتام دین سے راضی ہوگیا۔ خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی جانب بلالیا۔

امامت ائمہ اثنا عشر: لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی رسالت کے آغاز ہی میں خدا کے حکم سے حضرت علی علیہ السلام کو اپنے بعد اس امت کا ہادی اور رہنما معین فرمایا۔ اپنی رسالتی زندگی کے ۲۳ سالہ دور میں بار بار مختلف انداز سے صبح قیامت تک لوگوں کی ہدایت ورہبری کے لئے اہلبیت اطہار علیہم السلام کو متعارف کراتے رہے کبھی فرمایا' میرے بعد اس امت میں بارہ خلیفہ بارہ امام' بارہ امیر ہوں گے اور سب کے سب قریش سے ہوں گے۔،،

اس طرح کی متعدد روایتیں صحیح بخاری اور صحیح مسلم جیسی اہل سنت کی معتبر کتابوں میں موجود ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلافت کے جتنے سلسلے لوگوں نے لوگوں کی ہدایت کے لئے شروع کئے ان میں کوئی بھی سلسلہ ایسا نہیں ہے جسکی تعداد ۱۲ اور تسلسل بھی برقرار ہو۔ یا یہ تعداد بڑھ جاتی، یا گھٹ جاتی ہے۔ یا پھر تسلسل ٹوٹ جاتا ہے۔ صرف اور صرف ایک سلسلہ جسکی تعداد بھی ۱۲ ہے اور تسلسل بھی برقرار ہے۔ وہ ائمہ اثنا عشر کا سلسلہ ہے جسکی ابتداء حضرت علی ابن ابیطالب علیہ السلام اور انتہاء حضرت حجۃ ابن العسکری امام مہدی علیہ السلام ہیں۔

حدیث ثقلین: اور کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث ثقلین کی شکل میں امت کی رہبری وہدایت کا انتظام فرمایا۔ ضلالت وگمراہی سے نجات وحفاظت کے لئے خدا کی کتاب قرآن مجید اور اہل بیت اطہار علیہم السلام سے تمسک وتوسل کو ضروری قرار دیا۔ قرآن خدا اور امت کے رابطہ کا نام ہے۔ اہل بیت پیغمبر سے رابطہ کا نام ہے۔ قرآن کو نظر انداز کرنا خدا سے رابطہ قطع کرنا ہے اہل بیت علیہم السلام سے منہ موڑنا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے رابطہ منقطع کرنا ہے۔ اور پیغمبر سے رابطہ منقطع کرنا خدا سے رابطہ منقطع کرنا ہے۔ خدا سے رابطہ کا نہ ہونا عین گمراہی ہے۔

اگر اس دور میں ہم ضلالت وگمراہی سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں۔ اس کا صرف اور صرف ایک ہی راستہ ہے قرآن اور اہل بیت اطہار سے تمسک۔

اس وقت قرآن کتاب کی شکل میں ہمارے گھروں میں موجود ہے۔ اور حضرت امام مہدی علیہ السلام اہل بیت اطہار علیہم السلام کے سلسلہ ہدایت ورہبری کی آخری کڑی ہیں۔ اور آپ ہی بارہویں امام ہیں۔

روایات امامت حضرت امام مہدی علیہ السلام: ان عمومی حدیثوں کے علاوہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں خاص طور سے اس قدر حدیثیں وارد ہوئی ہیں جو تواتر سے زیادہ ہیں اور جن سے انکار کی کوئی گنجائش کسی کو نہیں ہے۔ بلکہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا عقیدہ اس قدر لازمی وضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا" من انکر خروج المہدی فقد کفر،، جو حضرت مہدی کے ظہور کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ ایک حدیث میں اس طرح ہے "من کذّب بالمہدی فقد کفر،، جو حضرت مہدی کی تکذیب کرے وہ کافر ہے ان روایتوں کو اہل سنت کے عالم متقی ہندی نے اپنی کتاب البرہان فی علامات مہدی آخرالزمان کے باب ۲ میں نقل کیا ہے اس کے علاوہ علامہ سیوطی نے اپنی کتاب "العرف الوردی فی اخبار المہدی،، جلد ۲ ص ۸۳ پر نقل کیا ہے۔

ولادت حضرت امام مہدی علیہ السلام: اہل سنت کے علماء نے نہ صرف اپنی کتابوں میں حضرت مہدی علیہ السلام سے متعلق روایتوں کو نقل کیا ہے۔ بلکہ اس بات کا

بھی اعتراف کیا ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کی ولادت ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ کو حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے خانہ اقدس سامرہ میں ہوئی۔ اور وہ اس وقت زندہ ہیں۔ ہمارے یہاں یہ بات روز روشن کی طرح روشن ہے۔ جس طرح دوپہر کے وقت سورج کے وجود کا یقین ہے اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کی ولادت ہو چکی ہے۔ آپ کی ولادت ۱۵/شعبان ۲۵۵ھ بروز جمعہ بوقت صبح عراق کے شہر سامرہ میں ہوئی۔ اس وقت آپ زندہ ہیں۔ خدا کے حکم سے غیبت میں ہیں اور جب خدا حکم دے گا تو ظاہر ہوں گے۔

غیبت حضرت امام مہدی علیہ السلام: غیبت کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ اس وقت ہمارے امام زمانہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کسی غار یا تہ خانہ میں ہیں یا دنیا سے الگ تھلگ کسی جزیرہ میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ بلکہ آپ کی غیبت جناب یوسف علیہ السلام کی غیبت کی طرح ہے۔ لوگوں کے درمیان ہیں۔ مگر لوگ ان کو پہچانتے نہیں ہیں۔ جب جناب یوسف علیہ السلام کے بھائی ان سے ملنے گئے قرآن کریم نے اس واقعہ کو اس طرح بیان فرمایا ہے۔ "وجاء اخوة يوسف فدخلوا عليه فعرفهم وهم له منكرون (سورہ یوسف آیہ ۵۸) جب جناب یوسف کے بھائی ان کی خدمت حاضر ہوئے جناب یوسف نے ان کو پہچان لیا مگر وہ جناب یوسف کو پہچان نہ سکے۔ یہاں جناب یوسف بھائیوں کے سامنے تھے درمیان میں کوئی پردہ نہیں تھا مگر وہ جناب یوسف کو پہچان نہیں رہے تھے۔ اسی طرح یوسف زہراء حضرت امام مہدی علیہ السلام ہمارے درمیان ہیں ہر سال حج میں تشریف لاتے ہیں مگر ہم ان کو پہچان نہیں پاتے ہیں۔ اور اس میں بھی ایک مصلحت ہے۔

انتظار امام علیہ السلام: یہ دور غیبت کا دور ہے۔ اس زمانہ میں ہماری سب سے اہم ذمہ داری اپنے امام زمانہ حضرت ولی العصر حجۃ ابن الحسن العسکری علیہ السلام کے ظہور کا انتظار کرنا ہے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتظار کو بہترین عمل قرار دیا ہے۔ انتظار کا مطلب راہ تکنا نہیں ہے۔ بلکہ حضرت کے ظہور کے لئے اپنے آپ کو آمادہ کرنا ہے۔ اس آمادگی کے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے آپ کو، اپنے گھر کو، اپنے معاشرہ کو ان تمام باتوں سے پاک وصاف رکھیں جو امام علیہ السلام کو ناپسند ہیں۔ ہمارے عقائد، ہمارے اعمال، ہمارے اخلاق، ہماری زندگی کا ہر گوشہ اہل بیت علیہم السلام کی تعلیمات کا آئینہ دار ہو۔ دل میں غیبت امام کی وہ کسک ہو کہ ہمارا پورا وجود حضرت کے ظہور کا انتظار کر رہا ہو۔

ظہور اور علامات ظہور: متعدد روایتوں میں ظہور کی علامتوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس وقت آپ کے ہاتھوں میں جو کتاب ہے وہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ یہ روایتیں آج سے سینکڑوں سال پہلے بیان کی گئی ہیں۔ راویوں نے نہایت امانت داری سے ان کو محفوظ کیا اور علماء نے اپنی معتبر کتابوں میں اس کو ذکر کیا۔ آج کل کے حالات دیکھکر ان روایتوں کی صداقت کا احساس ہوتا ہے۔ یہ کتاب ۱۵/شعبان ۱۳۷۸ھ کو آج سے ۴۴ سال پہلے لکھی گئی ہے۔ اس وقت اور آج بے پناہ ترقیاں ہو چکی ہیں اور سیکڑوں نئی نئی ایجادات سامنے آچکی ہیں اس وقت راکٹ تازہ وجود میں آیا تھا۔ اب تو میزائیل کا وجود ہو چکا ہے انسان کو تباہ کرنے والے زبردست مہلک ہتھیار خود انسان تیار کر چکا ہے۔ مواصلات میں اس وقت وائرلیس تھا اب تو موبائیل فون آچکے ہیں اور ابھی نہ معلوم کیا کیا ترقی ہوگی۔

۱۳۷۸ھ حوزہ علمیہ قم طلاب کی تعداد ۶ ہزار تھی اب تو یہ تعداد ۷۰ ہزار سے بھی زیادہ ہے۔ اس وقت تو حوزہ علمیہ میں غیر ملکی طلاب کی تعداد ۶ ہزار سے زیادہ ہے۔ بہر حال یہ علامتیں جہاں علامات ظہور کی روایتوں کی صداقت کا احساس دلا رہی ہیں وہیں یہ بھی محسوس ہوتا ہے کہ ظہور کا وقت قریب آ رہا ہے۔

مگر یہ بات اپنی جگہ بالکل یقینی ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ان علامتوں پر موقوف نہیں ہیں۔ظہور خدا کے ہاتھ میں ہے وہ جس وقت چاہے حضرت کے ظہور کا حکم دے سکتا ہے۔اسی بناء پر روایتوں میں انتظار ظہور کی بات بیان کی گئی ہے اور اس انتظار ظہور کی فضیلتوں کا تذکررہ کیا گیا ہے۔علامتوں کے انتظار کا تذکرہ نہیں کیا گیا ہے۔ چونکہ ظہور خدا کے اختیار میں ہے وہ چاہے تو علامتوں کے بغیر بھی امام کو ظاہر کر سکتا ہے۔

لہذا ہمیں گڑگڑا کر خدا کے حضور دعاء کرنا چاہئے جس طرح خدا نے بنی اسرائیل کی دعاؤں کی بنا پر جناب موسی علیہ السلام کو ۱۷۰ سال پہلے بھیج دیا اور دوسری مرتبہ ان کا ظہور ۴۰ سال قبل کردیا۔ اسی طرح ہماری مخلصانہ دعاؤں سے ہمارے امام علیہ السلام کا ظہور جلد ہوسکتا ہے۔

اس دن کی امید میں جب یہ دنیا حضرت امام زمانہ علیہ السلام کے ظہور سے منور ہوگی۔خدایا ہم سب کو حضرت کے مخلص غلاموں میں شمار فرما۔آمین۔

اس کتاب کی طباعت کے لئے ہم جناب حاجی جابر کھیم جی کے شکر گذار ہیں۔ان کے تعاون سے یہ کتاب زیور طبع سے آراستہ ہوسکی۔ خدا ان کی توفیقات میں اضافہ کرے اور ہر آفت وبلا سے ان کی حفاظت کرے۔آمین۔

اللهم عجل لوليك الفرج واجعلنا من اعوانه وانصاره ولاتجعلنا من اعداءه بحق محمد وآله الطاهرين شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

فہرستِ مضامین

اعتذار

میں دعویٰ نہیں کرتا کہ میرے اس رسالے میں غلطی نہیں ہے نقص نہیں ہے اس میں غلطی و نقص کا موجود ہونا قابل تعجب نہیں ہے بلکہ نہ ہونا قابل تعجب ہے کیونکہ انسان ناقص ہے البتہ اربابِ کرم سے گذارش ہے کہ اگر کوئی غلطی ملاحظہ فرمائیں تو اسے دامنِ عفو میں جگہ دیں۔

فقط

سید علی الرضوی قمی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ شَرَعَ لَنَا الۡاِسۡلَامَ وَعَلَّمَنَا الۡحَلَالَ وَالۡحَرَامَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ سَادَاتِ الۡاَنَامِ وَاَصۡحَابِہِ الۡکِرَامِ ؕ

گھوسی اپنے دودھ کو خالص بتاتا ہے تو دوا فروش اپنی دواؤں کو اصلی کہتے ہیں۔ تجار اپنے مال کو عمدہ کہتے ہیں تو سنار اپنے سونے کو بے عیب۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ جتنا ہی دعوے عام ہیں اتنا ہی خالص اور بے عیب چیزیں دنیا سے مفقود ہیں۔ جس نے خالص دودھ نہ کھایا ہو وہ گھوسیوں کے کہنے سے دھوکہ کھائے۔ جس کو دواؤں کی شناخت نہ ہو وہ اصل السوس کی جگہ تیلیاں خریدے۔ جسے خدا نے عقل نہ دی ہو وہ اپنے پیسے پانی میں ڈالے۔ لیکن جاننے والے تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی جدا کر کے سامنے رکھ دیں گے۔ عقل والے اگر خود نہیں سمجھتے تو چار آدمی کو دکھا کر اچھے برے کو پرکھ لیتے ہیں۔ یہ ہے دنیا کا بازار یہاں جس نے آنکھیں بند کر کے سودا کیا وہ لٹ گیا۔ سنار اپنے پاس کسوٹی پتھر رکھتے ہیں۔ کوئی کسی لباس میں کسی شکل و صورت میں سونا بیچنے جائے وہ فوراً کسوٹی پر کس کر دیکھ لیتے ہیں آگ میں تپا کر دیکھتے ہیں۔ یہ تو ہیں دودھ، گھی، تیل، آٹا، سونا، چاندی کی باتیں جن کا میرا چند دنوں کا ساتھ ہے جن کی ابتدا مٹی اور جن کا انجام معلوم ہے اب آیئے ذرا غذائے روح اور زندگانی آخرت کی خبر لیں کہ ہم نے اس کے لئے کیا کیا اور کیا کر رہے ہیں۔

کیا انسان کا ہر عمل نیک اور ہر مذہب حق ہے

یوں تو ہر شخص کسی مذہب و ملت کسی اخلاق و کردار کا ہو اپنے آپکو اپنے عقائد و خیالات کو اپنے اعمال و کردار کو اپنے گروہ اور قبیلہ کو سراہتا ہے اور دوسروں سے بہتر کہتا ہے بلکہ صرف اپنے ہی کو جنتی اور محبوب خدا اور سزاوار حکومت دنیا و آخرت سمجھتا ہے۔ ہندو، مسلمان، یہود و نصاریٰ، قادیانی، سکھ، بہائی، دہریے، متمدن و غیر متمدن یعنی جاہل و وحشی و برہنہ، آدم خوار اور سید، شیخ پٹھان، جلاہے، نداف، قصاب، برہمن، ٹھاکر، چھتری، راجپوت، کوری، چمار بھنگی، شرابی، جواری، چور، قزاق، ٹھگ، بدمعاش، ستمی و بخیل غرض کہ کون ہے جو اپنے آپ کو عالی خاندان، شریف محبوب خدا اور بہشتی نہیں سمجھتا۔ اب بتلایئے کیا کیا جائے چور بھی جنتی اور شاہ بھی جنتی، قاتل بھی جنتی اور مقتول بھی جنتی، ساری دنیا برحق ساری دنیا جنتی اور بے گناہ، پھر حکومتیں ختم کردیجائیں سزائیں، جیل خانے توڑ دیئے جائیں کیونکہ نیک اور بے قصوروں کو سزائیں دینا اذیت پہونچانا ظلم ہے اگر آپ اس نظریہ کے موافق ہیں تو بیشک آپ کا یہ کہنا بھی درست ہے کہ دنیا میں ہر مذہب حق ہے راہیں مختلف ہیں لیکن سب کی منزل ایک ہے سب خدا ہی تک پہونچتے ہیں۔ مٹی، گوبر، درخت، حیوانات، آگ، پانی، چاند، سورج، یہانتک کہ عورت و مرد کی شرمگاہوں کی پرستش کرنے والے بھی خدا پرست اور جنتی ہیں اور خدا کی پرستش کرنے والے بھی۔ ظلم

و جور، قتل و غارت، شراب خواری و زنا بھی خدا پرستی اور عبادت ہے اور جرم و گناہ دنیا میں کسی چیز کا نام نہیں۔ تو سوال یہ ہے کہ یہ حکومتوں اور عقلائے زمانہ نے سزائیں تازیانے قید خانے پھانسی جرمانے کس کے لئے مقرر کئے ہیں اور اگر عقل کے نزدیک نیکی اور بدی، حق اور باطل بھی کوئی چیز ہے جس میں سے کچھ چیزوں کو تو عقل نے سمجھا اور اس کے متعلق فیصلہ دیا ہے لیکن ہمارے اعمال و عقائد میں اکثر چیزیں ایسی ہیں جس میں عقل کوئی فیصلہ نہیں دے سکتی لہٰذا حکومتیں بھی اسکے لئے قانون نہیں بنا سکتی ہیں۔ پھر اس کا فیصلہ کون کرتا بجز اسکے کہ خدا اپنے لطف و کرم سے ہمیں اپنے پیغامبروں کے ذریعہ خبر دیتا۔ چنانچہ اس نے انھیں بھیجا اور حق و باطل سے ہم کو باخبر کیا۔ تو کیا آپ کے نزدیک سب سے بڑی لاقانونیت بس خدا ہی کی حکومت میں ہے جسے کوئی اچھے اور بُرے کا فرق نہیں معلوم، نہ اسکے یہاں کوئی سوال و جواب و حساب و کتاب ہے۔ تعالی اللہ عن ذالک علواً کبیرا۔

اور اگر آپ کا عقیدہ یہ ہے کہ اعمال و کردار کی نگرانی کے لئے تو حکومت کے قوانین کافی ہیں، رہے عقائد تو وہ آزاد رہیں جس کا جو جی چاہے عقیدہ رکھے تو اس کا جواب یہ ہے :

۱۔ حکومت خاطی انسانوں کی قائم کردہ ہے

حکومتیں خاطی انسانوں کی قائم کردہ ہیں جو خود ہوا و ہوس کے سمندر میں بہے پھرتے ہیں وہ اپنے لئے عیش و عشرت و ہوس رانی کے راستے بچا کر قانون بناتے ہیں۔ مثلاً بے پردگی، شراب خواری کی برائیاں کسے نہیں معلوم، لیکن اکثر حکومتوں

میں ان کے لئے کوئی قانون نہیں ہے۔

۲۔ حکومت کے عمدہ اور اہم قوانین مذہب سے لئے ہوئے ہیں

حکومتوں نے جن چیزوں کے لئے قوانین پیش بھی کئے ہیں تو وہ ان کے نہیں ہیں بلکہ ان میں جو عمدہ اور اہم قوانین ہیں وہ مذہب سے لئے ہوئے ہیں۔ گبر و برہمن و بدھ، یہود و نصاریٰ و مسلمان انھیں قوموں کی دنیا میں حکومتیں رہیں اور یہ سب حکومت سے پہلے مذہب کے تابع تھے۔ خدا کے بھیجے ہوئے پیغامبر ہر دور ہر ملک ہر قوم میں آتے رہے اور خدا کا قانون لاتے رہے اور معجزات و کرامات اور پاکیزگی عمل کے ذریعہ قلوب انسانی پر اپنی جلالت وصداقت کا سکہ بٹھا کر اسے احکام الٰہی کا تابع بناتے رہے اور اگرچہ سرکش وخاطی انسان نے ان کے دین و تعلیمات کو اس کے حال پر رہنے نہ دیا۔ ان میں من مانی ترمیمیں کیں ان کو بدل ڈالا لیکن جس طرح تیز روشنی کے ہٹ جانے کے بعد بھی اس کی شعاعوں کا عکس پردہ نگاہ پر باقی رہ جاتا ہے اسی طرح مٹتے مٹتے بھی انبیا کی تعلیمات کا اثر دلوں پر رہ گیا اور ابھی پہلی تعلیمات کا اثر بالکل محو نہیں ہونے پایا تھا کہ دوسرا پیغامبر یا مجدد آگیا اور اس نے پھر از سر نو انسانیت کے مُردہ اجسام میں ایمان کی روح پھونک دی غرض یہ کہ اگر باطل کسی دور میں دنیا سے ختم نہیں ہوا تو حق بھی بالکل فنا نہیں ہوا۔ آج جو انسان کے ہاتھوں میں اصول و کلیات قوانین موجود ہیں جن پر دنیا کا نظام قائم ہے وہ سچے مذاہب ہی سے لئے گئے ہیں۔ رشوت، ظلم،

چوری، جھوٹ، زنا، خیانت، دھوکہ دہی، گراں فروشی کی نیت سے غلہ روک کر رکھنا وغیرہ بری باتیں ہیں، جوا برا کام ہے اور تجارت وصنعت و مزدوری اور طبابت اور اس کے حدود، تعاون باہمی، عدل وانصاف، سچائی، خیر و خیرات وغیرہ نیک کام ہیں یہ مذہب ہی نے تو بتایا۔ لیکن آج جو نظام عالم میں ابتری، تنگی معاش اور زندگانی دنیا میں اضطراب نظر آرہا ہے وہ کچھ تو ہمارے بنائے ہوئے قوانین کا نتیجہ ہے اور اسی وجہ سے ہم روزانہ قانون بنایا اور توڑا کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی نظامِ عالم قبضہ میں نہیں آتا اور کچھ ہماری جدید تعلیم کی ستم ظریفیاں ہیں جس نے ہمارے ان عقائد کو متزلزل کر دیا، جن پر نیک اعمال کی بنا قائم تھی۔ خدا اور مذہب، عذاب و ثواب، جنّت و جہنّم کے سچے عقائد تھے جو ہم کو تنہائی میں بھی گناہ کرنے سے روکتے تھے، لیکن دنیا ساز اور چالاک لوگوں نے بمصلحت ہمارے ان عقائد پر ڈاکہ ڈالا تاکہ وہ ہم کو خدا سے چھڑا کر اپنا کر لیں لیکن نتیجہ پہلے انھیں کے لئے مضر ثابت ہوا۔ اے روشنی طبع تو بر من بلا شدی۔ ہماری روشن خیالی نے خدا سے پہلے انھیں کی بیخ کنی کر دی جب ہم خدا کے نہ رہے تو اپنے پیٹ کے علاوہ کسی کے نہ ہوں گے۔ حکومت کیسی اور ملک و قوم کیا۔ مسٹر وائیکونٹ سموئیل اپنی کتاب بلیف اینڈ ایکشن کے چوتھے باب میں لکھتے ہیں کہ مذہب ہر زمانہ میں اخلاق کی مضبوط چار دیواری رہا ہے۔ مذہب بیک وقت عقیدہ بھی ہے اور نظم وضبط بھی یاد رکھو کہ مذہب رضامندانہ اخلاق مندی ہے کہیں مذہب غائب ہوا تو اخلاق کی پوری عمارت خاک کا ڈھیر ہو کر رہ جائے

گی۔ ذرا تھوڑی دیر کے لئے تصور تو کرو کہ تمام مذہبی تنظیمیں ختم کردی گئیں تمام مذہبی عمارتوں کے دروازے بند کر دیئے گئے مذہبی رہنماؤں اور مذہبی فرائض انجام دینے والوں نے اپنا کام چھوڑ دیا اس وقت انسانیت معنوی طور پر کتنی مفلس ہو جائے گی۔ یہ بڑے خزانے ہیں جو بانیان مذہب، مقدس پیغمبروں، مذہبی شعراء، اولیاء اور فقراء کی زندگیوں کے ذریعہ ہمارے لئے جمع ہوئے ہیں یہ موجودہ دنیا کے لئے قیمتی ورثہ ہے جو پچھلوں سے ہم کو ملا ہے یہ بنی نوع انسان کے لئے تباہی اور انتہائی محرومی ہوگی کہ اتنا گرانقدر خزانہ ضائع ہو جائے اور ہم اس سے محروم ہو جائیں۔

اور مسٹر گستاولی بان اپنی کتاب تمدن ہند ص ۴۳۴ کتاب ۶ باب ۱ میں لکھتے ہیں کہ ان مشرقوں کو جو یورپ سے واقف ہیں ہمارے کتابی اور عملی اخلاق کی مغایرت سے سخت نفرت ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے اخلاقی اصول ایک مدت دراز سے مذہبی تعلیم پر مبنی تھے مذہب جن چیزوں کی تعلیم دیتا تھا اسی کو عمل میں لانا اخلاق تھا چونکہ مذہب الہامی اور منجانب اللہ تھا اس لئے اخلاق کی جڑ بھی مضبوط تھی بمرور زمانہ یورپ سے مذہبی اعتقادات اٹھ گئے اور مذہب نے جس اخلاق کی تعلیم دی تھی وہ کتابوں میں رہ گیا ہمیشہ سے یہ اخلاق انسانی فطرت کے اقتضا سے بہت اعلیٰ تھا اور جبکہ مذہبی اعتقادات میں کمزوری آئی یہ اخلاق بھی پیچھے رہ گیا جو تعلیم خدا کے نام سے ہوتی تھی وہ انسان کے نام سے ہونے لگی اور تعلیم و عمل میں زمین و آسمان کا فرق ہو گیا۔ اور ص ۲۲۴ باب ۳ فصل ۳ میں تحریر کرتے ہیں کہ بدھ مذہب نے ایشیا کی قدیم دنیا

کو ایک ایسے اعلیٰ درجہ کا اخلاق اور نیکی سکھائی جس کا وجود اس وقت تک نہ تھا اس مذہب نے ایشیا کے اخلاق کو نرم و شیریں بنایا اور یہاں کے خونخوار وحشیوں کو آدمی بنایا۔

ان تحریروں سے معلوم ہوا کہ عام انسانوں میں اچھے اور عمدہ اخلاق اور بہترین تمدن مذہب ہی نے قائم کئے اور آج جو ہمارے اخلاق و تمدن میں کمزوریاں پیدا ہو گئی ہیں ان کا سبب ہماری مذہبی اعتقادات کی کمزوری اور قوانین مذہب میں انسانی مداخلت ہے تو پھر ہمارا یہ کہنا کہاں تک درست ہوگا کہ ہمارے اعمال و کردار کی نگرانی کے لئے قوانین حکومت کافی ہیں اور عقائد میں ہر شخص کو آزاد ہونا چاہئے جبکہ اسی آزادی خیالات نے ہم کو اس نتیجہ تک پہونچایا ہے۔

واضح ہو کہ اخلاق صرف سلام علیکم، مزاج شریف اور پان تمباکو کا نام نہیں ہے بلکہ یہ وہ جامع لفظ ہے جس میں انسانیت کی تمام خوبیاں موجود ہیں اگر انسان کے اخلاق درست ہو جائیں تو دنیا سے فقر و فاقہ، عداوت و نفرت لڑائیاں ظلم و جور غرض جملہ برائیاں دور ہو جائیں اور دنیا نمونہ بہشت ہو جائے۔

۳ء انسان کے بنائے ہوئے قوانین ناقص ہیں

انسان کے بنائے ہوئے قوانین ناقص ہیں اس لئے کہ انسان جاہل ہے وہ خود اپنے ذاتی نفع و نقصان کو نہیں سمجھتا۔ تمام انسانوں کے حالات و طبائع کو پیش نظر رکھ کر ایک ایسا قانون بنا دینا جو سب کے لئے یکساں مفید

اور سبب نجات ہو بہت بڑی بات ہے۔ جو اپنے گھر کے نظام کو درست نہیں کر سکتا ہے سوچتا کچھ ہے اور ہوتا کچھ ہے وہ کسی راہ پر چلنا چاہتا ہے اور مجبوریاں اسے کسی اور راہ پر چلاتی ہیں وہ دنیا کا نظام چلائے بڑی بات ہے نظام مملکت میں انسانی قوانین کے رواج دینے کا نتیجہ یہ ہے کہ ہمیشہ نظام کا حال بھڑکی ہوئی بھیڑوں کا رہتا ہے کہ جب گنڈریا انھیں ایک طرف سے گھیر کر اکٹھا کرتا ہے تو وہ دوسری طرف سے منتشر ہو جاتی ہیں غرض دنیا بد سے بد تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ آج علم کی روشنی اور انسانیت کی انتہائے ترقی کا دور کہا جاتا ہے لیکن بجز فقر و فاقہ، خوف و ہراس، بربریت، ظلم و جور جنگ، تباہی اور بربادی کے، دنیا میں کہیں سکون و اطمینان اور آسائش کا پتہ نہیں۔

جو لوگ بیس برس پہلے کا زمانہ دیکھے ہوئے ہیں وہ بتائیں کہ آج کی دنیا کیسی ہے۔ بیس برس پہلے سائنس و آلات و مشینری، غرض انسانی ایجادات میں اگر یہ ترقی نہ تھی جو آج ہے تو زندگانی دنیا بھی اتنی تنگ و دشوار نہ تھی جیسی آج ہے موت و ہلاکت کے اتنے راستے بھی کھلے نہ تھے جتنے آج ہیں۔ جب بیس برس میں انسانی سکون و اطمینان اور نظام زندگانی میں اتنا انحطاط ہو گیا تو ہزار برس پہلے کی دنیا سے آج کتنا فرق ہو گا آپ خود سمجھ سکتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ پہلے کے لوگ ترقی یافتہ نہ تھے وہ حیوانوں کی سی زندگی گذارتے تھے وغیرہ، ہاں قلم اپنے ہاتھ میں ہے جو چاہیں لکھ دیں۔ اگر ترقی اونچے اونچے مکانات عمدہ عمدہ قسم کے کپڑے اور بجلی کی روشنی اور دنیا کے کمزور ممالک اور قابل رحم انسانوں پر ہزار تدبیروں سے قبضہ کر کے ان کے آگے کی

روزی چھین کر اپنا گھر بھر لینے اور لندن اور پیرس اور امریکہ آباد کرنے کا نام ہے تو بے شک آج کی دنیا پہلے سے بہتر ہے لیکن اگر سکون و اطمینان، جسمانی راحت و آرام، تندرستی، روحانی مسرت، ٹھنڈی نیند اور بشاش چہروں اور شیریں و نرم اخلاق کا نام ترقی ہے تو برائے خدا آپ خود بتائیں کہ کون سی دنیا بہتر ہے قدیم یا جدید۔

آج بربریت و درندگی کا دور ہے، بلاؤں اور مصائب کا زمانہ ہے آج بھوکے انسانوں کے آگے کی سوکھی روٹیاں چھین کر ایٹم بم اور راکٹ اور سیارے بنائے جا رہے ہیں ملک کا سب سے بڑا سرمایہ بہیمانہ جنگ کیلئے خرچ کیا جا رہا ہے جس کا نام ہوشیاری سے دفاع رکھا جاتا ہے۔ خدا نہ کرے کہ یہ تیسری جنگ دنیا میں ہو ورنہ یہ دنیا کی آخری جنگ ہو گی اور صرف یہی نہیں بلکہ سائنس کی ترقی کا ایک ادنیٰ کرشمہ یہ ہے کہ آج ہم اپنی ترقیوں پر مغرور ہو کر خدا کے بھی دشمن ہو بیٹھے ہیں اس کے ہاتھوں سے عنان کبریائی چھیننا چاہتے ہیں یہاں تک کہ اس کا نام بھی مٹا دینا چاہتے ہیں لیکن یاد رہے کہ جب ہماری ناک اور کان ہمارے قبضہ میں نہیں ہیں ہم اگر اپنی ناک سے سننا چاہیں اور کان کو سونگھنے کا حکم دیں تو وہ کبھی نہ مانیں گے بلکہ وہ وہی کریں گے جو ان کے بنانے والے نے انھیں حکم دیا ہے تو ہم خدا سے اس کی کائنات کو چھین کر اپنا لیں اس کو اپنا مطیع کر لیں۔ ایں خیال است و محال است و جنون !

یاد رکھئے کہ قدرت ابھی ہماری جرأتوں پر خاموش مسکرا رہی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کے ماتھے پر شکن آجائے، ورنہ میرے تمام ترقیوں کے گھروندوں کو

توڑ دینے کے لئے ایک مچھر کافی ہوگا صرف ایک مچھر۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ؕ (سورۃ ابراھیم آیت: ۴۲)

تاریخیں شاہد ہیں مشاہدے گواہ ہیں کہ الہامی شریعتیں ہر زمانے میں انسانیت کا اعلیٰ معیار اور انسان کا بنایا ہوا قانون ہر زمانے میں ہر دور میں دنیا کی تباہی و بربادی اور فتنہ و فساد کا سبب ہوا جیسا کہ ابھی جواب ۲ میں مسٹر سموئیل کا بیان گذر چکا کہ مذہب ہر زمانے میں اخلاق کی مضبوط چار دیواری رہا۔ مذہب بیک وقت عقیدہ بھی ہے اور نظم وضبط بھی۔ پھر لکھا ہے کہ یاد رکھو کہ مذہب غائب ہوا تو اخلاق کی پوری عمارت خاک کا ڈھیر ہو کر رہ جائے گی۔ اور مسٹر لی یان کی تحریر گذر چکی ہے کہ مذہب الہامی اور منجانب اللہ تھا اس لئے اخلاق کی جڑ بھی مضبوط تھی بمرور زمانہ یورپ سے مذہبی اعتقادات اٹھ گئے اور مذہب نے جس اخلاق کی تعلیم دی تھی وہ کتابوں میں رہ گیا۔ پھر لکھا ہے کہ جو تعلیم خدا کے نام سے ہوتی تھی وہ انسان کے نام سے ہونے لگی اور تعلیم و عمل میں زمین و آسمان کا فرق ہوگیا۔

انسان آجتک صحیح قانونسازی اور درست فیصلہ کی صلاحیت پیدا نہ کرسکا

مسٹر سموئیل نے پھر اپنی اسی کتاب کے باب درست و نادرست میں قانون سازی اور درست و نادرست محاکمہ کے معیار پر اپنے خیالات کے مطابق

بحث کرنے کے بعد نتیجہ کلام میں انسانوں کی کمزوریوں کا اعتراف کیا ہے اور لکھتے ہیں کہ "لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ ان سے غلطی نہ ہو یا ان کا عمل انتشار سے مامون رہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک کلیہ بناتے ہیں جو قائم نہیں رہتا یا اصول مرتب کرتے ہیں جس سے غلط نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ یہ وسیع عمل فیصلہ سائنس نہیں کہا جاسکتا کیونکہ اس کے قواعد وضوابط مرتب نہیں ہیں جن پر عمل کرکے ہم (صحیح) فیصلہ تک پہونچ سکیں پھر یہ کہ اس کے اجزاء اتنے مختلف الانواع ہیں اتنے متلون اور اس قدر متبدّل و متغیر ہیں کہ اس عمل کو سائنس نہیں بننے دیتے۔ اس عبارت کا خلاصہ و مطلب یہ ہے کہ انسان نہ تو آج تک صحیح قانون و فیصلہ تک پہونچنے کی طاقت پیدا کرسکا ہے اور نہ آئندہ اس کی امید کی جاسکتی ہے تو جب ایک جماعت کثیر کے بنائے ہوئے قوانین کا یہ حال ہے کہ کلیہ قائم نہیں ہوسکا نہ کوئی ضابطہ ہمارے پاس ایسا ہے جس سے صحیح فیصلہ کو پالیں حالانکہ لاکھوں برس دنیا کی عمر گذر چکی ہے تو فرد واحد کا بنایا ہوا قانون تو بہت زیادہ اغلاط و خطاؤں کا مجموعہ ہونا چاہئے اور اس سے زیادہ برے نتائج کا ظہور ہونا چاہئے چنانچہ اسی بنا پر آج شخصی حکومتوں کو دنیا نے نادرست ثابت کیا ہے لیکن الہامی شریعتوں میں ہم معاملہ اس کے برعکس پاتے ہیں۔ یعنی جب بھی خدا کا بھیجا ہوا کوئی پیغامبر کوئی مجموعۂ قانون ہمارے درمیان لیکر آیا تو اس نے انسانوں کو انتہائے جہالت و تاریکی اور ہزار برائیوں میں آلودہ پایا پھر رفتہ رفتہ اس نے اپنا لایا ہوا قانون دنیا میں رائج کرکے دنیا کو علم و نور و ہدایت کی شعاعوں

سے جگمگا دیا یہاں تک کہ اس کا دَور دورِ ہدایت کہلایا۔ بُرائیاں ختم ہوئیں، اور اس کی جگہ نیکیوں نے لے لی پھر ہمارے ہاتھوں میں ہدایت و علم کی جلتی ہوئی شمع دے کر جب وہ دنیا سے اٹھ گیا اور خاطی انسانوں نے اس کے قوانین میں ترمیم و تغیر کر دیا تو پھر بد سے بدتر نتائج رونما ہونے لگے اور دنیا الٹے پاؤں پھر سابق جہالت اور برائیوں کی طرف پلٹنے لگی۔ یہاں تک کہ وہ دَور تاریخوں میں دَورِ جہالت و فترت سے تعبیر کیا گیا۔ کیا حضرت ابراہیمؑ کے قبل دنیا انتہائے تاریکی و جہالت میں نہ تھی جس کی اصلاح حضرت ابراہیمؑ نے کی۔ کیا حضرت موسیٰؑ و حضرت عیسیٰؑ کے قبل کفر و ضلالت سے دنیا پر نہ تھی جسکو حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ نے دُور کیا اور کیا قبل ظہورِ اسلام دنیا انتہائے گمراہی و جہالت و وحشت میں پڑی ہوئی نہ تھی یہاں تک کہ یہود و نصاریٰ جو اہل کتاب تھے وہ بھی انسانیت و خدا پرستی کا سبق بھول چکے تھے اور ایسی گندگیوں میں مبتلا تھے جن سے کفر بھی شرمندہ تھا حضرت پیغمبر اسلامؐ نے جس کی اصلاح کر کے انسانیت کو معراج کمال تک پہنچا دیا۔

اصولِ اسلام کی خوبیاں

چنانچہ پروفیسر مارس صاحب لکھتے ہیں کہ عیسائیان روم کو کوئی چیز اس ضلالت کے خندق سے جس میں وہ گرے ہوئے تھے نہیں نکال سکتی تھی بجز اس آواز کے جو سرزمین عرب میں غارِ حرا سے آئی تھی جس کلمۃ اللہ سے یونانی انکار کرتے جاتے تھے اس کو اسی آواز نے دنیا میں بلند کیا۔

(تنقید الکلام مسٹر امیر علی بحوالہ فلسفہ قرآن مصنفہ مارس صاحب) اور مسٹر چیمبر صاحب لکھتے ہیں کہ ہم اس بات پر غور نہیں کر سکتے کہ اسلام نے تمام انسانوں کی بھلائی کے لئے کیا کیا، لیکن اگر نہایت ٹھیک ٹھیک کہا جائے تو یورپ میں علوم و فنون کی ترقی اسی اسلام کا حصّہ ہے۔ مسلمان علی العموم نویں صدی سے تیرہویں صدی تک وحشی یورپ کے لئے روشن ضمیر معلم کہے جا سکتے ہیں۔ (اعجاز التنزیل ص۳۱۸ بحوالہ انسائیکلوپیڈیا)۔

مسٹر کینن ٹیلر صاحب لکھتے ہیں کہ ٹن پوپ ہنسی، گیلٹن، پال گریو، طامس وغیرہ کے عملی نتائج کے بیانات کو ملاحظہ کرو۔ جبکہ اسلام کو ایک وحشی قوم قبول کرتی ہے تو بت پرستی، جنات پرستی، مخلوق پرستی، مردم خواری، انسانی قربانی، اطفال کشی، جادوگری، فوراً دور ہو جاتی ہے باشندے کپڑے پہننے لگتے ہیں، نجاست کی جگہ صفائی ہو جاتی ہے اور ذاتی شرف اور سلف رسپکٹ حاصل کر لیتے ہیں۔ مہمان نوازی ایک مذہبی فرض ہو جاتا ہے۔ شراب خواری بہت کم رہ جاتی ہے جو متروک ہو جاتا ہے۔ بے حیائی کے ناچ اور عورت و مَرد کے ناجائز میل جول بند ہو جاتے ہیں۔ عورتوں کی پاکدامنی نیک خصلت خیال کیجاتی ہے۔ محنت کاہلی کی جگہ حاصل کر لیتی ہے۔ ذاتی اختیار کی جگہ کو قانون دخل کر لیتا ہے۔ انتظام اور پرہیزگاری پھیل جاتی ہے خاندانی خصومتیں اور جانوروں اور غلاموں پر بے رحمی کا امتناع ہو جاتا ہے انسانیت اور مہربانی اور یگانگی کا خیال سکھایا جاتا ہے۔ کثرت ازواج اور بندہ گری ٹھیک طور سے ترتیب دی جاتی ہے اور ان کی برائیاں کم کی جاتی ہیں۔

(اعجاز التنزیل بحوالہ مضمون اخبار سینٹ جیمس گزٹ لندن بہ ۱۸۸۷ء)۔

اسلامی نظام دنیا کے ہر نظام سے بہتر ہے

مسٹر ارکھارٹ صاحب لکھتے ہیں کہ اصول شرع اسلام میں سے ہر اصل کو دیکھئے تو فی نفسہ ایسی عمدہ اور موثر ہے کہ شارع اسلام کے شرف وفضیلت کو قیامت تک کافی ہے اور ان سب اصولوں کے مجموعے سے ایک ایسا نظام سیاست قائم ہو گیا ہے جس کی قوت ومتانت کے سامنے دوسرے سب انتظامات سیاست ہیچ ہیں ایک شخص کی حین حیات اور وہ بھی ایسا شخص جو ایک جاہل اور وحشی، تنگ مایہ و کم ظرف قوم عرب کے قابو میں تھا وہ شرع ان ممالک میں شائع ہو گئی جو سلطنت قاہرہ روم کبیر سے کہیں عظیم اور وسیع تھی جب تک اس شرع میں اس کی اصلی کیفیت باقی رہی اس وقت تک کوئی چیز اس کا مقابلہ نہ کر سکی۔ (اعجاز التنزیل ص ۲۱۱)

اور اسی طرح سر ولیم مور صاحب اور راڈویل صاحب اور گاڈفری ہگنس و باسورتھ سمتھ و گبن و مسٹر سیل و کارلائل صاحب وغیرہ کی تحریریں ملاحظہ فرمائیے ان تحریروں سے اولاً تو یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ انبیا علیہم السلام اور خصوصاً حضرت پیغمبر آخر الزماں صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی لائی ہوئی شریعتیں نہایت درجہ مکمل اور پاکیزہ تھیں جو اس امر کی دلیل ہے کہ یہ شریعتیں خود انکی بنائی ہوئی نہ تھیں ورنہ جب لاکھوں برس کی مدت اور تعلیم کے بعد بھی انسانوں میں یہ طاقت پیدا نہیں ہوئی کہ وہ کوئی مکمل و بے خطا قانون بنا کر نظام عالم کو درست کر سکیں جس کے ثبوت اوپر گذر چکے تو ایک شخص کی بنائی ہوئی شریعت

کا نتیجہ تو یہ ہوتا کہ دنیا اور بد سے بدتر ہو جاتی اور انبیا جب آتے دنیا کو برباد کر جاتے اور ان کے دنیا سے جانے کے بعد مدبرین عالم کو از سر نو دنیا کی اصلاح کرنا پڑتی اور انبیا کا دور دورِ جہالت ہوتا اور فترت کا زمانہ علم و نور وہدایت کا زمانہ ہوا کرتا۔ لیکن مشاہدہ اس کے برعکس ہے یہ صاف اس امر کی دلیل ہے کہ انبیا کی لائی ہوئی شریعتیں الہامی اور منجانب اللہ تھیں لیکن انبیاؑ کے جانے کے بعد خاطی انسانوں نے ان میں ترمیمیں کر کے دنیا کو برباد کیا ثانیاً یہ معلوم ہوا کہ انسان کی دنیوی اور اخروی نجات صرف الہامی شریعتوں سے ممکن ہے اور انسانی بنائے ہوئے قوانین سے بجز وحشت واضطراب و پریشانی کے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔

موجودہ دور دورِ انتشار و پریشانی اور زمانہ شک وریب ہے

مسٹر سموئیل اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ یہ ہر شخص تسلیم کرتا ہے کہ موجودہ دور یعنی وہ زمانہ جس میں ہم زندگی بسر کر رہے ہیں ایک دورِ انتشار ہے ہر چیز میں انتشار مذہب میں، فلسفہ میں، سیاست میں، اخلاق میں انتشار کہاں نہیں ہے یہ زمانہ ہی شک وریب کا ہے۔ علوم جدید نے مذہبی پابندی کو دماغ انسانی کے پچھلے پردوں میں پہونچا دیا۔ ہزاروں ہیں جن پر مذہب اور روایات مذہب کی گرفت باقی نہیں ہے۔ فلسفہ کا یہ حال ہے کہ کوئی صریح پیغام اس سے نہیں ملتا عام آدمی کے لئے فلسفہ دور کی غیر مفہوم اور الجھی ہوئی آواز سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ سیاست جس مقام پر ہے صاف ظاہر ہے

ارادی عمل اور انصاف کے بنیادی اصول ہی کو آج اس جماعت کی طرف سے ٹھکرا دیا گیا ہے جو دنیا کی مختلف بڑی بڑی مملکتوں میں اقتدار واختیار کی کرسیوں پر براجمان ہیں۔ دنیا کے تقریباً ہر حصہ میں افلاس کا دور دورہ ہے ایک طرف تکلفات زندگی اور دولت کی فراوانی ہے تو ٹھیک اسی کے سامنے افلاس بھی موجود ہے۔

علوم جدیدہ کے بُرے نتائج

پھر لکھتے ہیں کہ ایک عالمگیر جنگ کی آفت آسمانی دماغوں میں عدم تحفظ کے خیالات کو جاگزین کر چکی ہے ہمارے زمانے کی بے اطمینانی کا جوش سارے عالم پر محیط ہے کسی کو سکون واطمینان نصیب نہیں۔ ماضی سے جو خیالات وراثت میں ملے ان پر اعتماد نہیں رہا موجودہ صورت حال پر اطمینان نہیں مستقبل کا صاف تصور دنیا میں کہیں موجود نہیں الخ

میں کہتا ہوں کہ یہ سب انسانی قوانین کے بُرے نتائج ہیں جو ہمارے آگے آرہے ہیں مسٹر سموئیل یہ تو آپ کی آج سے بیس سال قبل کی تحریر ہے آج اگر دیکھئے کہ بجائے بہتر ہونے کے دنیا اور بدتر ہو چکی ہے اب آئیے آپ ایک مرتبہ میری بات بھی مان لیجئے اور ایک مرتبہ پھر دنیا میں خدا کا وہی سچا اور مضبوط قانون رائج کر دیا جائے جس نے ایک مرتبہ دنیا کو تاریکی، جہالت وضلالت سے نکال کر آسمان کمال پر پہونچا دیا تھا جو یورپ بلکہ ساری دنیا کے لئے بقول مسٹر چیمبر کے روشن ضمیر معلم بنا جس کا نام شریعت اسلام ہے اور بغیر

اس کے نجات نہیں ہو سکتی اور یہ قانون ریل کے سفر کو نہیں روکتا، بجلی کی روشنی، عمدہ لباس، صاف ستھرے مکانات، لذیذ کھانے، گوشت، انڈا، خوبصورت بیویاں، ترقی علوم وفنون سے نہیں منع کرتا یہ تو صرف کفر، ظلم وجور رشوت، چوری، خیانت، ناجائز قوم اور وطن پرستی، جنگ وجدل، بخل، غصہ تکبّر حرص دنیا وغیرہ سے روکتا ہے اور ساری دنیا کو ایک گھر اور دنیا والوں کو ایک گھر کے افراد اور بھائی بھائی دیکھنا چاہتا ہے۔ غریب ومسکین ویتیم وبیوہ بلکہ ساری دنیا کے حقوق کا محافظ ہے اور خدائے وحدہٗ لاشریک کی پرستش واطاعت کا حکم دیتا ہے یہ قانون قدیم تو ضرور ہے لیکن اگر قدیم بات حق ہو اور سبب نجات کائنات ہو تو اس کا قدیم ہونا کوئی عیب نہیں ہے۔

مَن مانے قوانین پر عمل کر کے رَضائے پَروَردگار حاصِل نہیں کی جاسکتی!

اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ حکومت کے قوانین ہمارے اعمال وکردار کی نگرانی بھی کر لیں اور ہماری سیاست دنیا میں کامیاب بھی ہو جائے تو اس کا اطمینان کیونکر کیا جائے کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں خدا بھی اس پر راضی ہے اور وہ بھی یہی چاہتا ہے دنیاوی کامیابی رضائے پروردگار کی دلیل نہیں ہو سکتی بہت سے جرائم پیشہ خائن، چور ایسے ہیں جو برابر کامیاب رہے اور انھوں نے کبھی اپنے بُرے کردار کی کوئی سزا نہیں دیکھی کبھی جیل اور تازیانوں سے روشناس نہیں

ہوئے تو کیا ان کی یہ کامیابی دلیل رضائے پروردگار قرار دیجا سکتی ہے اگر نہیں تو پھر ہم اپنے من مانے قوانین پر عمل کر کے رضائے پروردگار کا اطمینان کیونکر حاصل کر سکتے ہیں کیا ممکن نہیں ہے کہ جرم کرنے والوں کو خداوند عالم دنیا میں تو آزاد چھوڑ دے اور انھیں اپنی عقل سے سوچ سمجھ کر اپنے اعمال کے درست کرنے کا موقع دے اور اگر وہ درست نہ کریں تو مرنے کے بعد ہمیشہ کے لئے عذاب الیم میں مبتلا کرے۔ اور اگر آپ یہ کہیں کہ ہو سکتا ہے کہ عذاب وثواب جہنم وبہشت اور خدا کچھ بھی نہ ہو اور انبیاءؑ نے یہ سب باتیں صرف لوگوں کو ڈرانے کے لئے کہی ہوں تو میں عرض کروں گا کہ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ سب کچھ موجود ہو اور انبیاءؑ نے بالکل سچ کہا ہو تو پھر کیا ہوگا اگر کچھ نہ ہوا تو جو حالت آپ کی ہوگی وہی میری ہوگی میں ایمان وعمل کی وجہ سے کسی گھاٹے میں نہ ہونگا اور اگر ہوا تو آپ کیا کریں گے۔ کیا خدا نے اس دنیا کو بے کار وعبث پیدا کیا ہے اور میرے اعمال کی کوئی پرسش نہ ہوگی۔

الہامی شریعت اور معصوم راہبر کی ضرورت

خلاصہ کلام یہ ہے کہ بغیر الہامی شریعت اور آسمانی قانون کے انسان کے لئے نجات دنیا وآخرت ممکن نہیں ہے۔ آنکھیں دیکھتی ہیں، زبان چکھتی ہے، کان سُنتا ہے۔ جسم کے تمام اعضا اپنا اپنا کام کرتے ہیں لیکن انھیں اپنے کاموں میں خود مختاری حاصل نہیں ہے نہ انھیں اپنا بادشاہ خود منتخب کرنیکی

اجازت ہے بلکہ یہ سب خدا کے مقرر کردہ ایک بادشاہ کے ماتحت ہیں جس کا نام دل ہے۔ دل کو خدا نے کیوں پیدا کیا۔ اس لئے کہ وہ اعضاء کو ان کے مقررہ خدمات وقت پر بجالانے کا حکم دے اور جب ان میں اختلاف وغلطی واقع ہو تو اس کا فیصلہ کرے تاکہ حیات جسمانی کی ہر ضرورت وقت پر پوری ہوتی رہے اور جسم قبل از وقت تباہ وبرباد نہ ہو جائے۔ پھر دل کے مشورے کیلئے اس نے عقل کو اس کا وزیر بنایا تو جس خدا نے بے شعور اعضا کے افعال کے درست کرنے کے لئے دل کو بادشاہ بنایا اور چونکہ دل سے غلطی وخطا بلکہ دانستہ سرکشی واقدام گناہ ممکن ہے اس لئے اس سے مشورے کے لئے عقل کو پیدا کیا کیونکہ عقل سرکشی نہیں کرتی بلکہ ہمیشہ نیک راہ بتاتی ہے لیکن غلطی وخطا عقل سے بھی ممکن ہے اور ہوتی رہتی ہے تو کیا اس نے عقل کی رہبری کے لئے کوئی معصوم وبے خطا راہبر نہیں بھیجا اور اس کے لئے کوئی بے خطا وبے خطر راہ عمل نہیں بتائی اور کیا اس نے عقل کو مستقبل کے تاریک ونامعلوم صحرا میں ٹھوکریں کھانے کے لئے بغیر راہبر اور بے چراغ کے چھوڑ دیا یہ وہی کہہ سکتا ہے جس نے کبھی قانون فطرت کا گہری نظر سے مطالعہ نہ کیا ہو اور جو خدا کے لطف وکرم اور دستورِ قدرت سے بالکل بے خبر ہو۔

سچّے اور جھُوٹے مذاہب کے جانچنے کا معیار

رہا یہ سوال کہ دنیا کا ہر مذہب اپنے آپ کو سچا کہتا ہے پھر کیونکر فیصلہ کیا جائے کہ کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے اور کسے اختیار کیا جائے تو عرض

کروں گا کہ یہ سب عذر بارد ہیں جس کام کے کرنے کا دل نہیں چاہتا اسکے لئے اسی قسم کی لنگڑی تاویلیں پیدا کرلی جاتی ہیں جس دماغ و عقل سے پیسہ کمانا، مقدمات جیتنا، آلات حرب ایجاد کرنے وغیرہ کی تدبیریں سوچی سمجھی جاسکتی ہیں اسی دماغ سے سچے اور جھوٹے مذہب کا فرق بھی معلوم کیا جاسکتا ہے

خدا کا پیغام بواسطہ پہنچتا ہے لیکن
خدا کی پرستش بواسطہ نہیں ہوسکتی

کون نہیں جانتا کہ اینٹ پتھر گارا چونا آفتاب وماہتاب گھوڑے، گدھے، جن والنسان سب خدا کی مخلوق ہیں خدا نہیں ہیں اور کون نہیں سمجھتا کہ خدا کے احکام بواسطہ ملتے ہیں لیکن خدا کا سجدہ بواسطہ نہیں ہوتا یعنی اینٹ پتھر کی پرستش کرلیجئے تو وہ خدا تک پہونچ جائے اور کون نہیں سمجھ سکتا کہ ایک خاطی وگنہ گار اور جھوٹا انسان خدا کا رسول نہیں ہوسکتا لیکن ہم کبھی اس میں غور کرنے کی زحمت تو گوارہ کریں کبھی ہم مذہب اور مذہبی علوم سے دلچسپی تو پیدا کریں اگر سچ پوچھا جائے تو ہمیں توحید کے معنی بھی معلوم نہیں۔ صفات پروردگار بھی معلوم نہیں ورنہ اگر ہم کو مذہب کی جستجو ہو اور نجات آخرت کی فکر ہو تو مذاہب عالم میں سے عقل و دلیل کے معیار پر تول کر حق کو باطل سے جدا کرلینا کوئی امر محال نہیں ہے ہزاروں بلکہ لاکھوں تلاش کرنے والوں نے تلاش کیا اور پالیا۔ پہلے دل سے حرص وطمع دنیا، خوف وہراس مصلحت

ملکی وسیاسی، تعصب، عداوت وغیرہ کو دور کرکے صرف تلاش حق کا نظریہ سامنے رکھ کر مذاہب عالم کے اصول وفروع وتعلیمات کو عقل ودلیل کے معیار پر تول لیجئے دیکھئے تو حق ملتا ہے یا نہیں لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ حق کی تلاش کون کرے یہ زمانہ تو بقول مسٹر سموئیل کے شک وریب کا زمانہ ہے علوم جدید نے مذہبی پابندی کو دماغ انسانی کے آخری پردوں میں پہونچا دیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بلکہ احاطہ دماغ سے باہر نکال دیا ہے۔ اب نہ ہمارے دل میں مذہب کے لئے کوئی جگہ باقی ہے نہ دماغ میں اس زمانے میں مذہب ایک تجارتی وفنی وتفریحی چیز بن کر رہ گیا ہے کوئی مذہب کے نام پر روٹی کمارہا ہے کوئی کتابیں لکھتا ہے اخبار ورسائل وجرائد میں مضامین دیتا ہے اور باریک سے باریک نکات اور لطیف سے لطیف بحثیں بہتر عبارتوں حسین تعبیرات میں دنیا کے سامنے پیش کرکے داد وتحسین کی لذتیں حاصل کرتا ہے لیکن خود عمل سے خالی ہے۔ غرض دین خدا ایک پیکر بے جان ہوکر رہ گیا ہے حق مضمحل ہوچکا ہے ہرطرف دنیا میں باطل کا دار دورہ ہے خدا سے بغاوت مذہب سے عداوت نیک اعمال سے نفرت علامات قیامت میں سے بہت تھوڑی چیزیں باقی رہ گئی ہیں اور سب پوری ہوچکی ہیں اور اس دنیا کی اصلاح اب وہی کرسکتا ہے جس کی آمد آمد کا ہر مذہب کو انتظار ہے۔ ابن عباس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حجۃ الوداع میں حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جب حج سے فارغ ہوئے تو حضرت خانۂ کعبہ کے دروازے کا حلقہ پکڑ کر کھڑے ہوئے اور اصحاب سے فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کو علامات قیامت

کی خبر دوں۔ اس وقت سلمان فارسی رحمۃ اللہ علیہ بنسبت دوسروں کے حضرت سے زیادہ نزدیک تھے انھوں نے عرض کیا کہ فرمایئے یارسول اللہ ؐ پس حضرت نے ارشاد فرمایا کہ:

علامات قیامت

روایت حضرت ابن عباس رحمۃ اللہ علیہ سے ہے کہ لوگ نمازوں کو ضائع کریں گے (یعنی تارک الصلوٰۃ ہوں گے یا بے سبب قضا کریں گے یا پورے اجزا و شرائط کے ساتھ نہ پڑھیں گے۔)

خواہشات نفسانی کی پیروی کریں گے۔ (یعنی جو جی چاہے گا وہ کریں گے اور احکام پروردگار اور حلال وحرام کی پروا نہ کریں گے۔)

مالداروں کی تعظیم کریں گے۔ (یعنی سب سے زیادہ شریف سب سے بڑا عزت والا، نیک باایمان وہی سمجھا جائے گا جس کے پاس پیسہ ہو، اگرچہ وہ تارک الصلوٰۃ ہو، متکبر، خائن، جاہل، مال حرام اکٹھا کرنے والا، بخیل، اور دنیا بھر کے گناہوں کا مجموعہ ہو، دیکھئے دنیا پر نگاہ ڈالئے)۔ یہی مضمون سری مدبھاگوت میں بھی ہے جیسا کہ بیان ہوگا۔

لوگ دنیا کے عوض دین کو بیچ ڈالیں گے۔ اس وقت کی برائیوں کو دیکھ کر مومن کا دل اندر ہی اندر اس طرح پگھلے گا جیسے نمک پانی میں پگھلتا ہے لیکن اس کو ان برائیوں کے دور کرنے کی قدرت نہ ہوگی۔

سلمان: یارسول اللہ کیا یہ باتیں ہوں گی؟

سرورکائنات ؐ: جس خدا کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اسکی قسم ضرور ہوں گی اے سلمان! اس وقت بادشاہ ظالم ہونگے، وزیر فاسق ہونگے اور امرا ستمگار اور امانت دار خائن ہوں گے۔

سلمان: یارسول اللہ کیا ایسی باتیں ہوں گی؟

سرورکائنات ؐ: جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کی قسم ضرور ہوں گی اے سلمان! اس وقت نیک کام برے اور برائیاں نیکی سمجھی جائیں گی۔ خیانت کرنے والے امین سمجھے جائیں گے اور امانت دار خائن، جھوٹ بولنے والے سچے کہے جائیں گے اور سچے لوگ جھوٹے۔

سلمان: یارسول اللہ کیا ایسا ہوگا؟

سرورکائنات ؐ: قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ضرور ہوگا۔ اے سلمان! اس وقت عورتوں کی حکومت ہوگی اور کنیزوں سے مشورے لئے جائیں گے۔

میں عرض کرتا ہوں کہ بط کا انڈا مرغی کے نیچے رکھ دینے سے اسمیں سے مرغ نہیں پیدا ہوگا بلکہ بط ہی کا بچہ پیدا ہوگا اور جہاں ذرا بڑا اور ہوشیار ہوا مرغی کٹ کٹ کر کے بلاتی رہ جائے گی لیکن وہ پانی کا راستہ پکڑے گا ماحول اور تعلیم فطرت کو نہیں بدل سکتی۔ عورتوں کو خدا کی طرف سے جو عقل وتمیز دی گئی ہے وہ ان کی خانہ داری اور شوہر اور بچوں کی خدمت اور ناز و نخرے ہی تک محدود ہے اس سے زیادہ کا بار ان کی گردن پر رکھنے کا حشر معلوم

ہے ان کی دلکش صورتوں اور سریلی آوازوں سے اگرچہ بازار کی زینت تو ضرور بڑھ جاتی ہے لیکن تمدن کا دماغ بو کھلا جائے گا اس میں نسوانیت پیدا ہو جائے گی۔

منبر پر بیٹھنے والونکی ذمہ داریاں

"بچے منبروں پر بیٹھیں گے۔"

اس جملہ سے حضرت کا مقصود ممکن ہے کہ یہی ہو کہ واقعاً بچے منبر پر بیٹھیں گے، جیسا کہ آج کل دیکھا جا رہا ہے اور ممکن ہے کہ مقصود یہ ہو کہ جن لوگوں کو منبر پر بیٹھنے کا حق نہیں ہے وہ منبر پر بیٹھیں گے بلکہ میرا گمان تو یہی ہے کہ حضرت کا مقصود یہی ہے کیونکہ آج ایک بہت بڑی چیز جو اسلام کی بربادی کا سبب ہے یہ ہے کہ آج ہر کس و ناکس منبر رسول پر بیٹھ کر انتہائے جرات و دلیری کے ساتھ دین خدا کے اصول و فروع پر اس طرح نقد و تبصرہ اور رائے زنی کرتا ہے جیسے مختلف سیاسی پارٹیاں حلق پھاڑ پھاڑ کر ایک دوسرے پر تنقید کرتی ہیں اور یہی حال تحریر کا ہے اور یہ دین پروردگار کے لئے ایک مصیبت عظمیٰ ہے اللہ اکبر اب وہ زمانہ آگیا کہ ہم خدا کو خدائی اور اس کے رسول کو رسالت سکھاتے ہیں۔ واضح ہو کہ منبر کی وضع صرف تبلیغ دین پروردگار اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے لئے ہوئی ہے اور اسی میں ذکر فضائل و مصائب محمد و آل محمد علیہم السلام بھی داخل ہے اور بجز اسکے اس کے وجود کا کوئی مقصد نہیں ہے اور منبر پر زبان کھولنے کے لئے بھی وہی شرائط و

ذمہ داریاں ہیں جو امر بالمعروف کی ہیں۔ سب سے پہلی شرط اس کی یہ ہے کہ جس موضوع کو بیان کرنا چاہتا ہے اس کے متعلق اسلام کا صحیح نظریہ اور ائمہ علیہم السلام اور علماء کرام کا صحیح مسلک معلوم ہو اور بغیر اپنی طرف سے کچھ گھٹائے بڑھائے پوری بات بندگان خدا تک پہونچا دے اور اگر نقل قول نہیں بلکہ بحث و مباحثہ رد و قدح و محاکمہ اور حق و باطل کا فیصلہ کرنے بیٹھا ہے تو اس کے متعلق جتنے علوم کا جاننا ضروری ہے ان کا علم بلکہ ان میں مہارت رکھتا ہو تاکہ دریائے علم میں غوطہ لگا کر تحقیق کا موتی نکال لائے اور نجات کا صحیح راستہ ڈھونڈھ لے اور ظاہر ہے کہ فقہ کے علاوہ دیگر مسائل دینیہ میں بحث و محاکمہ اور فیصلہ کرنے کے لئے کم از کم اتنے علوم کا جاننا ضروری ہے علم صَرف و نحو و لغت و معانی و بیان و منطق و کلام و تفسیر و درایت و رجال و حدیث اور جو شخص علوم عربیہ سے بے خبر ہے اس کا وظیفہ یہ ہے کہ منبر پر صرف مسلم الثبوت علماء دین کے اقوال و بیانات کو سامعین تک پہنچا دے اور اپنی طرف سے اس میں کچھ نہ کہے اور اسی میں اس کی نجات ہے۔

لیکن وہ لوگ جو نہ تو علم رکھتے ہیں نہ دوسروں کے اقوال و بیانات کے پابند ہیں بلکہ منبر پر بیٹھے اور قرآن مجید کی کوئی آیت یا حدیث کا کوئی جملہ سنا سنایا یا کسی رسالے یا پرچے میں سے دیکھ کر یا کسی شاعر کا کوئی شعر پڑھ کر زمین و آسمان کے قلابے ملانا شروع کرتے ہیں اور عوام جن کے علم کی انتہائے قوت پرواز بیگمات کی زبان کی چاشنی اور روس و امریکہ کے راکٹ اور سیاروں کی بلندیوں تک ہے واہ واہ سبحان اللہ کے ہنگاموں

سے آسمان میں شگاف کرتے ہیں وہ دین خدا کی تباہی و بربادی کے ذمہ دار ہیں انھیں خدا کے عذاب الیم کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

منبر پر بولنے والے جو کچھ بھی بولتے ہیں خدا کی طرف سے ملائکہ مقرر ہیں جو ان کے ایک ایک حرف کو لکھا کرتے ہیں جس کام کرنے کے بعد ان سے سوال کیا جائے گا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ خداوند عالم نے حضرت سید المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق فرمایا ہے کہ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ فَمَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ
(پارہ ۲۹ سورہ الحاقہ آیت ۴۴ - ۴۷)

یعنی (یہ قرآن تو رب العالمین کا نازل کیا ہوا ہے) اور اگر رسول ہماری نسبت کوئی جھوٹی بات بنالاتے تو ہم ان کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے پھر ہم ضرور ان کی گردن اڑا دیتے پس تم میں سے کوئی بھی مجھے ان سے روک نہ سکتا۔ تو جب خداوند عالم اپنے حبیب کے متعلق یوں فرما رہا ہے تو اگر کوئی دوسرا اپنے دل سے جھوٹی باتیں جوڑ کر خدا کی طرف منسوب کردے تو اس کا کیا حال ہوگا۔ (منابر الاسلام جلد ۱ ص ۱۵۷)۔

زبان پر عذاب الٰہی

سکونی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ

حضرت نے فرمایا کہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (خدا کے دین میں غلط باتیں جوڑنے والوں کی) زبان کو خدا ایسے عذاب میں مبتلا کرے گا کہ جسم کے کسی عضو پر ایسا عذاب نہ ہوگا اس وقت زبان کہے گی کہ خدایا تو نے ہم پر ایسا عذاب کیا ہے جیسا کسی عضو پر نہیں کیا ہے تو جواب ملے گا کہ تجھ سے ایسی باتیں نکل کر مشرق و مغرب میں پھیلیں جن کے سبب خونریزیاں ہوئیں لوگوں کی آبرو برباد کی گئی لوگوں کا مال لوٹا گیا، قسم ہے اپنے عزت کی کہ تجھ پر ایسا عذاب کروں گا جیسا کسی پر نہیں کیا ہے۔ (وسائل الشیعہ کتاب القضا)۔

اے سلمان: جھوٹ عین عقلمندی شمار کیا جائے گا۔ لوگ زکوٰۃ کو نقصان مال اور مال خراج کو غنیمت خیال کریں گے۔ اپنے والدین پر ظلم کریں گے اپنے دوست سے برائت کریں گے، اس وقت دمدار ستارے طلوع کریں گے۔

سلمان: یا رسول اللہ کیا ایسا ہوگا؟

پیغمبر اسلام: قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ضرور ہوگا اے سلمان، اس وقت عورتیں اپنے شوہروں کے ساتھ تجارت کریں گی اور سخت گرمی میں بارش ہوگی۔ شرفاء غم و غصہ کا گھونٹ پیئیں گے لوگ مرد مفلس کو حقیر سمجھیں گے۔ اس وقت بازار قریب قریب ہو جائیں گے۔

ریل موٹر ہوائی جہاز ریڈیو فون وغیرہ کی ایجاد کی طرف لطیف اشارہ

میں عرض کرتا ہوں کہ بے شک یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آج ریل اور موٹر اور ہوائی جہاز و ریڈیو اور وارلس وغیرہ نے تمام دنیا کے بازاروں کو اس طرح ملا دیا ہے کہ مشرق کا رہنے والا مغرب کے بازار سے چشم زدن میں اس طرح معاملہ کرتا ہے جیسے کوئی کسی دوکان پر کھڑا ہوا چیزیں خرید رہا ہو۔ مومنین کرام حضرت پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس چھوٹے سے جملے پر غور فرمائیں کہ حضرت نے اس جملہ میں موجودہ دنیا کی تمام ترقیوں کی طرف کیسا لطیف اور صاف اشارہ فرمایا ہے۔

حضرت رسول خدا نے مزید فرمایا: اے سلمان! اس وقت ایک تو یہ کہے گا کہ میں نے آج کچھ بیچا ہی نہیں تو دوسرا کہے گا کہ آج ہم کو کچھ فائدہ ہی نہیں ہوا، اس وقت تم بس خدا کی مذمت کرنے والوں ہی کو پاؤ گے۔

سلمان: یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ایسا ہو جائے گا؟

ختم سرمایہ داری اور زمینداری کی پیشگوئی

پیغمبر اسلام: قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ضرور ہوگا اے سلمان اس وقت حاکم ایسے ہوں گے کہ اگر وہ کچھ بولیں گے

تو وہ ان کا سر کاٹ لیں گے اور اگر چپ بیٹھیں گے تو (تھوڑا تھوڑا کر کے) وہ ان کا مال لوٹتے رہیں گے اور ان کی آمدنی پر قبضہ کریں گے ان کی عورتوں کی آبرو برباد کریں گے ان کا خون بہائیں گے اور ان کے دلوں کو کینہ اور خوف سے بھر دیں گے تم ان لوگوں کو اس عالم میں پاؤ گے کہ وہ خوف زدہ اور مرعوب ہوں گے۔

سلمان: یارسول اللہ کیا ایسا ہو جائے گا؟

ممالک اسلام میں نئی تہذیب و دہریت پھیلنے کی پیشگوئی

پیغمبر اسلام: قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ضرور ہوگا اے سلمان! اس وقت کچھ چیزیں مشرق سے اور کچھ مغرب سے لائی جائیں گی اور میری امت کو طرح طرح کے ابتلا اور امتحانات میں ڈال دیا جائے گا پس ان کا عذاب میری امت پر ہوگا اور خدا کا عذاب ان پر ہوگا۔

میں عرض کرتا ہوں کہ علوم جدیدہ سائنس کے ایجادات، مخالف اسلام تہذیب و تمدن نے آج جس طرح دنیا کو بدل دیا ہے دنیا پر پوشیدہ نہیں ہے باطن سے لیکر ظاہری لباس و صورت و شکل و زبان یہاں تک کہ تاریخ و سن بھی اسلامی باقی نہ رہا۔

اے سلمان! اس وقت میری امت کے ضعیف الاعتقاد لوگوں کو ویل نصیب ہوگا۔ یعنی جو لوگ تجدد پسندی کے جنون میں اور دنیاوی ترقی کے شوق میں مشرق و مغرب کی ہواؤں کے رخ بہنے لگیں گے اور اسلام سے باغی

ہو جائیں گے ان کے لئے ویل ہو گا۔ مومنین اس جملہ کی معنویت پر بار بار غور فرمائیں۔

اے سلمان! اس وقت لوگ نہ تو چھوٹوں پر رحم کریں گے نہ چھوٹے بڑوں کا احترام کریں گے ان کا دل کسی چیز سے مطمئن نہ ہو گا اور ان کے دل شیطان کی طرح ہوں گے۔

سلمان: یا رسول اللہ کیا ایسی باتیں ہوں گی؟

سرور کائنات: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ضرور ہوں گی اے سلمان اس وقت مَرد مَردوں کو اور عورتیں عورتوں کو (اپنی خواہش پوری کرنے کے لئے کافی سمجھیں گے اور کمسن لڑکوں کے متعلق اسی طرح سے غیرت و رقابت کا اظہار کیا جائے گا جس طرح لڑکیوں کے لئے کیا جاتا ہے اور ان کی گھروں میں حفاظت کی جائے گی مَرد عورتوں کی مشابہت اختیار کریں گے۔

مَرد عورتیں اور عورتیں مَرد بنیں گی

میں عرض کرتا ہوں کہ مومنین نے جوشؔ کی نظم "نازک اندامان کالج" ملاحظہ فرمائی ہو گی ؎

مرحبا اے نازک اندامان کالج مرحبا
چھین لی نسوانیت سے تم نے ہر شیریں ادا

وغیرہ۔ اور عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کریں گی، عورتیں گھوڑوں کی

سواری کریں گی۔ میری امت کے ان لوگوں پر خدا کی لعنت ہو گی۔

سلمان: یا رسول اللہ کیا ایسا ہو جائے گا؟

پیغمبر اسلام: قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ضرور ہو گا اے سلمان اس وقت مسجدیں اس طرح آراستہ کی جائیں گی جس طرح یہود و نصاریٰ کی عبادت گاہیں مزین کی جاتی ہیں قرآن مجید میں نقش و نگار و زینت کی جائے گی مسجدوں پر اونچے اونچے مینار بنائے جائیں گے نمازیوں کی صفیں تو لمبی لمبی ہوں گی لیکن ان کے دل ایک دوسرے سے صاف نہ ہوں گے اور زبانیں ان کی مختلف ہوں گی۔

میں عرض کرتا ہوں کہ آج نمازیوں کی حالت دیکھئے کہ جتنے لوگ مسجد میں جمع ہوتے ہیں ان کے دل ایک دوسرے کی عداوت و نفرت و کینہ سے پر ہوتے ہیں اور جب تک نماز شروع نہ ہو جائے آپس میں دنیاوی جھگڑے جنگ و جدل، چیخ پکار کیا کرتے ہیں اور روکنے سے نہیں رکتے۔

سلمان: یا رسول اللہ کیا ایسی باتیں ہوں گی؟

پیغمبر اسلام: قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ضرور ہوں گی اے سلمان! اس وقت مرد سونے سے اپنی زینت کریں گے۔ ریشمی کپڑے پہنیں گے۔ چیتے کی کھال کا فرش بنائیں گے۔

سلمان: یا رسول اللہ کیا ایسا ہو گا؟

پیغمبر اسلام: قسم ہے اس خدا کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ضرور ہو گا اے سلمان اس وقت لوگ ظاہر بظاہر سود لیں گے

اور بغیر حاجت صرف بغرض دولت و ثروت معاملہ کریں گے، رشوت لیں گے، دین و مذہب کو زمین پر پٹک دیں گے اور دنیا کو بلند کریں گے۔ اور بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ علم دین کو اپنے پاؤں سے پامال کریں گے۔ میں عرض کرتا ہوں کہ چشم بصیرت سے آج دنیا میں دیکھئے کیا ہو رہا ہے خصوصاً تعلیم یافتہ لوگوں میں۔

سلمان فارسی: یارسول اللہ کیا ایسا ہوگا؟

سرور کائنات: قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے ضرور ہوگا اے سلمان اس وقت طلاق بہت رائج ہوگا اور حدود خدا جاری نہ کئے جائیں گے حالاں کہ اس سے خدا کا کوئی نقصان نہ ہوگا۔

سلمان: یارسول اللہ کیا ایسا ہوگا؟

پیغمبر اسلام: قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، ضرور ہوگا اے سلمان اس وقت مشاطہ اور گانے والی عورتیں کثرت سے ہوں گی اور آلات غنا اور ڈھول باجے بکثرت رائج ہوں گے اور ان لوگوں پر نہایت برے لوگ حکومت کریں گے۔

سلمان: یارسول اللہ کیا ایسی باتیں ہوں گی۔

حج و زیارت یا تجارت

پیغمبر اسلام: قسم ہے اس خدا کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ضرور ہوں گی اے سلمان اس وقت لوگ بغرض سیر و سیاحت

حج کریں گے اور متوسط لوگ تجارت کی غرض سے اور فقراء دکھلانے سنانے کی غرض سے۔ (اس وقت تبادلہ زر اور کویت و بحرین وغیرہ سے سونا اور ریشمی کپڑے اور گھڑیاں وغیرہ کا کاروبار اتنا مفید ثابت ہوا ہے کہ بہت سے لوگوں نے تجارت کی غرض سے زیارت و حج کا پیشہ اختیار کر لیا ہے میں نے اکثر زائرین کو بجائے زیارت و دعا و استغفار و توبہ وغیرہ کے جہاز پر بازاروں میں مسافر خانوں میں حرم میں مجلسوں میں یہی گفتگو کرتے سنا اور اسی دھن میں پایا اور یہی حال حاجیوں کا بھی سنا ہے خدا رحم کرے۔)

اس وقت کچھ لوگ غیر خدا کی خوشی کے لئے قرآن پڑھیں گے اور اس سے گانے بجانے کا کام لیں گے۔ (ہاں اب تو قرآن مجید گانے کی قسموں میں داخل کر لیا گیا ہے۔ قرآن مجید کو غور و فکر اور حزن کے ساتھ پڑھنا اپنے اعمال کو اس پر تولنا توبہ و استغفار اور جہنم سے نجات اور بہشت و رحمت کے لئے دعا کرنا وغیرہ یہ سب باتیں بس کتابوں میں رہ گئیں۔)

علماء سوء کا ظہور

اس وقت کچھ لوگ غیر خدا کی خوشی کے لئے علم دین (اجتہاد حاصل کریں گے) اور بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ اس وقت تم ایسے علماء کو پاؤ گے جو مال دنیا کے دلدادہ ہوں گے۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ علماء کم ہو جائیں گے (یعنی علماء باعمل) اور جامع الاخبار میں ہے کہ تم لوگوں کے علماء روئے زمین پر بدترین خلق خدا ہوں گے اس موقع پر دل چاہتا ہے کہ ان جملوں کی تھوڑی

سی شرح کرتا چلوں۔ واضح ہو کہ جب اصلی مصطگی اور خالص گھی کا پہچاننا ہر شخص کے لئے آسان نہیں ہے تو مشک و عنبر، ہیرا و یاقوت کا پہچاننا کتنا مشکل ہوگا اور جب گھاس اور پتھر کا پہچاننا مشکل ہے تو مدارج ایمان اور علماء باعمل و علماء ربانی کا پہچاننا تو مشکل تر، فی زمانہ عالم اس کو کہتے ہیں جو

۱۔ عربی و فارسی جانتا ہو،

۲۔ عمامہ، عبا، قبا پہنتا ہو،

۳۔ بہترین مقرر ہو ہر قوم وملت کے لوگ اس کو پسند کرتے ہوں۔

یہود و نصاریٰ کی روایتیں دارا اور سکندر کے قصے، شعراء کے اشعار اس کو بہت یاد ہوں چاہے وہ احکام شریعت کی کچھ خبر رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو چاہے اس کا عمل کچھ بھی ہو اور عقائد کیسے ہی ہوں۔

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب ہماری امت پر وہ زمانہ آنے والا ہے جبکہ لوگ علماء کو صرف اچھے لباس اور قرآن کو صرف اچھی آواز سے پہچانیں گے اور عبادت صرف ماہ رمضان میں کرینگے پس جب ایسا زمانہ آجائے گا تو خدا ان پر ایسے بادشاہ کو مسلط کرے گا جو نہ علم رکھتا ہو گا نہ بردباری و رحم و کرم رکھتا ہوگا۔ (جامع الاخبار فصل ۸۸)۔

علماء سوء اور علماء باعمل کی پہچان

لیکن سنیئے کہ خدا اور اس کے رسول اور اس کے برحق خلفاء علیہم السلام نے جو عالم دین کی شناخت بتائی ہے وہ یہ ہے کہ:

خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ

وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ (سورہ نحل پارہ ۱۴، آیت ۱۱۶)

یعنی اپنی زبانوں سے جھوٹ باتیں گڑھ کر انھیں حلال و حرام کہکر خدا پر جھوٹ نہ باندھو بے شک جو لوگ خدا پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ فلاح نہ پائیں گے۔ یہ چند روزہ فائدہ ہے آخر ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اور بسند صحیح حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو شخص بغیر علم و ہدایت لوگوں کے لئے فتویٰ دے اس پر ملائکۂ رحمت اور ملائکۂ عذاب لعنت کرتے ہیں اور جو لوگ اس کے فتوے پر عمل کریں گے ان سب کا عذاب اس کے سر پر بار کیا جائے گا۔

اور حضرت احمد ابن علی طبرسی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب احتجاج میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے آیت کریمہ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ يَكْتُبُونَ الْكِتَابَ بِأَيْدِيهِمْ (البقرہ ۹) کی تفسیر کے ذیل میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے جس میں حضرت نے فرمایا ہے کہ عوام یہود جانتے تھے کہ ان کے علماء صریح جھوٹ بولتے ہیں مال حرام کھاتے ہیں رشوت لیتے ہیں اور لوگوں کی سفارش اور مہربانی و تعلقات کی بنا پر احکام خدا کو بدل دیتے ہیں اور شدید تعصب میں

دین خدا سے جدا ہو جاتے اور جس کے ساتھ تعصب کرتے ہیں اس کے حقوق کو پامال کر دیتے ہیں اور جس کی طرف داری منظور ہوتی ہے اس کا ناجائز ساتھ دیتے ہیں دوسروں کا مال اسے دلا دیتے ہیں اور فعل حرام کے مرتکب ہوتے ہیں حالانکہ ان کا دل گواہی دیتا تھا کہ ان علماء کے ایسا کام جو بھی کرے وہ فاسق ہے اگر وہ خدا کی طرف نسبت دیکر کوئی بات سنائے تو اس کی تصدیق کرنا جائز نہیں ہے اسی سبب سے خدا نے ان کی مذمت کی کیونکہ انھوں نے ان لوگوں کی تقلید کی جن کو وہ جانتے تھے اور ان کی بابت ان کو معلوم تھا کہ ان کی خبروں کو قبول کرنا اور ان کی باتوں کی تصدیق کرنا اور جس کو مشاہدہ نہیں کیا اس کی بابت جو باتیں سناتے ہیں اس پر عمل کرنا صحیح نہیں ہے اور حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق غور کرنا خود ان پر واجب تھا کیونکہ آنحضرت کے دلائل پوشیدہ نہ تھے۔ اسی طرح ہماری امت کے لوگوں کے واسطے بھی یہی حکم ہے کہ جب وہ سمجھ لیں کہ ان کے علماء ظاہر بظاہر فسق و فجور میں مبتلا ہیں اور شدید تعصب رکھتے ہیں اور مال دنیا اور حرام دنیا (نام ونمود و عزت و ریاست) کی خاطر آپس میں جھگڑتے ہیں اور عداوتیں کرتے ہیں اور جس سے تعصب کرتے ہیں اسے ہلاک کر دیتے ہیں اگرچہ وہ اصلاح کا مستحق ہو اور جس کی پاسداری اور رعایت کرتے ہیں اس پر احسان و نیکی کرتے ہیں اگرچہ وہ ذلت و توہین کا مستحق ہو پس جو لوگ ہماری امت کے ایسے علماء کی تقلید کرتے ہیں وہ یہود کے مانند ہیں خدا نے جن کی فاسق علماء کی تقلید کرنے کے سبب سے مذمت کی ہے۔

تقلید کیسے عالم کی کرنی چاہئیے

جو عالم ناجائز باتوں سے اپنے نفس اور دین کی حفاظت کرے اور اپنے ناجائز خواہشات نفسانیہ اور ہوا و ہوس دنیاوی کی مخالفت کرے اور (ٹھیک ٹھیک) اپنے پروردگار کے حکم پر چلے تو عوام کو چاہئیے کہ اس کی تقلید کریں۔ لیکن بعض ہی فقہائے شیعہ ان صفات کے ہوسکتے ہیں نہ کہ سب پس جو شخص فقہائے عامہ کی طرح سے قبیح اور بری باتوں کا مرتکب ہو ہماری باتیں اس کی زبانی نہ سنو اور نہ اس کی تعظیم و تکریم کرو۔ (انتہا بقدر حاجت)

پھر حضرت نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ بعد ائمہ ہدیٰ اور مصابیح دجیٰ بہترین خلق کون ہے۔ فرمایا کہ علماء اگر نیکوکار ہوں پھر پوچھا گیا کہ بعد ابلیس و فرعون و نمرود اور ان لوگوں کے جنھوں نے اپنے کو آنحضرت کے نام اور لقب سے ملقب کیا اور آپ کی مسند پر بیٹھے اور آپ کی سلطنت پر حکمراں ہوئے بدترین خلق خدا کون ہے؟ فرمایا کہ علماء مفسد جو باطل اور غلط باتوں کو ظاہر کریں اور حق بات کو چھپائیں اور انھیں کے حق میں خدا نے کہا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا لعنت کرتا ہے اور کل لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں۔ (احتجاج طبرسی چاپ ایران ص ۲۳۵ و تفسیر امام حسن عسکریؑ و وسائل الشیعہ کتاب القضا)۔

اور سلیم بن قیس ہلالی سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام

کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حضرت پیغمبر خدا نے ایک کلام کے دوران فرمایا کہ عالم دو طرح کے ہیں ایک وہ جو اپنے علم پر عمل کرتا ہے یہ نجات پائے گا اور دوسرا وہ جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتا یہ ہلاک ہوگا اور یہ کہ جہنم والے بھی عالم بے عمل کی بدبو سے اذیت میں رہیں گے۔ (اصول کافی باب استعمال العلم)۔

علماء صالحین کے فضائل

اس موقع پر چاہتا ہوں کہ کچھ علماء صالحین کے فضائل بھی لکھدوں کیونکہ جس طرح سے علماء سوء سے پرہیز واجب ہے اسی طرح سے علماء باعمل کی تقلید بھی واجب ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام فرماتے ہیں کہ آیت کریمہ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ (سورہ فاطر ۲۸) یعنی خدا سے اس کے بندوں میں سے صرف علماء ہی ڈرتے ہیں۔ یہاں عُلماء سے وہ علماء مقصود ہیں جن کا فعل ان کے قول کی تصدیق کرتا ہو اور جس کا فعل اس کے قول کی تصدیق نہیں کرتا وہ عالم نہیں ہے۔

میں عرض کرتا ہوں کہ ایسے ہی علماء ہیں جن کے متعلق فرمان پیغمبر خدا وائمہ ہدیٰ علیہم السلام ہے کہ علماء وارث انبیا ہیں۔ علماء کے سر پر روز محشر نور کا تاج ہوگا۔ بعد پیغمبر ہدیٰ وائمہ ہدیٰ علماء صالحین روز محشر امت کی شفاعت کرکے انھیں داخل بہشت کریں گے۔ علماء کے لئے آسمان وزمین کی ساری مخلوق یہاں تک کہ دریا کی مچھلیاں بھی طلب مغفرت کرتی ہیں۔ علماء کو عبادت گذار بندوں پر وہ فضیلت حاصل ہے جو چودھویں رات کے چاند

کو تاروں پر۔ (اصول کافی باب ثواب العالم)۔

علماء کی روشنائی شہداء کے خون سے بہتر ہے۔ علماء امت پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہیں۔ اگر علماء نہ ہوتے تو لوگ مثل بہائم کے ہوجاتے۔ (شجرہ طوبیٰ)۔ علماء کی صحبت میں ایک گھنٹہ بیٹھنا ایک ہزار شہداء راہ خدا کے جنازے میں شرکت سے بہتر ہے اور ایک ہزار راتوں کی عبادت سے بہتر ہے جن راتوں میں سے ہر رات میں ہزار رکعتیں نماز پڑھے اور ایک ہزار غزوہ سے اور بارہ ہزار ختم قرآن سے بہتر ہے۔ علماء کے چہرے پر نگاہ کرنا راہ خدا میں ایک ہزار غلام آزاد کرنے سے بہتر ہے۔ طالب العلم حبیب خدا ہے وہ دنیا سے نہیں اٹھتا جب تک کہ کوثر کا جام نہ پی لے اور میوہ جنت نہ کھالے اسکے جسم کو کیڑے نہیں کھاتے۔ (جامع الاخبار ص۳۸)۔

علماء صالحین کی صحبت میں بیٹھو ہول محشر سے نجات پاؤگے

ایک مرتبہ حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ فرمایا اور فرمایا کہ لوگو! روز محشر بڑا ہول اور خوف، حسرت وندامت ہوگی یہاں تک کہ لوگ کانوں کے لوؤں تک اپنے پسینہ میں ڈوبے ہوں گے کہ اگر ان کے جسم کے پسینہ سے ستر اونٹ پیئیں تب بھی کم نہ ہوگا۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے نجات کیونکر حاصل کی جاسکتی ہے۔ فرمایا کہ علماء کی صحبت میں زانوں ادب تہہ کرو نجات پاؤگے۔ میں تمام انبیاء ماسلف پر اپنی امت

کے علماء کو پیش کر کے فخر کروں گا۔ دیکھو عالم دین کی تکذیب نہ کرنا اس کی باتوں کو رد نہ کرنا۔ اس سے دشمنی نہ کرنا بلکہ اس کو دوست رکھنا اس لئے کہ اس کی محبت اخلاص اور اس کا بغض نفاق ہے آگاہ ہو جاؤ کہ جس نے عالم (باعمل) کی توہین کی اس نے میری توہین کی اور جس نے میری توہین کی اس نے خدا کی توہین کی اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور جس نے عالم دین کی تعظیم کی اس نے میری تعظیم کی اور جس نے میری تعظیم کی اس نے خدا کی تعظیم کی اور اس کا ٹھکانہ بہشت ہے۔

پھر فرمایا کہ آگاہ رہو کہ عالم دین کی دعا کو غنیمت سمجھو کیونکہ خدا اسکی دعا کو قبول کرتا ہے اور جس نے عالم کے پیچھے ایک نماز پڑھی اس نے گویا میرے پیچھے اور ابراہیم خلیل اللہ کے پیچھے نماز پڑھی۔

پھر فرمایا کہ غنیمت سمجھو مجلس علماء کو اس لئے کہ وہ ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے اس مجلس کے بیٹھنے والوں پر خدا کی رحمت و مغفرت نازل ہوتی ہے جس طرح سے آسمان سے بارش نازل ہوتی ہے علماء کے پاس جب لوگ بیٹھتے ہیں تو گنہگار بیٹھتے ہیں اور جب ان کی مجلس سے اٹھتے ہیں تو گناہوں سے پاک ہو کر اٹھتے ہیں۔ (جامع الاخبار فصل ۲۰ ص ۳۸)۔

سلمان: یارسول اللہ کیا یہ باتیں ہوں گی؟

اچھے لوگوں پر بُرے لوگ مسلّط ہو جائیںگے

پیغمبر اسلام: قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے

ضرور ہوں گی اے سلمان! اس وقت حرمتیں مٹائی جائیں گی۔ اچھوں پر برے لوگ مسلّط ہو جائیں گے۔ جھوٹ بہت رواج پا جائے گا۔ لوگ گفتگو میں ہٹ دھرمی کریں گے اور عقلاء مغلوب رہیں گے۔ (ظاہر ہے کہ صاحبان عقل و کمال ایک جاہل سے نہ تو بدزبانی میں جیت سکتے ہیں نہ ہٹ دھرمی میں لہٰذا یقیناً ان کو مغلوب ہونا پڑتا ہے خصوصاً اگر باطل کی کمک کرنے والے بھی پیدا ہو جائیں) مایۂ فخر و ناز عمدہ لباس ہوگا۔ بارش بے وقت ہوگی آلات لہو و لعب کو لوگ پسند کریں گے وعظ و نصیحت اور احکام خدا کے سننے سے لوگ نفرت کریں گے۔ یہاں تک کہ مومن اس زمانے میں ذلیل ترین امت ہوگا قاری قرآن اور عابد اس زمانے کے ایک دوسرے کو برا کہیں گے۔ پس یہ لوگ آسمان پر پلید اور نجس کے لفظ سے پکارے جائیں گے۔

سلمان: یارسول اللہ کیا ایسی باتیں ہوں گی؟

پیغمبر اسلام: قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ضرور ہوں گی اے سلمان اس وقت مالدار ہمیشہ ڈرتے رہیں گے کہ کہیں فقیر نہ ہو جائیں۔ یہاں تک کہ فقیر آٹھ دن سوال کرتا رہے گا لیکن کوئی اس کو کچھ نہ دے گا۔

سلمان: یارسول اللہ ایسا ہو جائے گا؟

پیغمبر اسلام: قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ضرور ہوگا اے سلمان اس وقت لوگوں پر رویبضہ حکومت کریں گے اور کلام کریں گے۔

سلمان: یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ رویبضہ کون لوگ ہیں؟

پیغمبر اسلام: یہ وہ لوگ ہیں جو ہر معاملہ میں حکومت اور فیصلہ کریں گے حالانکہ ان میں حکومت وفیصلہ کی قابلیت نہ ہوگی۔ پھر تھوڑے ہی دنوں تک یہ باتیں رہیں گی کہ یک بیک روئے زمین پر ایسا فتور پیدا ہوجائے گا کہ ہر شخص یہ خیال کرے گا کہ وہ فتور اور خرابیاں اسی کے ملک میں ہیں اور وہ فتور اس وقت تک باقی رہے گا جب تک خدا چاہے۔ اس کے بعد زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑوں کو نکالے گی یعنی سونا چاندی اگل دے گی۔ اور حضرت قائم آل محمد علیہم السلام ظہور فرمائیں گے۔ لیکن اس وقت نہ کسی کو سونا نفع دے گا نہ چاندی اور یہی معنی ہیں قول پروردگار فقد جاء اشراطها کے یعنی قیامت کی پہچانیں ظاہر ہوئیں۔ انتہیٰ

روایتِ جابر رح

اور حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں کچھ جملے زائد ہیں جن کو یہاں نقل کرتا ہوں۔

مسجدوں میں تمہاری آوازیں بلند ہوں گی۔ مومن کی بدگوئی مجلسوں میں تفریح کا ذریعہ ہوگی اور تمہاری بہادری تمہارے ہی درمیان ہوگی۔ یعنی آپس میں خوب جھگڑو گے اور دوسرے تمہاری آبرو مال و دولت سب

لوٹیں گے لیکن ان سے بولنے کی ہمت نہ ہوگی۔ اور دین تمہارے درمیان میں زبانی رہ جائے گا۔ مال حرام کو لوگ غنیمت (بالائی آمدنی) سمجھیں گے۔ تو اس وقت سرخ آندھیوں یا مسخ ہو جانے یا آسمان سے پتھر برسنے کی امید کرنا (ہوسکتا ہے اس سے بمباری مقصود ہو) اور اس کی تصدیق خدا کی کتاب سے ہوتی ہے کہ کہدو اے رسول کہ خدا اس بات پر قادر ہے کہ تم پر تمہارے سروں کے اوپر سے عذاب نازل کرے یا پاؤں کے نیچے سے یا تم میں سے ایک کو دوسرے سے بھڑا دے اور بعض کو بعض کے عذاب کا مزا چکھا دے دیکھو ہم اپنی نشانیاں کیسی صاف صاف بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سوچیں اور سمجھیں۔

اس زمانے میں لوگ عمارتیں عالیشان بنائیں گے۔ گواہیاں اپنے دل کی دی جائیں گی۔ مال کو امور دین میں خرچ کرنے پر لوگ مدح کے طالب ہوں گے۔ مسجدیں اذان سے آباد ہوں گی۔ مالدار لوگ اپنے مالدار ہونے پر مدح کے خواہاں ہوں گے۔ مومن حقیر و ذلیل ہوں گے اور منافق محترم و معزز ہوگا۔ باتیں لوگوں کی شہد سے زیادہ شیریں ہوں گی اور دل ان کے ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے۔ (جامع الاخبار فصل ۱۰۲)۔

لوگ بچّوں کو علم دین نہ پڑھائیں گے

حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض بچّوں کو دیکھا اور فرمایا کہ عذاب ہے آخر زمانے کے لوگوں کی اولاد پر ان کے والدین کیطرف

سے، لوگوں نے کہا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا ان کے مشرک ماں باپ کی طرف سے؟ فرمایا نہیں! بلکہ ان کے مومن ماں باپ کی طرف سے کیونکہ وہ ان کو کچھ بھی (دینیات) وفرائض کی تعلیم نہ دیں گے اور اگر بچے خود پڑھیں گے تو وہ ان کو روکیں گے (کہ فضول وقت ضائع نہ کرو) اور ان سے تھوڑا سا مال ومتاعِ دنیا پر راضی رہیں گے۔ (یعنی سو پچاس روپئے کی نوکری کے قابل ان کو بنا کر اسی پر خوش اور راضی رہیں گے چاہے وہ دین وایمان نماز و روزہ پاک ونجس پردہ عصمت وشرافت سب سے بیگانہ ہوجائے)۔

حضرت نے فرمایا کہ پس وہ لوگ ہم سے بری ہیں اور ہم ان لوگوں سے بری ہیں (شجرۂ طوبیٰ ص۱۳۸)

اس حدیث کو آج کی دنیا پر مطابق کیجئے تو بالکل پوری اترتی ہے۔

ارشاد القلوب میں آخر زمانے کے علامات میں حدیث ہے جسکے چند جملے یہ ہیں اس وقت علم دین دنیا سے ختم ہوجائے گا۔ اہل باطل اہل حق پر غالب آجائیں گے۔ علماء میں باہم نفاق ہوگا۔ لوگ فقر واحتیاج کی وجہ سے کفر اختیار کریں گے۔ (کمیونسٹ ہوجائیں گے)۔

خداوند عالم پارہ۹ سورہ انفال آیت ۲،۳،۴ میں ارشاد فرماتا ہے کہ

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ أُولٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ

رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ط

یعنی سچے مومن تو وہی لوگ ہیں کہ ان کے سامنے جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان زیادہ ہوتا ہے اور وہ لوگ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں اور نماز کو پابندی سے ادا کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انکو دیا ہے اس میں سے راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں۔ یہی لوگ حقیقی مومن ہیں اور انھیں کے لئے ان کے پروردگار کے پاس بلند درجے اور بخشش اور لازوال روزی ہے۔

واضح ہو کہ اس آیت میں خدا نے نماز کے بعد صرف راہ خدا میں خرچ کرنے کو فرمایا ہے اور روزہ و حج وجہاد وغیرہ کا ذکر نہیں کیا ہے اس لئے کہ عبادات میں یہ دونوں عبادتیں زیادہ اہم ہیں اور ان کی تاکید بہت زیادہ کی گئی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں فقر سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں۔ فقر انسان سے سب کچھ کرادیتا ہے یہاں تک کہ کافر بنا دیتا ہے۔ آج جو دنیا میں کفر و دہریت پھیل رہی ہے سب سے بڑا سبب اس کا یہی فقر ہے جس کا سارا وبال ان ہی مسلمانوں کے سروں پر ہوگا جو خدا کی دی ہوئی دولت دبائے بیٹھے ہیں اور خمس وزکوٰۃ نہیں نکالتے اور بھوکے مسلمان کافر ہوتے چلے جارہے ہیں۔ ایک پاکستان ہی کو لے لیجئے کہ وہاں آٹھ دس کروڑ مسلمان آباد ہیں اگر عید کی نماز پڑھنے کے بعد فطرہ اور خمس وزکوٰۃ وغیرہ سب ملا کر اوسط فی مسلمان ایک روپیہ بھی نکال دیتا تو سالانہ آٹھ دس کروڑ روپئے ہوتے جس سے آپ سمجھ سکتے ہیں کہ کتنے فقیر

باکار بن سکتے تھے میرا خیال یہ ہے کہ دو برس کے بعد تیسرے سال کوئی فقیر ڈھونڈھنے سے نہ ملتا اور یہی حال ہندوستان اور تمام دنیا کا ہے لیکن یاد رکھنے کی بات ہے کہ ایسی دولت رہ نہیں سکتی ہے۔ "ف" سے بچائے گا "توق" لے جائے گا۔

حرام لباس پہننے والے اور حرام غذا کھانے والوں کی دُعا قبول نہیں

عشار مقرر کئے جائیں گے جو پیداوار کا دسواں حصہ وصول کر لیں گے زمین کی پیداوار کم ہو جائے گی۔ لوگ نجومیوں کے قول کی تصدیق کریں گے اور قضا و قدر الٰہی کو جھٹلائیں گے (یعنی کہیں گے کہ تقدیر کوئی چیز نہیں ہے) لوگ بڑائی کی غرض سے عبادت کریں گے۔ اس وقت اسلام (تھوڑا تھوڑا کرکے) ختم ہو جائے گا یہاں تک کہ دیکھنے والا کہے گا کہ اللہ اللہ یہ کیا ہو گیا، اس وقت لوگ ڈوبنے والوں کی طرح مضطرب و پریشان ہو کر دعا کریں گے لیکن ان کی دعا قبول نہ ہو گی۔ کس قدر بُرے ہوں گے وہ لوگ جو خدا سے مغفرت کی دعا کرتے ہیں لیکن گناہ سے باز نہیں آتے، نجات چاہتے ہیں لیکن اس کے لئے پوشیدہ کار خیر نہیں کرتے، عذاب سے ڈرتے ہیں مگر سبب عذاب سے پرہیز نہیں کرتے، گناہ کرنے میں جلدی کرتے ہیں اور توبہ کو چھوڑ رکھا ہے اور خدا سے بہت سی جھوٹی آرزوؤں کے حاصل ہونے کی امید رکھتے ہیں پس

اس دن ان کا ٹھکانہ ویل ہو گا جس دن وہ خدا کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔

خدا پاک ہے اور پاک اعمال کو قبول کرتا ہے

وہ لوگ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یارب یارب کہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں حالانکہ ان کی غذا حرام اور لباس حرام ہے پس کون سی دعا ان کی مستجاب ہو اور کون سا عمل ان کا قبول ہو، حالانکہ وہ لوگ جو کچھ صرف کرتے ہیں سب حرام سے، حج کرتے ہیں تو حرام پیسے سے، صدقہ دیتے ہیں تو حرام سے شادی کرتے ہیں تو حرام سے روزہ افطار کرتے ہیں تو حرام سے پس کس قدر برا حال ہے ان کا کیا وہ نہیں جانتے کہ خدا پاک و پاکیزہ ہے اور پاک و پاکیزہ عمل کو قبول کرتا ہے۔

روایت حمران رح

وسائل الشیعہ میں ایک طویل حدیث امام جعفر صادق علیہ السّلام سے علامات قیامت میں منقول ہے جس کے بعض جملے یہاں نقل کرتا ہوں۔

حضرت نے حمران سے فرمایا کہ جو ہمارے قائمؑ کی حکومت کا منتظر رہے اور جو اذیت و خوف اسے جھیلنا پڑے اس پر صبر کرے وہ کل روز قیامت ہم میں سے ہو گا۔ اے حمران جب تم دیکھو کہ حق مردہ ہو چکا اور ساری دنیا کو ظلم نے گھیر لیا اور دیکھو کہ اہل باطل اہل حق پر غالب آ گئے، اور دیکھو کہ برائیاں

دنیا میں عام ہوگئیں اور کوئی ان سے روکنے والا نہیں ہے اور برے کام کرنے والا معذور سمجھا جاتا ہے اور دیکھو کہ مرد اپنی دُبر کی اور عورتیں اپنی شرمگاہوں کی کمائی کھارہی ہیں اور دیکھو کہ دولت والے مومن سے زیادہ عزت دار سمجھے جاتے ہیں اور دیکھو کہ کھلے بازار سود کا کاروبار کیا جارہا ہے اور کوئی ان کو عیب نہیں لگاتا اور دیکھو کہ زنا پر عورتوں کی مدح کی جاتی ہے اور دیکھو کہ زیادہ لوگ دنیا میں ایسے ہیں اور بہترین گھروہ ہے جس میں عورتوں کو گناہ اور فسق وفجور پر مدد دی جاتی ہے۔ یعنی بے حیائی کے ناول اور برہنہ تصویریں انھیں دکھائی جاتی ہیں دوستوں اور حکام سے ملاقات کرائی جاتی ہے، سنیما بائسکوپ اور بازاروں میں گھمایا جاتا ہے اور پردہ و نماز وروزہ سے روکا جاتا ہے، اور دیکھو مومن برائیوں کو زبان سے برا کہنے کی طاقت نہیں رکھتا بجز اسکے کہ دل میں نفرت کرکے رہ جائے اور دیکھو کہ ماں بہنوں اور حرام عورتوں سے نکاح کیا جارہا ہے اور انھیں پر اکتفا کیجاتی ہے اور دیکھو کہ انسان صرف تہمت اور بدگمانی پر قتل کیا جاتا ہے اور دیکھو کہ مرد اپنی بیوی کی زنا کی کمائی کھارہا ہے اور اس کو جانتا ہے اور دیکھو کہ عورت اپنے شوہر پر غالب ہے اور اس کے مرضی کے خلاف کام کرتی ہے اور دیکھو کہ عورتیں اپنے آپ کو زنا کے لئے کافروں کے سامنے پیش کرتی ہیں اور دیکھو کہ لہو ولعب کھیل تماشے ظاہر بظاہر رائج ہیں اور کوئی کسی کو نہیں روکتا اور نہ روکنے کی جرات رکھتا ہے اور دیکھو کہ لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ سچا وہ شخص سمجھا جاتا ہے جو سب سے زیادہ جھوٹا اور مفتری ہے اور دیکھو کہ

لوگ اپنے ہمسائے والوں کا ان کی بدزبانی کے ڈر کے مارے احترام کرتے ہیں اور دیکھو کہ ویرانے آبادیوں سے بدل رہے ہیں اور دیکھو کہ لوگ اپنے کو بدزبان مشہور کرتے ہیں تاکہ لوگ ان سے ڈریں اور دیکھو کہ لوگوں کی روزی کا انحصار کم ناپنے اور ڈنڈی مارنے میں ہے اور دیکھو کہ لوگوں کے پاس ایسی دولت بھری پڑی ہے جس کی انھوں نے جب سے اس مال کے مالک ہوئے ہیں زکوٰۃ نہیں نکالی اور دیکھو کہ لوگ مصلے پر جاتے ہیں اور آتے ہیں اور ان کے جسم پر کپڑا نہیں ہوتا اور دیکھو کہ حلال روزی کمانے والے کی مذمت کی جاتی ہے اور حرام روزی کمانے والے کی تعریف ومدح وتعظیم کی جاتی ہے اور دیکھو کہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں وہ کام کئے جارہے ہیں جو خدا کو پسند نہیں اور ان کو کوئی روکتا نہیں ہے اور دیکھو کہ کوئی شخص جب حق بات کہتا ہے اچھی باتوں کا حکم دیتا ہے اور بری باتوں سے روکتا ہے تو ایک دوسرا شخص کھڑا ہوجاتا ہے اور خود اسی کی مذمت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ آپ کا وظیفہ نہیں ہے۔ اور دیکھو کہ ایک دوسرے کو دیکھتا ہے اور برے لوگوں کی پیروی کرتا ہے اور مردوں کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور اس سے کوئی ڈرتا نہیں ہے اور دیکھو کہ ہر سال برائیاں گذشتہ سال سے زیادہ ہوتی جاتی ہیں اور دیکھو کہ دولت مندوں کی پیروی کی جاتی ہے اور فقراء کو تمسخر پر مال دیا جاتا ہے خدا کی خوشی کے لئے نہیں دیا جاتا بلکہ دوسرے اغراض سے ان پر رحم کیا جاتا ہے اور دیکھو کہ آسمانی نشانیاں (جیسے دمدار سیارے کا نکلنا وغیرہ) اس سے کوئی نہیں ڈرتا (یعنی لوگ اس کو اتفاقی باتوں پر محمول کرتے ہیں اور خدا کا

یقین نہیں کرتے اور دیکھو کہ مرد و عورت مخصوص افعال حیوانات کی طرح ایک دوسرے کے سامنے کرتے ہیں اور دیکھو کہ عاق والدین ہونا عام ہو گیا ہے لوگ والدین کو سبک سمجھتے ہیں اور اولاد کے پاس والدین بدترین حالت میں زندگی بسر کرتے ہیں اور ان پر افترا کرنے سے اولاد خوش ہوتی ہے اور اولاد ماں باپ کے لئے بددعا کرتی ہے اور ان کے مرنے سے خوش ہوتی ہے اور دیکھو کہ جب کسی پر ایسا دن گذرتا ہے جس میں اس نے گناہ عظیم نہ کیا ہو یا ناپ تول میں کمی نہ کی ہو اور حرام کاموں میں اچھی طرح غوطے نہ لگائے ہوں یا شراب نہ پی ہو تو غمگین و محزون رہتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ اس کی عمر میں وہ دن نہایت منحوس گذرا ہے اور دیکھو کہ بادشاہ گرانی کے لئے غلہ جمع کرتا ہے اور دیکھو کہ اعزہ کا مال دھوکے سے تقسیم کر لیا جاتا ہے اور اس سے جوا کھیلا جاتا ہے اور شراب پی جاتی ہے اور دیکھو کہ شراب سے علاج کیا جا رہا ہے اور مریض سے اس کی مدح وثنا کی جاتی ہے اس سے شفا چاہی جاتی ہے اور دیکھو کہ منافقین کی ہوائیں تو برابر چلتی ہیں لیکن اہل حق کی ہوا حرکت نہیں کرتی اور دیکھو کہ اجرت لے کر اذان کہی جاتی ہے اور عوض لے کر نماز پڑھائی جاتی ہے اور جو لوگ خدا سے نہیں ڈرتے ان سے مسجدیں پر ہیں اور دیکھو کہ لوگ مسجدوں میں غیبت اور اہل حق کا گوشت کھانے کے لئے اکٹھا ہوتے ہیں اور دیکھو کہ شراب و مستی کی مدح کی جاتی ہے اور مست شراب لوگوں کے ساتھ نمازیں پڑھتا ہے اور نشہ کی پروا نہیں کرتا - - - - - - - - - - - - اور جب وہ نشہ کی حالت میں ہوتا ہے تو اس کا احترام کیا جاتا ہے اور اس سے ڈرتے

ہیں اس کی سزا نہیں کرتے اور اسے معذور سمجھتے ہیں اور دیکھو کہ حق کی ساری نشانیاں مٹ گئی ہیں تو تم ڈرتے رہنا اور خدا سے نجات طلب کرنا اور سمجھ لینا کہ لوگ خدا کے غضب کے مستحق ہیں لیکن ان کو کسی اور سبب سے مہلت دی گئی ہے تم اس کے منتظر رہنا اور عمل نیک کی کوشش کرتے رہنا تاکہ خدا تم کو اس کے مخالف دیکھے جس میں وہ مبتلا ہیں پس اگر اس حالت میں ان پر عذاب نازل ہوا اور تم بھی ان کے ساتھ ہلاک ہو گئے تو گویا تم نے خدا کی رحمت کی طرف جلدی کی اور اگر اس عذاب سے تم بچ گئے اور جو دلیری وہ خدا کے مقابلہ میں کرتے رہے اس سے تم جدا رہے تو تم اس عذاب سے بھی علیحدہ ہو گئے اور نیکوکار لوگوں کے عمل کو خدا ضایع نہیں کرتا اور اچھا کام کرنے والوں سے خدا کی رحمت قریب ہے (وسائل الشیعہ کتاب الامر بالمعروف جلد ۲)

واضح ہو کہ رسالے کے اختصار کو پیش نظر رکھتے ہوئے میں نے اس امر کا لحاظ رکھا ہے کہ مضمون جو کسی روایت میں گذر چکا ہے اس کو دوسری روایت کے ترجمہ میں چھوڑ دیتا ہوں۔

آخر زمانے کے فتنوں سے بچنا کیونکر ممکن ہے

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نہج البلاغہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

وَذَالِكَ زَمَانٌ لَا يَنجُوا فِيهِ إِلَّا كُلُّ مُؤْمِنٍ نُوَمَةٍ إِنْ شَهِدَ لَمْ يُعْرَفْ وَإِنْ غَابَ لَمْ يُفْتَقَدْ أُولَئِكَ مَصَابِيحُ الْهُدَىٰ وَأَعْلَامُ السُّرَىٰ لَيْسُوا بِالْمَسَايِيحِ وَلَا الْمَذَايِيعِ الْبُذُرِ

أُولَئِكَ يَفْتَحُ اللهُ لَهُمْ أَبْوَابَ رَحْمَتِهِ وَيَكْشِفُ عَنْهُمْ ضَرَّاءَ نِقْمَتِهِ۔ أَيُّهَا النَّاسُ سَيَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يُكْفَأُ فِيهِ الْإِسْلَامُ كَمَا يُكْفَأُ الْإِنَاءُ بِمَا فِيهِ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللهَ قَدْ أَعَاذَكُمْ مِنْ أَنْ يَجُورَ عَلَيْكُمْ وَلَمْ يُعِذْكُمْ مِنْ أَنْ يَبْتَلِيَكُمْ۔ وَقَدْ قَالَ جَلَّ مِنْ قَائِلٍ۔ إِنَّ فِي ذَالِكَ لَآيَاتٍ وَإِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِينَ۔ جلد ۱ خطبہ ۱۰۲)۔

یعنی وہ ایسا زمانہ ہوگا کہ اس میں کوئی بھی (فتنہ وفساد ومصائب) سے نجات نہیں پائے گا بجز اس مومن خدا پرست کے جو اس طرح گمنام ہو۔ اگر لوگوں کے درمیان میں موجود ہو تو کوئی اس کو نہ پہچانے اور اگر غائب ہو تو کوئی اس کو تلاش نہ کرے اور اسی قسم کے لوگ تاریک شب میں چلنے والوں کے لئے ہدایت کے چراغ اور خدا کی روشن نشانیاں ہیں یہ لوگ فتنہ وفساد وچغل خوری کے لئے لوگوں کے درمیان میں دوڑتے نہیں ہیں اور دوسروں کے عیب کو ظاہر نہیں کرتے اور بے وقوف وبیہودہ گو نہیں ہیں۔ خدا ایسے لوگوں کے لئے رحمت کے دروازے کھولتا ہے اور اپنے عذاب کی سختی کو ان سے دور کرتا ہے۔

اسلام کا زوال

لوگو! عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جس میں اسلام اس طرح سرنگوں ہو جائے گا جس طرح بھرا ہوا برتن الٹ کر خالی ہو جاتا ہے۔ لوگو!

خدا نے تم کو اس امر سے پناہ دی ہے کہ تم پر ظلم کرے لیکن اس سے پناہ نہیں دی ہے کہ تمہارا امتحان نہ لے اور اس ہر کہنے والے سے بہتر کہنے والے نے فرمایا ہے کہ بیشک اس میں (یعنی میرے عذاب میں) میری قدرت کی نشانیاں ہیں اور ہم کو تو بس ان کا امتحان لینا مقصود ہے۔

اور خطبہ ۱۰۷ میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

فَاسْتَمِعُوا مِنْ رَبَّانِيِّكُمْ وَأَحْضِرُوهُ قُلُوبَكُمْ وَاسْتَيْقِظُوا إِنْ هَتَفَ بِكُمْ وَلْيَصْدُقْ رَائِدٌ أَهْلَهُ وَلْيَجْمَعْ شَمْلَهُ وَلْيُحْضِرْ ذِهْنَهُ فَلَقَدْ فَلَقَ لَكُمُ الْأَمْرَ فَلْقَ الْخَرَزَةِ وَقَرَفَهُ قَرْفَ الصَّمْغَةِ فَعِنْدَ ذَالِكَ أَخَذَ الْبَاطِلُ مَآخِذَهُ وَرَكِبَ الْجَهْلُ مَرَاكِبَهُ وَعَظُمَتِ الطَّاغِيَةُ وَقَلَّتِ الدَّاعِيَةُ وَصَالَ الدَّهْرُ صِيَالَ السَّبُعِ الْعَقُورِ وَهَدَرَ فَنِيقُ الْبَاطِلِ بَعْدَ كُظُومٍ وَتَوَاخَى النَّاسُ عَلَى الْفُجُورِ وَتَهَاجَرُوا عَلَى الدِّينِ وَتَحَابُّوا عَلَى الْكَذِبِ وَتَبَاغَضُوا عَلَى الصِّدْقِ فَإِذَا كَانَ ذَالِكَ كَانَ الْوَلَدُ غَيْظًا وَالْمَطَرُ قَيْظًا وَتَفِيضُ الْمَاءُ فَيْضًا وَتَغِيضُ الْكِرَامُ غَيْضًا وَكَانَ أَهْلُ ذَالِكَ الزَّمَانِ ذِئَابًا وَسَلَاطِينُهُ سِبَاعًا وَأَوْسَاطُهُ أُكَّالًا وَفُقَرَاؤُهُ أَمْوَاتًا وَغَارَ الصِّدْقُ وَفَاضَ الْكِذْبُ وَاسْتُعْمِلَتِ الْمَوَدَّةُ بِاللِّسَانِ وَتَشَاجَرَ النَّاسُ بِالْقُلُوبِ وَصَارَ الْفُسُوقُ نَسَبًا وَالْعَفَافُ عَجَبًا وَلُبِسَ الْإِسْلَامُ لُبْسَ

الفَرْوِ مَقْلُوبًا۔

پس اپنے عالم ربانی سے غور سے سنو اور اپنے دلوں کو حاضر رکھو اور جب تم کو آواز دی جائے تو جاگتے رہو اور چاہیئے کہ آگے چلنے والا پیچھے چلنے والوں سے سچ سچ کہے۔ (یعنی میں جو کچھ بیان کر رہا ہوں بالکل سچ سچ بیان کر رہا ہوں) اپنی پراگندگی حواس کو جمع کرو اور ذہن و دماغ کو حاضر رکھو کہ (تمہارے عالم ربانی نے) تمہارے لئے (دین و دنیا کی باتیں) اس طرح شگافتہ کر دی ہیں جس طرح پختہ دانہ شگافتہ کر کے نکال لیتے ہیں اور اس کے پوست کو اس طرح جدا کر دیا ہے جس طرح درخت کی چھال کو گوند نکالنے کے لئے شگافتہ کرتے ہیں پس جس وقت کہ وہ ضلالت کے بیرق لہرائیں گے باطل تمام جگہوں کو گھیر کر جم جائے گا اور جہالت اپنی سواریوں پر سوار ہو جائے گی اور سرکشی و فتنہ پھیل جائے گا اور حق کی دعوت دینے والے کم ہو جائیں گے اور زمانہ تم پر مثل حیوانات و درندہ کے حملہ کرے گا اور باطل کا شتر خاموشی کے بعد پھر مست ہو کر بولنے لگے گا لوگ گناہ پر بھائی بھائی بن جائیں گے اور دین کے معاملہ میں ایک دوسرے سے دور ہو جائیں گے اور جھوٹ میں ایک دوسرے کے بھائی ہوں گے اور سچ میں ایک دوسرے کے دشمن۔ پس اس زمانے میں اولاد (بجائے خوشی کے ماں باپ کے) غم و غصہ کا سبب ہو گی۔

وَالْمَطَرُ قَيْظًا۔ ترجمہ کرنے والوں نے اس جملہ کے مختلف ترجمے کئے ہیں لیکن مترجم و شارح نہج البلاغہ آقائی فیض الاسلام اصفہانی نے اس کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ اور بارش شدت گرمی اور حرارت کا سبب ہو گی۔

ایٹمی بارش اور نہج البلاغہ

میں عرض کرتا ہوں کہ "قیظ" کے معنی ہیں سخت گرمی، اور گرمی کی فصل کے، لہٰذا جہاں اس جملہ کا مطلب یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ بارش کی فصل میں بارش نہ ہوگی بلکہ سخت گرمی پڑے گی وہاں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب بارش ہوگی تو سخت گرمی پیدا ہو جائے گی۔ بلکہ یہ معنی اس کا سب معنوں سے بہتر ہے جس میں کسی تکلف کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اس معنی کو علماء نے اس لئے نہیں قبول کیا تھا کہ یہ بات سمجھ میں نہیں آتی تھی کہ جب بارش ہو گی تو سخت گرمی کیونکر ہو گی کیونکہ دونوں ایک دوسرے کی مخالف باتیں ہیں۔ لیکن آج کل ایٹمی بارشوں نے ثابت کر دیا کہ بارش سے کیونکر سخت گرمی پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ سال گذشتہ جاپان وغیرہ میں ایٹمی بارشوں کی وجہ سے زہریلے اثرات اور سخت گرمی کی شکایتیں جو پیدا ہو گئی تھیں اخباروں میں مومنین نے ملاحظہ فرمایا ہو گا۔

اور میرا تو یہ گمان ہے کہ اگر ایٹمی تجربے یوں ہی جاری رہے یا خدا نخواستہ جنگ ہو گئی تو دنیا کی تباہی و بربادی اور امراض و وباؤں کے علاوہ شاید دنیا کی فصلیں بھی بدل جائے اور جاڑا گرمی برسات کوئی فصل بھی اپنی جگہ پر باقی نہ رہے اور انسان و حیوان درخت و جنگل اور کھیتیاں سب جلکر خاک ہو جائیں خدا اپنی دنیا کی حفاظت فرمائے۔

یہ دنیا کی مادی ترقی ایک دائرہ ہے جس کے ارتقا کا آخری حصہ پستی

کے آخری نقطہ سے جاکر مل جاتا ہے۔ آج ہماری عقل کے انتہائی عروج نے ہم کو عقل سے بالکل محروم کر دیا ہے۔

ذلیل وپست لوگ دنیا میں زیادہ ہو جائیں گے اور شرفا کم۔ عوام اس زمانہ کے بھیڑیا ہوں گے اور سلاطین درندہ ہوں گے۔ متوسط الحال اور کمزور لوگ ظالموں کے لقمہ بن جائیں گے اور فقرا مردہ ہو جائیں گے۔ سچائی دنیا سے ختم ہو جائے گی اور جھوٹ عام ہو جائے گا دوستی زبانی رہ جائے گی اور دلوں میں ایک دوسرے کی دشمنی بیٹھ جائے گی زنا باعث عزت اور شرافت نسب سمجھا جائے گا اور عصمت وعفت کو تعجب کی نگاہ سے دیکھا جائے گا اور اسلام کا لباس الٹی پوستین کی طرح پہن لیا جائے گا۔

(نہج البلاغہ جلد ۱)

اور جعفر بن محمد فزاری نے ایک حدیث معنعن امام محمد باقر علیہ السّلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ

اِنَّ الْاِسْلَامَ بُدِءَ غَرِیْبًا وَّسَیَعُوْدُ غَرِیْبًا الخ

یعنی اسلام بے کسی وتنہائی کے ساتھ ظاہر ہوا ہے اور پھر عنقریب بیکس وتنہا ہو جائے گا اے خثیمہ عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ کوئی خدا کو نہ پہچانے گا اور نہ جانے گا کہ توحید کیا ہے یہاں تک کہ دجال خروج کرے اور حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آسمان سے نازل ہوں اور خدا ان کے ہاتھ سے دجال کو قتل کرے گا اور ہم اہلبیت میں سے ایک شخص ان لوگوں کے ساتھ نماز پڑھے گا کیا تم کو معلوم نہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام ہمارے پیچھے

نماز پڑھیں گے حالانکہ وہ نبی تھے دیکھو ہم لوگ ان سے افضل ہیں۔

(تفسیر فرات کوفی۔ صفحہ ۴۴)

علامات قیامت ہندو مذہب کی کتاب سے

شری شکنت دیوجی نے کہا اے راجن کلیوگ میں جیوں جیوں دن گذرتے جائیں گے تیوں تیوں روز بروز سچائی، پاکیزگی، معافی رحم، طاقت اور عمر ختم ہوتی جائے گی جس شخص کے پاس دولت ہوگی وہ خاندانی اور مہذب سمجھا جائے گا طاقتور انسان ناحق بھی کرے گا تو اس کو سب حق مانیں گے اور اسی کے بتلائے ہوئے راستہ پر چلیں گے۔ صحت کو برباد کرنے والی چیزوں کا استعمال ہونے لگے گا۔ میں عرض کرتا ہوں کہ بیڑی سگریٹ چائے ڈالڈا، شراب اور

श्री शुकदेव जी कहने लगे - हे राजन! इसके बाद कलियुग के प्रभाव से दिन दिन धर्म, सत्य, दया, शौच, क्षमा, आयु, बल और स्मरण शक्ति नष्ट होती चली जायगी। और पाप बढ़ता चला जाएगा। कलियुग में जिसके पास धन होगा वही पुरूष बलवान, गुणवान, बुद्धिमान, और सब बातों में श्रेष्ठ समझा जायेगा। तथा जो पुरूष बलवान, होगा वही धर्मात्मा और न्यायी गिना जायेगा। जो न्याय करने वालों (हाकिमों) को धन भेंट

انگریزی دوائیں سب اسی قسم میں
شامل ہیں۔ برہمن صرف جنیو پہننے ہی
سے برہمن سمجھے جائیں گے۔ جب
کلیوگ اپنے کمال پر پہنچے گا اس
وقت صرف رضامندی ہی شادی
سمجھی جائے گی (یعنی مذہبی رسوم
کی ضرورت نہ سمجھی جائے گی) بڑے
بڑے بال رکھنا ہی خوبصورتی بڑھنے
کا ذریعہ سمجھا جائے گا جو بڑھ بڑھ
کر ڈھٹھائی سے جھوٹی باتیں کریگا
اسی کو بڑا سچا اور حقیقت گو سمجھا
جائے گا۔ بجلی کی مانند آسمان پر بادل
ادھر آئیں گے ادھر غائب ہو جائیں
گے سب گھر انسانیت اور مذہبیات
سے خالی ہو جائیں گے اور سب لوگ
جانوروں کی طرح سے عورتوں سے
زنا کریں گے لوگ چوری کریں گے
اور بلاوجہ ایک دوسرے کو قتل
کریں گے۔ جھوٹ کا دور دورہ ہوگا

(रिश्वत) नहीं देगा उसी की पराजय (हार) होगी। अधिक बात-चीत करने वाला पंडित और निर्धन, चोरजार वा कुकर्मी तथा कपटी को साधु समझा जावेगा। स्वीकार मात्र से विवाह संस्कार माना जाकर, केवल स्नान धर्म शृंगार का साधन समझा जावेगा। पास की गंगाजी भी तीर्थ न समझी जाकर दूर का छोटा सा जलाशय ही तीर्थ समझा जावेगा। कुटुम्ब का पालन-पोषण ही एक बुद्धिमता और चतुराई का नमूना समझा जाकर, कपट और धूर्तता कूट नीतिज्ञता समझी जावेगी। धर्म स्वर्ग की सुख प्राप्ति के लिए नहीं बल्कि यश के लिए किया जायेगा। चारों वर्णों में जो

اور جتنی ذاتیں ہیں وہ سب ذلیل
طبقہ کے برابر سمجھی جائیں گی گائیں
بکریوں کی طرح دودھ دینے لگیں
گی اس زمانے میں آدمی بیس سال
سے تیس سال تک زندہ رہیں گے
سردی گرمی بارش اور پالے آپس
کے جھگڑے بھوک پیاس سے فکر
وافکار سے پریشان ہو کر بہت سے
لوگ مر جائیں گے بار بار بارش
نہ ہونے سے قحط پڑے گا اور لکھا
ہے کہ جو لوگ دکھاوے کے لئے
ہرن کی کھال (پہنیں گے) اور
مذہبی حد جاری کریں گے انھیں کو
اس دنیا میں عزت و وقار حاصل
ہوگا (میں عرض کرتا ہوں کہ اس
سے علماءِ سو مقصود ہیں) وے صرف
اپنے لباس کی وجہ سے ہی پوجے
جائیں گے اس زمانے میں مذہبی
کام صرف ریا و تصنع کے لئے ہی

बलवान होगा वही राजा बन बैठेगा। निर्दयी राजा और डाकुओं द्वारा धन, स्त्री छीने जाने के भय से प्रजा भयभीत होकर बन तथा पहाड़ों की कन्दराओं में छुप जायेगी और कन्दमूल फल आदि खाकर अपना निर्वाह करेगी। उस समय अकाल और नाना प्रकार के क्लेशों से प्रजा पीड़ित हो जायेगी तथा बीसतीस वर्ष की आयुवाले लोग ही वृद्धों की गणना में गिने जायेंगे। हे राजन! कलियुग के प्रभाव से प्राणियों के शरीर छोटे और अत्यन्त निर्बल हो जायेंगे। अन्न और औषधियां प्रायःक्षीण गुणवाली होकर वृक्षों में शमी (जांटी) के वृक्ष ही अवशेष रह जायेंगे। इस समय

کئے جائیں گے۔ لالچی بے رحم اور ٹھگ لٹیروں کے مانند راجہ لوگ اپنی رعایا کے مال وعزت کو چھین لیں گے۔ جس کے نتیجہ میں رعایا جنگلوں اور پہاڑوں پر جابسے گی جب گناہ اور جرائم بہت بڑھ جائیں گے اور ساری دنیا نفسی نفسی کرے گی تب مذہب کو زندہ کرنے کے لئے بھگوان اوتار لیں گے اور بھگوان کا یہ اوتار (کلک) نام سے موسوم ہوگا۔

(شری سکھ ساگر۔ سمپورن شری مد بھاگوت مہاپراڑ بارہ اسکندھ۔ ترجمہ مکھن لال شاستری پوجا پراکشن دہلی ص ۹۸۹ دوسرا ادھیای۔ بارھواں اسکندھ۔)

बिजलियां अधिक चमकेंगी किन्तु वर्षा कम होगी। हे राजन! इस प्रकार घोर कलियुग के आने पर जब संसार के प्राणी अति दुखित होकर ''त्राहि त्राहि'' करने लग जावेंगे। तब सम्भल नाम के ग्राम में एक विष्णु यश नाम करके श्रेष्ठ महात्मा ब्राह्मण के यहां विष्णु भगवान कल्कि भगवान के नाम से अवतार लेंगे।

(श्री सुखसागर, सम्पूर्ण श्रीमद्भागवत महापुराण बारह स्कन्ध सचित्र व सरल हिन्दी रूपन्तर, भाषानुवाद : माखनलाल शास्त्री, साहित्य विशारद, प्रकाशक : पूजा प्रकाशन, पृष्ठ ९८९, दुसरा अध्याय, बारहवां स्कंध)

میں عرض کرتا ہوں کہ اس کتاب کی پیشگوئیوں کو پیغمبر اسلام اور ائمہ علیہم السلام کی پیشگوئیوں سے ملایئے باقی مضمون اس کا آئندہ لکھا جائے گا۔

واضح ہو کہ ظہور قائم آل محمد علیہم السلام کے علاوہ علامات جو ایمان

واعمال انسانی سے متعلق تھے وہ باختصار تحریر کئے گئے اب کچھ قدرتی علامات تحریر کرتا ہوں۔

قیامت کے عام قدرتی علامات

زمین کو زلزلے بکثرت آیا کریں گے۔ آبادیاں تباہ وبرباد ہونگی۔ ویران مقامات آباد ہوں گے۔ بارش (کبھی) بہت کثرت سے ہوگی۔ زمین کی پیداوار کم ہو جائے گی۔ (ارشاد القلوب)۔ بارش کا جب زمانہ نہ ہوگا اس وقت بارش ہوگی اور زمانہ ہوگا تو نہ ہوگی۔ برے اور شریر لوگ اچھے لوگوں پر غالب اور مسلط ہوں گے اور ان پر طرح طرح کا عذاب کریں گے ان کے لڑکوں کو قتل کریں گے اور ان کی لڑکیوں کو زندہ رکھیں گے۔ بادشاہ ظالم ہونگے قحط سالی عام ہوگی۔ حکام ظلم کریں گے۔ لوگوں کے مال سے برکت اٹھ جائے گی۔ (یعنی کتنا ہی کمائیں گے لیکن بدحالی پیچھا نہ چھوڑے گی پیسے کو گرانی مقدمات چور ڈاکو اور حکومت لے جائے گی) جامع الاخبار فصل ۸۸۔

اچانک اموات بہت کثرت سے ہونگی۔ لوگوں کے اخراجات کا بار اتنا بڑھ جائے گا کہ شدت میں مبتلا ہو جائیں گے۔ زراعت وباغات وغیرہ سے برکت ختم ہو جائے گی۔ (وسائل الشیعہ کتاب الامر بالمعروف)۔

مشرق ومغرب میں بعض شہر زمین میں دھنس جائیں گے۔ نیمہ شعبان میں آفتاب کو گہن لگے گا اور اسی مہینہ کے آخر میں چاند کو گہن لگے گا مشرق کی طرف سے ایک ستارہ ظاہر ہوگا جو چاند کی طرح روشن ہوگا اس کے بعد

بیچ سے مڑ جائے گا اور قریب ہو گا کہ اس کے کنارے آپس میں مل جائیں اور ایک سُرخی آسمان میں ظاہر ہوگی اور اس کے اطراف میں پھیل جائے گی اور کچھ دنوں تک باقی رہے گی۔ مشرق میں ایک لمبی آگ پیدا ہوگی جو فضا میں تین دن باقی رہے گی۔ ساٹھ آدمی ظاہر ہوں گے جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے اور چند آدمی آل ابی طالب سے امامت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے۔ اہل بدعت کی ایک قوم بندر اور سور کی شکل میں مسخ ہو جائے گی۔ (کشکول بنیاد حسین صاحب ص۲۳۲ بحوالہ کشف الغمہ)۔

ابو بصیر نے امام جعفر صادق علیہ السّلام سے روایت کیا ہے کہ قبل ظہور ایسی قحط سالی ہوگی کہ درخت پر لگا ہوا کچا خرما کھالیا جائے گا۔ اس وقت شکایت نہ کرنا۔ (کتاب الغیبۃ ص۲۶۷)۔

جب آج دنیا میں روپے سیر کا غلہ بک رہا ہے جبکہ امن و امان ہے فصلیں کم و بیش پیدا ہو رہی ہیں پس اگر جنگ شروع ہو گئی یا خشک سالی ہوئی تو اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ مومنین سمجھ سکتے ہیں۔ ان سب علامات کو پیش نظر رکھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ ظہور بہت نزدیک ہے۔ مومنین صبر وضبط وخاموشی کے ساتھ منتظر رہیں اور جب مشکل وقت آجائے تقیہ سے اپنی حفاظت کریں لیکن دل میں ایمان و یقین کی جڑیں اس طرح مستحکم رہیں جیسے کوہ ہمالہ اپنی جگہ پر جما ہے انھیں آنے والی بلاؤں سے مردانہ وار جو اپنے دین و ایمان کو بچالے جائے گا وہی ناصر امام زمانہ اور خدا کا دوست اور وارث فردوس ہوگا لیکن صرف دنیا کی تقلید میں اور دولت کے اور عیاشی

کے جنون میں، ہوا و ہوس کی پیروی میں، یا عقائد کی کمزوری سے جو شخص اپنے دین و ایمان و اعمال نیک سے ہاتھ دھو بیٹھے گا وہ خسر الدنیا والآخرہ اور جہنم کا لقمہ بنے گا۔

علامات ظہور متعلق بشہر قم ملک ایران

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ عنقریب کوفہ (نجف اشرف) سے علم اس طرح سمٹ کر غائب ہو جائے گا جیسے سانپ اپنے سوراخ میں چھپ جاتا ہے پھر علم ایک شہر سے ظاہر ہوگا جس کا نام قم ہے اور وہ معدن علم وفضل ہو جائے گا اور وہاں سے مشرق و مغرب کے تمام شہروں تک علم پہنچے گا اور خدا کی حجت لوگوں پر تمام ہوگی اور دنیا کا کوئی شخص جس کے پاس علم نہ پہونچے اور کوئی مستضعف نہ رہے گا یہاں تک کہ عورتیں بھی اور یہ ظہور آل محمد علیہ السلام کے قریب ہوگا۔ (شجرہ طوبیٰ مجلس ۲)۔

میں عرض کرتا ہوں کہ قم اس وقت دنیائے شیعت کا سب سے بڑا مرکز علم بن چکا ہے اور اس وقت مسلم الثبوت مجتہد اعلم حضرت آیۃ اللہ بروجردی مدظلہ اسی قم میں مقیم اور بحمدہ تعالیٰ چھ ہزار علماء وطلاب مشغول درس وتدریس ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ جب کہ فتنہ وفساد ساری دنیا میں عام ہو جائے تو تم پر لازم ہے کہ قم اور اطراف قم میں پناہ لو اس لئے کہ بلا اس سے دور رکھی گئی ہے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب بلائیں دنیا میں عام ہو جائیں تو امن کوفہ اور اس کے اطراف میں اور قم میں ہوگا جو پہاڑوں

کے بیچ میں ہے اور قم اچھی جگہ ہے اس خائف کے لئے جو امن کی جگہ
ڈھونڈھتا پھر رہا ہو۔ (شجرہ طوبیٰ مجلس ۲)۔

ہمارے دوست حجت الاسلام آقائی سید ابو الفضل فصیحی اصفہانی
نے قم کے متعلق ایک پیشگوئی بیان کی جس کا حوالہ مجھے یاد نہیں رہا کہ قریب ظہور
قائم آل محمد علیہ السّلام دریائے قم بیچ شہر میں آجائے گا اور شہر قم بڑھ کر ساوہ
سے مل جائے گا چنانچہ اس وقت دریائے قم وسط شہر میں آچکا ہے نیا شہر
دریا کے اس پار آباد ہو جانے سے دریا وسط میں آگیا ہے اور اس پر متعدد
پل بن گئے ہیں اور شہر کی آبادی ساوہ کی طرف بڑھتی جاتی ہے خصوصاً مٹی کے
تیل کا چشمہ نکل آنے سے آبادی اس قدر تیزی سے بڑھ رہی ہے کہ شاید دو تین
سال کے اندر قم ساوہ سے مل جائے۔

علامات متعلق بشہر اصفہان

دجّال کا خروج

اصفہان کے ایک گاؤں سے جس کا نام یہودیہ ہے دجّال ملعون
خروج کرے گا۔ یہ ایک مصیبت عظمیٰ اور سخت امتحان ہوگا اصبغ ابن نباتہ
نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ دجال کا نام صائد ابن
صید ہے وہ بدبخت وشقی انسان ہے جو اس کی تصدیق کرے اور نیک و خوشبخت

وہ ہے جو اس کی تکذیب کرے۔ اس کی داہنی آنکھ بے نور ہوگی (یعنی کانا ہوگا)
اور دوسری آنکھ اس کی ماتھے پر ہوگی جو ستارہ صبح کی طرح چمکتی ہوگی اور
اس میں ایک خون کا لوتھڑا سا ہوگا۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان صاف
"کافر" لکھا ہوگا جس کو ہر شخص پڑھ لے گا۔ اس کے آگے ایک دھوئیں کا پہاڑ ہوگا
اور اس کے پیچھے ایک سفید پہاڑ ہوگا جس کو لوگ یہ خیال کریں گے کہ کھانے
کی چیزیں ہیں۔ شدید قحط کے زمانے میں ظاہر ہوگا۔ ایک سفید گدھے پر سوار
ہوگا اس کا گدھا ایک قدم ایک کوس پر رکھے گا۔ اور جہاں پانی کی جگہ پر
پہونچے گا وہ پانی خشک ہو جائے گا۔ بلند آواز سے کہے گا کہ میرے دوستو
میرے پاس آؤ میں تمہارا پروردگار ہوں جس نے تم کو پیدا کیا ہے تمہارے اعضا
بنائے ہیں تمہاری تقدیریں بنائی ہے اس کی اس آواز کو تمام جن وانس سُنیں
گے۔ حالانکہ وہ جھوٹا ہوگا۔ کیونکہ وہ کانا ہوگا اور خدا کانا نہیں ہے اور وہ کھانا
کھائے گا بازاروں میں چلے گا اور خدا ان صفات سے منزہ ہے۔ اس وقت
اس کے اکثر تابعین اور اس پر ایمان لانے والے ولد الزنا ہوں گے (جن کی
آج کل کمی نہیں ہے) اور سبز ٹوپی والے ہوں گے خدا اس کو شام میں ایک مقام
پر جس کا نام عقبہ فیق ہے جمعہ کے دن تین گھنٹہ دن چڑھے اس شخص کے
ہاتھوں قتل کرے گا جس کے پیچھے حضرت عیسیٰ نماز پڑھیں گے (یعنی حضرت
آخر الزمان علیہ السّلام اس کے بعد بلائے عظیم ظاہر ہوگی (یعنی دابۃ الارض نکلے
گا)۔ (عین الحیات مجلسی رحمۃ اللہ علیہ ص۸۵ بروایت ابن بابویہ)۔
اور اہلسنّت کی روایت میں ہے کہ دجال حضرت رسول اللہؐ کے

زمانے میں پیدا ہوا تھا حضرت اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس پر اسلام پیش کیا لیکن اس نے قبول کرنے سے انکار کیا اور کہا کہ آپ مجھ سے زیادہ سزاوار نبوت نہیں ہیں اور فضول بکواس کی۔ حضرت نے فرمایا کہ دور ہو کہ تو اپنی عمر سے آگے نہ بڑھے گا اور اپنی مراد نہ پائے گا۔ پھر حضرت نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ ہر نبی نے اپنی امت کو فتنہ دجال سے ڈرایا ہے لیکن خدا نے اسکو پیدا نہیں کیا تھا اب اس امت میں پیدا کیا ہے پس اگر یہ خدائی کا دعوی کرے تو یقین نہ کرنا کیونکہ خدا تمہارا کانا نہیں ہے۔ یہ ایک روز ظاہر ہوگا اور ایک گدھے پر سوار ہوگا جو ایک کوس پر ایک قدم رکھے گا اور اس کے آگے جہنّم اور پیچھے بہشت اور کھانا پانی ہوگا اکثر اس پر ایمان لانے والے یہودی اور عورتیں اور صحرائی لوگ ہوں گے یہ تمام دنیا میں گشت کرے گا اور تمام آفاق میں داخل ہوگا لیکن مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔ (عین الحیات مجلسی ص ۸۵ اور اسی مضمون کی حدیثیں صحیح بخاری جلد ۴ کتاب الفتن ص ۱۵۶ چھاپہ مصر میں ہیں)

ابوسعید خذری نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ دجال ظاہر ہوگا لیکن اس پر شہر مدینہ میں داخل ہونا حرام ہوگا تو وہ مدینہ سے متصل بعض صحرا میں اترے گا تو اس کے پاس ایک شخص خدا کے بہترین بندوں میں سے پہونچے گا اور کہے گا کہ تو دجال ہے جس کی خبر رسول نے دی ہے تو دجال (مجمع سے) کہے گا کہ اگر میں اس شخص کو قتل کر کے پھر سے زندہ کر دوں تو تم لوگوں کو شک تو نہ رہ جائے گا لوگ کہیں گے کہ نہیں۔ اس وقت وہ ان کو قتل کر کے زندہ کرے گا زندہ ہونے کے بعد وہ

بندہ خدا کہے گا کہ اب تو مجھے بالکل یقین ہو گیا کہ تو دجال ہے اس کے بعد پھر وہ انھیں قتل کرنا چاہے گا لیکن قدرت نہ پا سکے گا۔ ابو اسحاق نے کہا کہ وہ بندہ خدا حضرت خضر علیہ السّلام ہوں گے (صحیح بخاری جلد ۴ کتاب الفتن و مسلم وغیرہ)

ہمارے دوست عالم جلیل آقائی سید ابوالفضل فصیحی اصفہانی نے مجھ سے بیان کیا کہ اصفہان میں ایک بہت بڑا کنواں ہے جو دجال کا کنواں کہا جاتا ہے وہ درحقیقت ایک بڑا غار ہے جسکی تہہ کا پتہ نہیں ہے اس میں سے اکثر دھواں نکلا کرتا ہے اور مشہور ہے کہ دجال اسی میں قید ہے چونکہ اکثر ایسا ہوا کہ کسی نے کسی کو قتل کر کے اسی میں ڈال دیا اور اس کی لاش پھر برآمد نہ ہو سکی اس لئے حکومت نے ایک بہت بڑا پتھر اس کے دہانے پر رکھوا دیا ہے صرف کنارے کہیں کہیں سے کھلے ہیں۔ واللہ عالم ان تحریروں اور احادیث سے معلوم ہوا کہ حضرات اہلسنت حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانے سے آج تک دجال کی زندگی کے قائل ہیں اور اس کے بھی قائل ہیں کہ وہ قتل کر کے پھر سے زندہ کرے گا پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ ان لوگوں کو حضرت مہدی آخرالزماں علیہ السلام کی زندگی اور غیبت میں کیوں شک ہے اور اس کا یقین کیوں نہیں کرتے کہ حضرت آخرالزمان علیہ السلام بھی مردوں کو زندہ کر سکیں گے۔

دجال چالیس روز دنیا میں حکومت کرے گا۔ (در مکنون محی الدین عربی)

خروج یاجوج وماجوج

خداوند عالم قرآن مجید پارہ ۱۷ سورۂ انبیاء (آیت ۹۶) میں ارشاد فرماتا ہے کہ حَتّٰیٓ اِذَا فُتِحَتْ یَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَھُمْ مِّنْ کُلِّ حَدَبٍ یَّنْسِلُوْنَ ۔ یعنی یہاں تک کہ یاجوج وماجوج کھولے جائیں اور وہ ہر بلندی سے دوڑ پڑیں گے۔

مفسرین نے کہا ہے کہ یاجوج وماجوج جب نکلیں گے تو ساری زمین پر پھیل جائیں گے کوئی جگہ ان سے باقی نہ رہے گی وہ تمام دنیا کا پانی پی جائیں گے اور دنیا میں خشک وتر جو کچھ ہے سب کھا جائیں گے اور بہت خونریزی کریں گے وہ ایام ربیع میں نکلیں گے اور جب نکلیں گے تو ان کے لشکر کا اگلا حصہ شام میں ہوگا اور پچھلا حصہ خراسان میں ہوگا۔ (اس جملہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خراسان کی راہ سے شام پر حملہ کریں گے) لوگ ان کے خوف سے قلعوں میں چھپ جائیں گے۔

خداوند ارشاد فرماتا ہے کہ ہم ان کو اس طرح چھوڑیں گے کہ وہ کثرت واژدہام جوش وخروش میں ایک پر ایک اس طرح گریں گے جیسے دریا کی موجیں جوش میں ایک پر ایک چڑھتی ہیں۔

یاجوج وماجوج دو قبیلے ہیں یافث ابن نوح کی اولاد سے یاجوج ترک ہیں اور ماجوج پہاڑی قبائل ہیں۔ قتادہ نے کہا ہے کہ ذوالقرنین نے

سد بنا کر ان کے اکیس قبائل کو بند کر دیا لیکن ایک قبیلہ ان کا باہر رہ گیا یہی ترک ہیں۔ حذیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ یاجوج وماجوج دو امتیں ہیں اور ہر گروہ ان کا چار سو قبیلوں پر مشتمل ہے اور ہر شخص ان میں کا اپنی نسل سے ہزار جوان جنگ جو دیکھ لیتا ہے تب وہ مرتا ہے (یعنی بہت طویل العمر ہوتے ہیں)۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کا کچھ حال بیان فرمائیے۔ حضرت نے فرمایا کہ ان کے آگے پہاڑ اور لوہے کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ ان کا ایک گروہ تو درخت آذر کے برابر ہوتا ہے اور دوسرا گروہ وہ ہے جس کا طول وعرض برابر ہے یعنی ناٹے اور چوڑے چکلے ہوتے ہیں۔ ان کے ایک گروہ کا کان اتنا لمبا ہوتا ہے کہ ایک کان اوڑھتے ہیں اور ایک کان بچھاتے ہیں اور ہاتھی گھوڑا اونٹ بیل سور سب کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں کا کوئی مرتا ہے تو اس کو بھی کھا جاتے ہیں۔ جب خدا کو منظور ہوگا تو وہ نکلیں گے اور تمام دنیا پر اپنا عمل ودخل کریں گے لیکن مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہو سکیں گے۔ اور نہ بیت المقدس پر قبضہ کر سکیں گے۔ جب وہ زمین پر قبضہ کر لیں گے تو کہیں گے کہ اب آسمان کی بھی تسخیر کرنی چاہیئے۔

فَیَرْمُوْنَ سِھَامَھُمْ اِلَی السَّمَآءِ فَتَرْجِعُ وَفِیْھَا کَھَیْئَۃِ الدِّمَآءِ فَیَقُوْلُوْنَ قَدْ قَھَرْنَا اَھْلَ الْاَرْضِ وَعَلَوْنَا اَھْلَ السَّمَآءِ... الخ

چنانچہ آسمان پر وہ اپنا تیر پھینکیں گے خدا ان کے تیر کو خون آلودہ واپس کرے گا تو کہیں گے کہ لو ہم نے آسمان والوں کو بھی زیر کر لیا۔ اسوقت

خدا ایک کیڑا پیدا کرے گا جو ان کے کانوں میں داخل ہو کر ان کو ہلاک کریگا۔
اور جانوران کا گوشت کھا کھا کر موٹے ہوں گے۔ (تفسیر مجمع البیان پارہ ۱۶
سورہ کہف و پارہ ۱۷ سورہ انبیاء)۔

قرآن مجید بلاریب و بلاشک کلام پروردگار ہے اس کے احکام اسکی پیشگوئیاں اور تاریخی واقعات بالکل حق اور مطابق واقع ہیں صرف عقیدتاً نہیں کہتا بلکہ دنیا نے چودہ سو سال سے زیادہ عرصہ تک تحقیق اور کدوکاوش کر کے دیکھ لیا کہ نہ تو آج تک اس کی کسی آیت کا کوئی جواب لاسکا۔ نہ کوئی تاریخ و پیشگوئی اس کی خلاف واقع ثابت ہوئی ہے۔ روایات و تفسیریں تو البتہ ہم تک ہر طرح کی روایتیں اور تفسیریں پہونچیں جن میں نقد و تبصرہ اور صحیح اور غلط کی گنجائشیں پیدا ہوئیں کیونکہ ان کی بنا صرف رواۃ کی دیانت و سچائی و قلت و کثرت پر ہے یاجوج و ماجوج کے متعلق قرآن مجید سے جو کچھ ثابت ہے وہ یہ ہے کہ یہ خدا کی ایک نافرمان خلقت ہے جو دنیا میں لوٹ مار اور فساد کرتی تھی ذوالقرنین نے دیوار بنا کر انھیں روک دیا۔ قریب قیامت پھر یہ لوہے کی دیوار ٹوٹ جائے گی اور یہ قومیں نکل کر دنیا میں فساد برپا کریں گی۔ اور بس باقی رہے تفصیلی حالات تو چونکہ ان کو نہ تو ہمارے عقائد میں دخل ہے نہ اعمال میں۔ اس لئے علماء اسلام نے ان کی تحقیق میں زیادہ کدوکاوش نہ کی لیکن بعض متاخرین نے اس پر بھی نگاہ ڈالی اور البتہ ان کی سعی قابل تحسین ہے

عالم جلیل آقائی صدرالدین بلاغی اپنی کتاب قصص قرآن کے فرہنگ میں مولانا ابوالکلام آزاد کے مضمون کے حوالہ سے جو ثقافتہ الہند میں شائع

ہوا تھا تحریر فرماتے ہیں کہ یاجوج و ماجوج کا ذکر قرآن میں دو سوروں میں آیا ہے ایک سورہ انبیا کہ خداوند عالم فرماتا ہے کہ حتی اذا فتحت یاجوج وماجوج ... الخ اور دوسرے سورہ کہف میں جہاں ذوالقرنین کا قصہ بیان فرمایا ہے۔ ظاہراً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کلمہ یاجوج و ماجوج عبری ہو لیکن اصل میں یہ دونوں کلمے عبری نہیں ہیں بلکہ کسی دوسری زبان سے اس زبان میں نقل کئے گئے ہیں اس لئے کہ یونانی زبان میں یہ دو کلمے "گاگ، ماگاگ" بولے گئے اور یورپ کے دوسرے لغات میں اسی صورت سے مشہور ہوئے ہیں۔ یہ کلمہ پہلی مرتبہ توریت کے سفر تکوین میں دنیا میں ذریت حضرت نوح کے پھیلنے کے مبحث میں یوں آیا ہے کہ، یافث کے بیٹے گومر و ماگوگ و مادی و یاوان و توبان و مشک (سفر تکوین فصل ۱۰ شمارہ ۲) اس کے بعد عہد عتیق کی دوسری کتابوں میں بھی ذکر ہوا ہے اور حزقیال کی کتاب میں بہت صراحت و وضاحت کے ساتھ مذکور ہوا ہے اور اسی طرح مکاشفہ یوحنا میں بھی یہ نام آیا ہے غرض یہ کہ تاریخی ثبوت بہت کثرت سے اس امر کے موجود ہیں کہ یاجوج و ماجوج وحشی اور بیابانی قبائل تھے جو شمالی مشرقی بیابانوں میں زندگی گذر کرتے تھے اور زمانہ قبل تاریخ سے ۱۹ سنہ میلادی تک مغربی و جنوبی ممالک میں سیلاب کی طرح آتے تھے کچھ قبائل ان کے آخر زمانے میں یورپ میں میگر اور ایشیا میں تاتار کے نام سے پکارے گئے اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ کچھ قبائل ان کے چھ سو سال قبل مسیح دریائے سیاہ کے ساحل پر منتشر ہوئے تھے اور قفقاز کے پہاڑوں سے اتر کر مغربی ایشیا پر حملہ آور ہوئے تھے،

یونانی لوگ ان کو سی تھین کے نام سے یاد کرتے تھے اور یہی نام ان کا استخر میں دار یوش کے کتبہ میں آیا ہے اور مانی ہوئی بات ہے کہ کوہستانی لوگوں نے ان لوگوں کی غارتگری کی شکایت دار یوش (ذوالقرنین) سے کی تھی اور اس نے ان لوگوں کے روکنے کے لئے سد بنایا تھا۔

قبائل منغولی

یہ زمین شمالی شرقی، جس کا اوپر ذکر کیا گیا (منغولیا) اور اس کے رہنے والے منغول کہے جاتے ہیں۔ مورخین چین نے لکھا ہے کہ اصل کلمہ منغول (منگوگ) یا (منچوگ) ہے۔ پس اس صورت میں یہ کلمہ عبری زبان میں (ماگوگ) اور یونانی میں (میگاگ) جو بولا جاتا ہے اس تلفظ سے بہت نزدیک ہے۔

ان کل تحریروں سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ کلمہ مختلف زبانوں میں تحریف و تغیر پاکر عربی زبان میں (یاجوج) بن گیا۔

کرہ ارض کا وہ مرتفع حصہ جو شمال و مشرق میں واقع ہوا ہے وہ اس وقت منغولیا اور چینی ترکستان کہا جاتا ہے وہ بے شمار ایسے قبائل و اقوام کا مسکن تھا جو ابلتے ہوئے چشمہ کی طرح مغربی و جنوبی ممالک کی طرف نکل پڑتے تھے۔

ان تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ایشیائے مغربی کا بڑا حصہ چھ سو سال قبل مسیح سے ان قوموں کے حملوں اور غارتگری کا ہدف تھا اور جس وقت یک بیک یہ حملے رکے وہ کورش یعنی ذوالقرنین کا زمانہ تھا اس بنا پر یہ یاجوج

وماجوج قبائل منغول ہیں جن کے روکنے کے لئے ذوالقرنین نے آہنی دیوار بنائی اور اس طرح سے وہ راستہ جو ان لوگوں نے مغربی ممالک پر حملہ کرنے کیلئے نکالا تھا بند ہوگیا اس کے بعد پھر ان کے حملہ کی خبر کبھی نہیں سنی گئی۔

پیشگوئی حزقیل

سفر حزقیل میں یاجوج وماجوج سے متعلق ایک پیشگوئی یوں ہے کہ خداوند عالم کا کلام ہم تک یوں پہونچا ہے کہ اے فرزند آدم (حزقیل) سرزمین ماجوج پر جو رئیس روش اور ماشک اور توبال کا ہے جوج کی طرف رخ کر اور میرا پیغام پہونچا اور کہہ کہ ہمارے پروردگار نے کہا ہے کہ اے یاجوج رئیس روش وماشک وتوبال میں تجھ کو گردش دوں گا اور اپنی لگام تیرے جبڑے میں لگاؤں گا اور تیرے کل لشکر اور گھوڑوں اور سواروں کی ایک بڑی جماعت کو جو لباس فاخرہ پہنے ہوں گے اور سپر اور تلوار وغیرہ سے لیس ہوں گے نکالوں گا۔ (کتاب حزقیل باب ۳۸)۔

اس پیشگوئی میں حزقیل نے گوگ کو بعنوان رئیس (مشک وتوبال) ذکر کیا ہے۔ گویا اس پیشگوئی میں قبائل (سی تھین یعنی یاجوج وماجوج) کے رہنے کی جگہ اور ان کے جغرافیائی قیام کو بھی پیش نظر رکھا ہے اس لئے کہ ماشک وہیں پر واقع تھا جو اب مسکو کہلاتا ہے اور توبال اسی زمین مرتفع کا نام ہے جو دریائے سیاہ کے اطراف میں واقع ہے۔ پھر لکھتے ہیں کہ ایک جماعت عصر حاضر

کے شارحین تورات کی اس امر کا عقیدہ رکھتی ہے کہ ماجوج سے یہی قبائل (سی تھین) مقصود ہیں۔

سَدِّ یاجوج وماجوج

پھر لکھتے ہیں کہ سدِّ یاجوج وماجوج کی تعیین کی طرف بھی اب توجہ کرنی چاہیئے تو قرآن میں دو صفتیں اس کی ذکر کی گئی ہیں ایک تو یہ کہ سد ایک ایسی جگہ پر بنا ہے کہ اس کے دونوں طرف پہاڑ دیوار کی طرح کھڑے ہیں۔ اور دوسرے یہ کہ اس سد کے بنانے میں لوہے کی چادریں اور پگھلایا ہوا سیسہ کام میں لایا گیا ہے اب چاہیئے یہ کہ دنیا میں اس دیوار کی تلاش کریں تو یہ خصوصیات دیوارِ چین پر مطابق نہیں ہیں کیونکہ وہ اینٹوں اور پتھروں سے بنی ہے اور سیکڑوں میل لمبی ہے۔ دریائے خذر اور دریائے سیاہ کے درمیان میں قفقاز کے پہاڑوں کا سلسلہ قائم ہے جو شمال وجنوب کی راہوں کو مسدود کرتا ہے لیکن صرف ایک راہ رہ جاتی ہے یہ وہی راہ ہے جو پہاڑی سلسلوں کے درمیان میں واقع ہے۔ اور شمال وجنوب کو ملاتی ہے اور یہ درہ اس وقت میں درہ داریال کہا جاتا ہے اور وہیں پر اس وقت بھی اس صفت کی دیوار موجود ہے اور کوئی شک نہیں کہ یہ دیوار کورش نے بنوائی ہے اور وہ صفتیں اس دیوار کی جو قرآن نے بتائی ہیں اس پر منطبق ہیں اور حقانیت قرآن مجید پر ایک سند محسوس کی صورت موجود ہیں۔ (فرہنگ کتاب قصص قرآن ص۶۵ مصنفہ آقای صدر الدین بلاغی بحوالہ ثقافۃ الہند مضمون مولانا ابوالکلام آزاد)۔

اس پورے مضمون کا خلاصہ یہ ہوا کہ قفقاز اور دریائے سیاہ کے ساحل سے لے کر منغولیا اور چینی ترکستان تک جو قبائل آباد ہیں یہی یاجوج اور ماجوج ہیں۔

میں عرض کرتا ہوں کہ اقوال مفسرین اور روایات سے بھی اس قول کی تائید ہوتی ہے جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے کہ یاجوج وماجوج یافث ابن نوح کی اولاد سے ہیں یاجوج ترک ہیں اور ماجوج پہاڑی قبائل ہیں اس سے معلوم ہوا کہ یہ دو قبائل انسانوں سے ہیں مثل جنوں کے کوئی غیر مرئی مخلوق نہیں ہیں نیز ذوالقرنین کا سد بنا کر ان کا روک دینا خود اس امر کی دلیل ہے کہ وہ انسانوں سے ہیں ورنہ غیر محسوس اور لطیف خلقت کا دیوار بنا کر روک دینا ایک عجیب سی بات ہے نیز اینکہ حذیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جو حدیث پیغمبر خدا کی نقل کی ہے اس کا آخری جملہ یہ ہے کہ جانور اس کا گوشت کھا کھا کر موٹے ہوں گے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہماری طرح گوشت پوست اور ہڈی رکھتے ہیں۔ چوتھے یہ کہ روایت میں ہے کہ جب وہ نکلیں گے تو ان کی فوج کا اگلا حصہ شام میں ہوگا اور پچھلا حصہ خراسان میں ہوگا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ خراسان کے قریب کسی ملک سے نکلیں گے اور شام پر حملہ کریں گے۔

رہا یہ امر کہ روایات میں جو یاجوج وماجوج کے عجیب وغریب حالات وصفات بیان کئے گئے ہیں ان کے متعلق یہ عرض کرنا ہے کہ اگر مقصود پروردگار یاجوج وماجوج سے کچھ ایسی قومیں ہیں جو ظاہراً ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہیں اور قریب زمانہ ظہور وہ ظاہر ہوں گی تو مجھے اس سے انکار نہیں

کیونکہ قرآن واحادیث پر میرا ایمان ہے اور میں خدا کی قدرت کو کوتاہ بینوں کی طرح صرف عالم محسوسات تک محدود نہیں سمجھتا ہوں بے شمار خدا کی مخلوق ایسی ہے جو ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہے چنانچہ حضرت خضر اور خود ہمارے امام زمانہ علیہ السّلام اور ان کی اولاد وان کے بہت سے احباب و انصار اسی دنیا میں موجود ہیں لیکن ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہیں۔ یہانتک کہ دجال بھی موجود ہے لیکن نگاہوں سے پوشیدہ ہے اسی طرح ہوسکتا ہے کہ یاجوج وماجوج بھی موجود ہوں اور ہماری نگاہوں سے پوشیدہ ہوں پس اس صورت میں روایات میں کسی تاویل کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر یاجوج وماجوج سے موجودہ دنیا کی انھیں قوموں میں سے کوئی قوم مقصود ہے تو تاریخی شواھد وقرائن سے یہی قومیں ہوسکتی ہیں جو ساحل دریائے سیاہ سے چینی ترکستان تک پھیلی ہوئی ہیں جیساکہ اوپر گذرا اب اس صورت میں قطع نظر کرتے ہوئے سند روایات سے یاجوج وماجوج کے عجیب وغریب حالات جو روایات میں آئے ہیں ہوسکتا ہے وہ صرف تمثیل واستعارات وکنایات ہوں کیونکہ انبیاء وائمہ علیہم السلام اور حکماء وعلماء کا یہ اصول رہا ہے کہ پیشگوئی وغیرہ کی قسم کی باتوں کو تمثیل واستعارات وغیرہ میں بیان کرتے تھے مثلاً علامات ظہور میں ہے کہ آفتاب پچھم سے نکلے گا اس کے متعلق علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ عین الحیات میں تحریر فرماتے ہیں کہ نزال نے کہا کہ میں نے صعصعہ سے پوچھا کہ وہ جس کے پیچھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نماز پڑھیں گے وہ کون ہوگا انھوں نے کہا کہ امام حسینؑ کا نواں فرزند جو بارہواں امام ہوگا اور وہی ہے وہ آفتاب جو مغرب سے نکلے گا

اور درمیان رکن وحجر ومقام حضرت ابراہیم کے ظاہر ہوگا۔ (عین الحیات ص۸۶)۔

یاجوج وماجوج کے عجیب وغریب حالات اور انکے معنی

اسی طرح سے یاجوج وماجوج کے حالات جو روایات میں ہیں ان کا معنی یہ ہوسکتا ہے کہ

ع۱ : وہ تمام دریاؤں کا پانی پی جائیں گے اور گھوڑے گدھے بیل سوّر ہر خشک وتر کو کھا جائیں گے۔ یعنی جہانتک وہ قبضہ کرتے چلے جائیں گے لوگوں کی جائداد واملاک گائے بیل کھیتیاں یہانتک کہ پینے کے پانی تک پر قبضہ کرلیں گے اور ساری دنیا کو فقیر ومحتاج کردیں گے ان سے حیوانات کی طرح صبح سے شام تک کام لیں گے اور جو کچھ اور جتنا جی چاہے گا ان کو کھانے کو دے دیں گے۔

ع۲ : یہ کہ ان میں کوئی شخص نہیں مرتا جب تک اپنی نسل سے ایک ہزار جوان جنگ جو نہ دیکھ لے۔ یعنی وہ لوگ طویل العمر اور کثیر الاولاد ہوتے ہیں اور ہزار کی لفظ سے کثرت کا ظاہر کرنا مقصود ہو چنانچہ آج بھی دنیا میں سب سے زیادہ طویل العمر اسی شمالی مشرقی سرزمین کے رہنے والے ہوتے ہیں۔ اور ممکن ہے کہ اولاد سے ان کے تابع وہم خیال لوگ مقصود ہوں یعنی انمیں ہر شخص اپنے مرنے کے قبل ہزار آدمی کو اپنا ہم خیال بنالیتا ہے تب مرتا ہے۔ اور یہ محاورہ ہر جگہ جاری ہے مثلاً ایک خود غرض انسان کو جس کا پیٹ کے علاوہ کوئی مذہب نہ کوئی دوست ہو ابن الوقت اور ابن دنیا کہتے ہیں

یا جیسے حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے خطبہ شقشقیہ میں فرمایا کہ

اِلیٰ اَنْ قَامَ ثَالِثُ الْقَوْمِ نَافِجًا حِضْنَیْهِ بَیْنَ نَثِیْلِهٖ وَمُعْتَلَفِهٖ وَقَامَ مَعَهٗ بَنُوْا اَبِیْهِ یَخْضِمُوْنَ مَالَ اللّٰهِ خَضْمَةَ الْاِبِلِ نِبْتَةَ الرَّبِیْعِ (نہج البلاغہ خطبہ ۳)

یعنی یہاں تک قوم کا تیسرا (مال خدا سے) اپنے پہلو پھیلائے ہوئے اپنے گوبر اور چارے کے درمیان میں کھڑا ہو گیا اور اس کے ساتھ اس کے باپ کے بیٹے بھی کھڑے ہو گئے۔

اس خطبہ میں بنو ابیہ سے صرف بنو امیہ ہی نہیں بلکہ تمام وہ لوگ مقصود ہیں جو اس کے ہم خیال و ہم عہد تھے اور اس کے ساتھ مال خدا کے کھانے میں شریک تھے اگرچہ کثرت بنی امیہ کی تھی۔

اور

حضرت امام حسین علیہ السلام نے ایک مرتبہ مسجد رسول میں بنی امیہ کی ایک جماعت کو بیٹھا ہوا دیکھا تو فرمایا کہ خدا کی قسم یہ دنیا اس وقت تک فنا نہ ہوگی جب تک کہ میری نسل سے خدا ایک ایسے شخص کو ظاہر نہ کرے جو تم میں سے ہزاروں ہزار اور پھر ہزاروں ہزار کو قتل نہ کرے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں یہ مٹھی بھر جماعت کی اولاد اتنی کثیر تعداد میں کہاں سے آئے گی۔ آپ نے فرمایا کہ اس زمانے میں آدمی کے صلب سے اتنی اولاد پیدا ہوگی نیز ان کے دوست احباب بھی تو انھیں میں شمار کئے جائیں گے۔ (بلاغۃ الحسین باب ۳ کلمہ ۹۷)۔

اس میں حضرت نے بنی امیہ کے دوست احباب اور ہم خیال لوگوں کو بھی ان کی صلبی اولاد میں داخل فرمایا ہے۔

۳ء: ان کے آگے پہاڑ اور لوہے کی کوئی حقیقت نہیں۔

یعنی عنقریب وہ دن آئے گا کہ پہاڑ ان کے ارادوں میں حائل نہ ہو سکے گا اور لوہے پر ان کو اتنا تصرف حاصل ہوگا کہ جس طرح چاہیں گے اس کو کام میں لائیں گے اور اگر لوہے کی دیوار بھی ان کے درمیان میں حائل ہو تو وہ توڑ دیں گے۔

۴ء: ان میں کا ایک گروہ درخت آذر کے برابر ہے اور دوسرا وہ ہے جس کا طول و عرض برابر ہے۔

بعض سرحدی علاقوں میں میں نے اس زمانے میں بھی ایسے لوگوں کو دیکھا ہے تو آج سے ہزار پندرہ سو برس قبل جبکہ نسل انسانی قوی تھی تو یقیناً آج کے انسانوں سے زیادہ قد آور اور قوی ہیکل انسان رہے ہوں گے۔

۵ء: ان کے ایک گروہ کے کان بہت لمبے ہیں کہ ایک کان کو اوڑھتے اور ایک کو بچھاتے ہیں۔

جس طرح سے لمبی ناک کے متکبر اور خوددار انسان اور لمبی زبان سے بڑا بولنے والا یا بدزبان مراد لیا جاتا ہے اسی طرح سے ہو سکتا ہے کہ لمبے کان سے یہ مقصود ہو کہ ان کے پاس خبر رسانی کے ذرائع اتنے قوی موجود ہیں کہ وہ گھر بیٹھے دوسرے ملکوں کی خبریں لیا کرتے ہیں اور آج ریڈیو اور وائرلس وغیرہ کی ایجاد کے بعد تو تاویل ظاہر ہے۔

زمین کے رہنے والوں کی آسمان پر فتح اور راکٹوں کا آسمان تک سفر

۶؎: جب وہ زمین پر قبضہ کر چکیں گے تو کہیں گے کہ اب آسمان کی بھی تسخیر کرنی چاہیئے چنانچہ وہ آسمان پر اپنا تیر ماریں گے خدا ان کے تیر کو خون آلودہ واپس کرے گا پس وہ خوش ہوں گے کہ ہم نے آسمان والوں کو بھی زیر کر لیا۔ (تفسیر مجمع البیان پارہ ۱۶، سورہ کہف)

واضح ہو کہ تیر سے پرانے زمانے کا تیر ہی نہیں سمجھنا چاہیئے بلکہ اس سے دور سے نشانہ لگانے، آلات جنگ مقصود ہیں۔ چنانچہ آج کل ایران میں ریوالور کو تیر کہتے ہیں اور سات فایر والے ریوالور کو ہفت تیر کہتے ہیں۔ پس مقصود یہ ہے کہ وہ لوگ زمین پر قبضہ کرنے کے بعد آسمان پر نشانہ لگائیں گے پس خدا ان کو بظاہر ان کے مقصد میں کامیاب دکھائے گا یعنی ان کا راکٹ آسمان تک پہونچ جائے گا اس پر وہ خوشیاں منائیں گے کہ ہم نے آسمان پر بھی قبضہ کر لیا۔ واضح ہو کہ ابھی تک جو راکٹ آسمان کی طرف چھوڑے گئے ہیں وہ واپس نہیں آئے ہیں لیکن اس روایت سے معلوم ہوتا ہے آئندہ راکٹ آسمان تک پہونچا کر واپس لایا جا سکے گا۔

۷؎: اس وقت خدا ایک کیڑا پیدا کرے گا جو ان کے کانوں

میں گھس کر ان کو ہلاک کرے گا۔ یعنی جب وہ اپنے خیال میں زمین و آسمان سب کو فتح کر لیں گے اس وقت خداوند عالم اپنی ایک کمزور خلقت یا چھوٹی سی حکومت کو ان پر غالب کرے گا اور وہ ان کو فنا کر دیں گے یا ایک سخت گرج پیدا ہوگی جس سے سب ہلاک ہو جائیں گے۔

حزقائیل کی پیشگوئی کا باقی حصّہ

جناب حزقیل پیغمبر کی پیشگوئی کا خلاصہ یہ ہے کہ اے فرزند آدم سرزمین ماجوج پر جو رئیس روش اور مشک اور توبال کا ہے جوج کی طرف رخ کر اور میرا پیغام پہونچا کہ اے یاجوج میں تجھ کو گردش دوں گا اور اپنی لگام تیرے جبڑے میں لگاؤں گا اور تجھے اور تیرے کل لشکر اور گھوڑوں اور سواروں کی ایک بڑی جماعت کو جو لباس فاخرہ پہنے ہوں گے اور سپر اور تلوار وغیرہ سے لیس ہوں گے نکالوں گا تو اسرائیل کے پہاڑوں پر جو قدیم سے ویران ہیں چڑھ آئے گا اور آندھی کی طرح آئے گا تو بادل کی مانند زمین کو چھپا لے گا تو اور تیرا تمام لشکر اور بہت سے لوگ تیرے ساتھ۔ خداوند یوں فرماتا ہے کہ بہت سے مضمون تیرے دماغ میں آئیں گے اور تو برے منصوبے باندھے گا کہ دیہات کی سرزمین پر حملہ کروں جو راحت و آرام سے بستے ہیں تاکہ تو لوٹے اور مال چھینے۔ کتاب حزقیل باب ۳۸، شمارہ ۹ تا ۱۴۔

پھر شمارہ ۱۶ میں ہے کہ تو میری امت اسرائیل کے مقابلہ کو نکلے گی

اور زمین کو بادل کی طرح چھپالے گا۔ یہ آخری دنوں میں ہوگا اور میں تجھے اپنی سرزمین پر چڑھالاؤں گا تاکہ قومیں مجھے جانیں جس وقت میں اے جوج ان کی آنکھوں کے سامنے تجھ سے اپنی تقدیس کراؤں گا۔

پھر شمارہ ۱۸ میں ہے کہ جب جوج اسرائیل کی مملکت پر حملہ کریگا تو میرا قہر میرے چہرے سے نمایاں ہوگا۔ خداوند فرماتا ہے کہ کیونکہ میں نے اپنی غیرت اور آتش قہر میں فرمایا ہے کہ یقیناً اس روز اسرائیل کی سرزمین میں سخت زلزلہ آئے گا یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں اور آسمان کے پرندے اور میدان کے چرندے اور سب کیڑے مکوڑے جو زمین میں رینگتے پھرتے ہیں اور تمام انسان جو روئے زمین پر ہیں میرے حضور تھرتھرائیں گے اور پہاڑ گر پڑیں گے اور کراڑے بیٹھ جائیں گے اور اپنی سب پہاڑوں سے اس پر تلوار طلب کروں گا۔ اور ہر ایک انسان کی تلوار اس کے پہاڑ پر چلے گی۔

اور باب ۳۹ شمارہ ۳ میں ہے کہ تجھے اسرائیل کے پہاڑوں پر پہونچاؤنگا اور تیری کمان تیرے ہاتھوں سے چھڑادوں گا اور تیرے تیر تیرے داہنے ہاتھ سے گرادوں گا اور میں تجھے ہر قسم کے شکاری پرندوں اور میدان کے درندوں کو دوں گا کہ وہ کھا جائیں۔ انتہی بقدر حاجت۔

اس پیشگوئی میں بھی تیر و کمان سے جدید آلات جنگ مقصود ہیں۔

میں عرض کرتا ہوں کہ اگرچہ شارحین توریت نے ان پیشگوئیوں کی تطبیق ذوالقرنین کے حملوں پر کی ہے اور لکھا ہے کہ ان کے ذریعہ سے یہ باتیں پوری ہوگئیں کیونکہ سی تھین کے قبائل اس کے مقابلے کو نکلے تھے لیکن داریوش

نے بری طرح ان کا قتل عام کیا اور دالنوب کی طرف ڈھکیل دیا اور ان کے کشتگان کی لاشیں ساحل دریائے سیاہ پر متعفن ہوئیں اور اس نے سد بنا کر ان کے حملے روک دئے۔

لیکن میں عرض کرتا ہوں کہ یہ پیشگوئیاں کسی معنی سے ذوالقرنین کے حملوں پر مطابق نہیں ہوتیں:

۱ء : اس وجہ سے کہ پیشگوئی میں صاف صاف ہے کہ تو بنی اسرائیل کے ملک پر حملہ کرے گا اور زمین کو بادل کی طرح چھپالے گا۔ یہ آخری دنوں میں ہوگا۔ اور ذوالقرنین کے حملے کے وقت میں نہ تو یاجوج نے شام و فلسطین پر حملہ کیا نہ بادل کی طرح زمین کو چھپایا نہ اس زمانے کو آخری زمانہ کہنا درست ہے بلکہ پیشگوئی سے صاف ظاہر ہے کہ اس سے راکٹ اور ہوائی جہاز کے زمانے کی طرف اشارہ ہے اور یہ حملہ اس وقت ہوگا جبکہ دنیا کی آخری جنگ ہوگی جس کے بعد پھر جنگ نہ ہوگی۔

۲ء : اس وجہ سے کہ ذوالقرنین کے زمانے میں کہاں ایسی جنگ ہوئی کہ دنیا کے ہر بلند و پست مقامات سے تلواریں کھینچی ہوں اور بھائی نے بھائی کو قتل کیا ہو یہاں تک کہ چرند و پرند کیڑے مکوڑے اور دنیا کے تمام انسان خدا کے حضور میں تھرائے ہوں اور پہاڑ ٹوٹے اور کراڑے بیٹھے ہوں یہ جنگ تو اس وقت ہوگی جبکہ قائم آل محمد علیہ السلام ظاہر ہوں گے جس کی تفصیل ابھی آئیگی۔

۳ء : اس وجہ سے کہ پیشگوئی میں ہے کہ تجھے بنی اسرائیل کے پہاڑوں پر پہونچاؤں گا اور تیری کمان تیرے بائیں ہاتھ سے چھڑادوں گا اور تیرے تیر

تیرے داہنے ہاتھ سے گرادوں گا اور میں تجھے ہر قسم کے شکاری پرندوں اور میدان کے درندوں کو دوں گا کہ کھا جائیں اس میں بصراحت خبر دی ہے کہ یاجوج و ماجوج بنی اسرائیل کے ملک میں یعنی شام و فلسطین میں مارے جائیں گے اور ان کا گوشت درندے کھائیں گے اور ذوالقرنین نے یاجوج و ماجوج کو یورپ میں دریائے سیاہ کے ساحل پر قتل کیا تھا اور وہیں ان کی لاشیں متعفن ہوئی تھیں۔ (کتاب فرہنگ قصص قرآن ص۹، چھاپہ تہران)

پس درحقیقت یہ پیشگوئی یاجوج و ماجوج کے اس حملے کی پیشگوئی ہے جس کی خبر قرآن نے دی ہے کہ حتیٰ اذا فتحت یاجوج و ماجوج الخ اور خروج یاجوج و ماجوج کے حالات جو میں روایات اور مفسرین قرآن مجید کے اقوال سے پہلے لکھ چکا ہوں وہ جناب حزقیل کی پیشگوئیوں سے بالکل مطابق بھی ہیں مثلاً یہ کہ یاجوج و ماجوج جب نکلیں گے تو ان کے لشکر کا اگلا حصہ شام میں اور پچھلا خراسان میں ہوگا۔ یعنی تقریباً دو ہزار میل۔ اس روایت کے مطابق صاف ظاہر ہے کہ ان کا حملہ شام پر ہوگا اور بادل کی طرح چھا جائیں گے اور یہ آخری زمانے میں ہوگا۔

حکومت قائم آلِ محمدؑ سے حیوانات درندہ و پرندے بھی راضی ہونگے

بیہقی نے اپنے سنن میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ اس وقت کوئی یہودی یا نصرانی نہ ہوگا صرف دین اسلام باقی رہے گا اور اس عہد میں بکری کو بھیڑئیے سے اور گائے کو شیر سے اور انسانوں کو سانپ سے بھی

خوف نہ ہوگا ایسا امن و امان ہوگا کہ چوہے بھی زنبیل کو نہ کاٹیں گے۔ آخر میں ہے کہ یہ سب اس وقت ہوگا جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔
(تفسیر درمنثور جلد ۳ ص ۲۳)

اور حذیفہ نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ مہدی علیہ السلام میری اولاد میں ہوگا چہرہ اس کا مثل روشن ستارے کے درخشاں ہوگا اور رنگ عربی اور جسم اسرائیلی ہوگا وہ زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم سے بھری ہوگی۔ اس کی خلافت پر آسمان و زمین سب راضی ہوں گے یہاں تک کہ فضا میں اڑنے والے پرند بھی وہ بیس سال حکومت کریں گے۔ (ینابیع المودۃ ص ۴۳۳)۔

اور روایات کثیرہ میں ہے کہ حضرت قائم آل محمد علیہ السلام قسطنطنیہ اور چین اور دیلم اور سارے مشرق و مغرب عالم کو فتح کریں گے بڑے بڑے سلاطین جابرہ سے جنگ ہوگی سب کو شکست دیں گے یہاں تک کہ وہ پہاڑ جو دنیا کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں اور ظلمات اور سمندروں کی تہہ میں بھی جائیں گے اور خدا کا دین پھیلائیں گے آئندہ ان احادیث کا انتظار کیجیے۔ غرض یہ کہ یہی وہ جنگ ہوگی جس کی خبر جناب حزقیل نے دی ہے کہ ہم سب پہاڑوں سے تلوار طلب کریں گے یہاں تک کہ بھائی بھائی کو قتل کرے گا اور پرندے اور درندے کیڑے مکوڑے اور دنیا کے سارے انسان خدا کے آگے تھرائیں گے اور اس کی تقدیس کریں گے وغیرہ۔

پھر جناب حزقیل کی پیشگوئی کے باب ۳۹ شمارہ ۲۱ میں ہے کہ میں قوموں کے درمیان اپنی بزرگی ظاہر کروں گا اور تمام قومیں میری سزا کو جو

میں نے دی اور میرے ہاتھ کو جو میں نے ان پر رکھا دیکھیں گی اور بنی اسرائیل جانیں گے کہ اس دن سے لیکر آگے کو میں ہی خداوند ان کا خدا ہوں۔ اس پیش گوئی میں حضرت قائم آلِ محمد علیہ السلام کو خداوند عالم نے اپنا ہاتھ فرمایا ہے چنانچہ حدیث مفصل میں ہے کہ جب حضرت ظاہر ہوں گے تو کعبہ معظمہ کی طرف پشت کرکے کھڑے ہوں گے اور ایک آواز دیں گے جس کو تمام دنیا کے لوگ سنیں گے۔ اس وقت آپ کے پاس تین سو تیرہ آدمی موجود ہوں گے پس آپ اپنا ہاتھ ظاہر کریں گے جو آفتاب کی طرح روشن ہوگا اور فرمائیں گے کہ لو خدا کے ہاتھ پر بیعت کرو اس کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائیں گے کہ اے رسول جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ درحقیقت خدا سے بیعت کرتے ہیں اور ان کے ہاتھوں پر خدا کا ہاتھ ہے پس سب سے پہلے جبرئیل علیہ السلام حضرت کا ہاتھ چومیں گے اور بیعت کریں گے۔ پوری حدیث آگے آئے گی انتظار کیجئے۔ اور یہی وہ خدا کا ہاتھ ہوگا جو یہود و نصاریٰ سب کو خدا کے سچے دین پر لائے گا جس کے متعلق جناب حزقیل فرماتے ہیں کہ اور بنی اسرائیل جانیں گے کہ اس دن سے لیکر آگے کو میں ہی خداوند ان کا خدا ہوں یعنی اس دن کے بعد بنی اسرائیل درحقیقت خدا کو پہچانیں گے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ حضرت حزقیل نے اپنی پیشگوئیوں میں درحقیقت علامات قیامت اور خروج یاجوج وماجوج اور ظہور حضرت قائم آلِ محمد علیہ السلام کو بیان فرمایا ہے جو بالکل واضح اور روشن ہے۔

ظہورِ قائمِ آلِ محمدؐ علیہ السلام

"قرآن مجید سے"

خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ (پارہ ۱۰۔ سورہ توبہ: ۳۳)

یعنی وہی خدا ہے جس نے رسول یعنی حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدایت اور دین حق یعنی اسلام کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اس کو تمام دوسرے ادیان پر غالب کردے اگرچہ مشرکین نہ چاہتے ہوں۔

ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ ابھی دینِ اسلام دنیا کے تمام ادیان پر غالب نہیں ہوا ہے لہٰذا خدا کا یہ دعویٰ پورا ہونا باقی ہے اور جب تک یہ دعویٰ پورا نہ ہو قیامت نہیں آسکتی ورنہ خدا کا دعویٰ غلط ہو جائے گا۔ سدی سے اور امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ یہ دعویٰ ظہور قائم آلِ محمد علیہ السلام کے وقت پورا ہوگا۔ (مجمع البیان)

اور پارہ ۹ سورہ انفال میں خداوند عالم فرماتا ہے کہ

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ (انفال: ۳۹)

یعنی ان کافروں سے اس وقت تک لڑو کہ فتنہ وکفر باقی نہ رہے اور دین سب کا سب خالص خدا کا ہو جائے۔

یہ جنگ ابھی تک نہیں ہوئی ہے کیونکہ ابھی فتنہ وکفر باقی ہے لہٰذا اس کی تعمیل یا تو خود رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کریں یا ان کا جانشین کرے لہٰذا ایک خلیفہ رسول کا آنا اور جنگ کرنا ضروری ہے اور وہ امام زمانہ ہوں گے جو دنیا سے فتنہ وفساد وکفر کو ختم کریں گے اور اسلام کا بول بالا ہو گا۔

اور پارہ ۱۸، سورہ نور میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا۔ (نور: ۵۵)

یعنی خدا نے وعدہ کیا ہے ان لوگوں سے جو ایمان لائے تم میں سے اور جنھوں نے نیک اعمال کئے کہ بیشک وہ ان کو جانشین بنائے گا زمین پر جس طرح سے ان کے قبل والوں کو (یعنی جابرہ مصر کو ہلاک کرنے کے بعد بنی اسرائیل کو) خلیفہ بنایا تھا اور بے شک قوت دے گا ان کے دین (اسلام) کو جس کو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے اور بیشک ان کے خوف کو امن و امان سے بدل دے گا کہ وہ میری عبادت کریں گے اور کسی کو میرا شریک نہ بنائیں گے۔

اور اسی طرح کی اور بھی آیتیں ہیں۔

"احادیث واقوال علماء اہلسنت سے"

امام اہلسنت ابن حجر مکی نے اپنی کتاب صواعق محرقہ میں، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ اور بیہقی، ترمذی وغیرہ سے جو اہلسنت کی صحاح ستہ کی کتابیں ہیں، حضرت امام مہدی آخر الزمان علیہ السلام کے ظہور کے متعلق بہت سی حدیثیں نقل کی ہیں۔ منجملہ ان حدیثوں کے ایک حدیث نقل کی ہے کہ حاکم نے اپنی صحیحہ میں روایت کیا ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانے میں میری امت پر اس کے بادشاہوں کی طرف سے شدید بلائیں نازل ہوں گی جس کا مثل کبھی نہ سنا ہو گا۔ یہاں تک کہ ان لوگوں کو پناہ کی جگہ نہ ملے گی اس وقت خداوند عالم میرے اہلبیت سے ایک شخص کو بھیجے گا جو زمین کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم سے پر ہو گی۔ اس کو زمین والے اور آسمان والے سب دوست رکھیں گے اور آسمان پورا پانی برسائے گا اور زمین پوری طرح اگائے گی اور کوئی اُگنے والی چیز نہ ہو گی جو نہ اُگے۔ حضرت سات یا آٹھ یا نو سال زندہ رہیں گے اس وقت مُردے تمنا کریں گے کہ کاش وہ زندہ کر دیئے جاتے۔

اور کل حدیثوں کے لکھنے کے بعد ابن حجر اپنی رائے لکھتے ہیں کہ جو حدیثیں امام مہدی علیہ السلام کے متعلق نقل کی گئی ہیں وہ تواتر کی حد تک پہونچی ہوئی ہیں اور ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ظاہر ہوں گے اور

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اہلبیت میں سے ہوں گے۔ زمین کو انصاف سے بھر دیں گے۔ حضرت کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ہونگے وہ حضرت کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور دجال کو قتل کرنے میں حضرت کی مدد کریں گے۔ (صواعق محرقہ باب ۱۱ فصل ۱ ذکر فضائل اہلبیتؑ)۔

امام مہدیؑ شیعوں کے بارہویں امام اور زندہ اور نظروں سے غائب ہیں

ابن حجر صاحب کے علاوہ ملا سلیمان نے ینابیع المودۃ میں اور خواجہ محمد پارسا نے فصل الخطاب میں شیخ محی الدین ابن عربی نے فتوحات میں محمد بن طلحہ شافعی نے مطالب السئول میں محمد بن ابراہیم شافعی نے فرائد السمطین میں سبط ابن جوزی نے تذکرہ خواص امت میں اسی طرح سے بہت سے علماء اہلسنت نے اپنی کتابوں میں حضرت کے ظہور و حیات کے متعلق خود اپنا اقرار اور حدیثیں نقل کی ہیں اور بہت سے علماء و صوفیوں نے حضرت کو دیکھنے کا دعویٰ کیا ہے اور صاف صاف لکھا ہے کہ حضرت آخرالزمان علیہ السلام شیعوں کے گیارہویں امام حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے صاحبزادے اور شیعوں کے بارہویں امام ہیں اور پیدا ہو چکے ہیں اور زندہ موجود اور ہماری نظروں سے غائب ہیں۔

(دیکھئے فصل الخطاب و مطالب السئول وغیرہ)

ابو ہریرہ نے حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ کیا اچھا حال ہوگا تمہارا جب کہ حضرت عیسیٰؑ تمہارے درمیان میں آسمان سے اتریں گے اور تمہارا امام بھی ہوگا جو تمھیں میں سے ہوگا۔ (بخاری جلد ۲ باب نزول عیسیٰ صہ ۶۶ چھاپہ مصر)

ظہور قائم آل محمد علیہ السلام ہنود کی کتابوں سے

شری شکنت دیو جی نے کہا۔ جب گناہ بہت بڑھ جائیں گے اور ساری دنیا نفسی نفسی کرے گی تب مذہب کو زندہ کرنے کے لئے بھگوان اوتار لیں گے یہ اوتار کلک نام سے موسوم ہوگا۔ بھگوان با ایمان لوگوں کو ضلالت سے نجات دلانے اور قدیم مذہب کو زندہ کرنے کیلئے اوتار لیں گے۔ وہ سنبھل نام کے ایک گاؤں میں پیدا ہوں گے۔ (مولانا عبدالرحمن چشتی نے اپنی کتاب بشارت احمدی کے صہ ۹۰ پر لکھا ہے کہ سنبھل نگری ملک عرب کو کہتے ہیں)۔

इस प्रकार घोर कलियुग के आने पर जव संसार के प्राणी अति दुखित होकर ''त्राहि त्राहि'' करने लग जावेंगे। तव सम्भल नाम के ग्राम में एक विष्णु यश नाम करके श्रेष्ठ महात्मा ब्राहम्ण के यहां विष्णु भगवान कल्कि भगवान के नाम से अवतार लेंगे। उस समय अणिमा आदि ऐश्वर्यों और सत्य आदि गुणों से युक्त अपने परम कांतिमान और शीघ्र घामी घोड़े पर चढ़ कर तेज मुख कृपाण को हाथ में लेकर, करोडों नृप-वेश धारी डाकुओं को मौत के घाट उतारते हुए और हरि भक्तों को सुख दते

کلکؑ اوتار

ان کے ساتھ بدمعاشوں کو کچلنے کیلئے ہم اوصاف پائے جانے والے بھگوان جو کہ براہمانڈ نام کے کلک نام سے موسوم ہوں گے ایک تیز رو قدرتی گھوڑے پر سوار ہو کر ساری ارض و سما پر چکر لگائیں گے اور اپنی تیز تلوار سے لٹیرے اور ہتیارے راجاؤں کو ماریں گے اس دین بندھو اور مذہب کے حامی و مددگار کے ذریعہ جب باطل کا سر کچل جائے گا اس وقت ان کے خوبصورت جسم سے بہترین چندن کی خوشبو نکلے گی اور اس سے سارا عالم معطر ہو جائے گا دنیا کے سبھی انسانوں کے دل ایمان کے چراغ سے روشن ہو جائیں گے

سارے عالم میں خدا خدا کی آوازیں ہر سمت بلند ہونگی اور ہر چہار سمت اس کی بتائی ہوئی شریعت کا دار دورہ ہوگا لوگوں کے دلوں میں بھگوان کی بھگت پائی جائے گی اور بھگوان کے کلک اوتار لینے کے بعد ہی ستیوگ شروع ہوگا

हुए भूतल पर विचरेंगे, और जब उनके श्रीअंग में चर्चित चन्दन आदि सुगंधित पदार्थों की सुगंधित पवन के स्पर्श से नभ मण्डल में फैल कर जिस समय प्राणियों के अंगो को स्पर्ष करेगी उस समय भगवान की कृपा से उनके पाप नष्ट होकर उनके हृदय में दया धर्म और सत्य आदि गुण प्रकट होंगे तथा उनके श्रेष्ठ सन्तान की वृद्धि होगी। हे राजन! उस समय कलियुग और उसके कुकर्मी कृत्य नष्ट होकर सत्य युग और शुभ कर्मों का प्रादुर्भाव हो जायगा।

इस के बाद प्राणियों की जो सन्तान होगी वे सतोगुण को साथ लिए होंगी।

(श्री सुखसागर, सम्पूर्ण श्रीमद्भागवत महापुराण बारह स्कन्ध सचित्र व सरल हिन्दी रूपान्तर, भाषानुवाद : माखनलाल शास्त्री, साहित्य विशारद, प्रकाशक : पूजा प्रकाशन, पृष्ठ ९८९, दुसरा अध्याय, बारहवां स्कंध)

(شری سکھ ساگر سمپورن شری مدبھاگوت مہاپران بارہ اسکندھ ترجمہ مکھن لال شاستری پوجا پرکاشن دہلی ص ٦٦٧ دوسرا ادھیائی ۔ بارہواں اسکندھ)

اور اہل ہنود کی کتاب اتر کھنڈ میں حضرت آدم کی خلقت سے لیکر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت اور حضرت آخر الزماںؑ کے ظہور تک بلکہ قیامت میں حضرت معصومہ صلوات اللہ علیہا کی داد خواہی اور اپنے دوستوں کو ساتھ لیکر داخل بہشت ہونے تک کے حالات مفصل لکھے ہیں جنکو مہادیو نے اپنی زوجہ پاربتی سے کیلاش کے پہاڑ پر حضرت آدمؑ کی پیدائش سے کئی ہزار برس پہلے بیان کیا تھا اور لبشٹ من جو پہاڑ کے نیچے عبادت میں مشغول تھے انھوں نے ان اقوال کو جمع کیا۔ مہادیو کہتے ہیں کہ اے پاربتی مہامت کے مرنے کے بعد چند سال گذریں گے کہ مہامت کے دونوں فرزندوں کو شریر لوگ مار ڈالیں گے اور ساری زمین ان کے مار ڈالنے سے بے سر ہو جائے گی ان کے مارنے والے ملیچھ اور بے دین ہوں گے ان کے دل میں مہامت کی محبت نہ رہے گی وہ لوگ نرک سے نجات نہ پائیں گے اور آہستہ آہستہ اور لوگ بھی ان کی ہمراہی قبول کریں گے اور مہامت کے فرزندوں کی پیروی کے خلاف بہت سے کام ضد سے کریں گے۔

آخر زمانے میں دین محمدؐ کے پیرو تھوڑے رہجائیں گے اور ظاہر داری والے مسلمان زیادہ ہوں گے

تھوڑے ہی لوگ مہامت کے فرزندوں کی راہ پر رہیں گے لیکن اکثر لوگ

انھیں قتل کرنے والوں کے موافق کام کریں گے اور ظاہر میں مہامت کے دوست کہلائینگے اور کلیگ کے زمانے کے آخر میں وہ ظاہر داری والے لوگ بہت ہوں گے اور ساری دنیا میں فساد برپا کریں گے۔ اے پاربتی وہ بڑا قادر ایک مرد کامل کو مہامت کے دین کی مدد کے واسطے بھیجے گا وہ ساری دنیا کو اپنی حکومت میں لاکر ظاہر داری والے لوگوں کو قتل کرے گا اور جو چال چلن مہامت اور ان کے فرزندوں کا تھا وہی رواج پائے گا۔ پورب سے پچھم تک کوئی مہامت کے فرزندوں کے خلاف راہ نہ چلے گا۔ ساری خلقت مہامت کے دین میں آجائے گی اور کلیگ کے زمانے کے اخیر میں ان کے دین کا پورا رواج ہوگا۔ (بشارت احمدی ص۸۵ بحوالہ مراۃ المخلوقات۔ ترجمہ اتر کھنڈ)

واضح ہو کہ مہادیو جنوں میں سے تھے جیسا کہ مولانا عبدالرحمن حشمتی نے بشارت احمدی میں لکھا ہے۔

اور پوتھی راما سنگ رام کے بارہویں اسکندھ چھٹی کانڈی میں بیاس جی لکھتے ہیں اور گوشائیں جی یعنی تلسی داس نے اس کا ترجمہ بھاکھا میں کیا ہے ؎

تب ہوئے نہک لہک او تارا
مہدی کہیں شکل سنسارا

یعنی تب ایک اوتار یعنی مرد کامل ہوگا جس کو سب امام مہدی کہیں گے

ہر سندرم نساں نہیں ہوئی
تلسی بچن ست ست کوئی

یعنی اس وقت کے بعد پھر ولایت نہیں ہوگی تلسی داس جی سچ سچ کہتے ہیں

"توریت سے"

اے ابراہیم اسمٰعیل کے حق میں تیری دعا سنی دیکھ میں اسے برکت دوں گا اور اسے برومند کروں گا اور اسے بہت بڑھاؤں گا اور اس سے بارہ سردار پیدا ہوں گے اور میں اسے بڑی قوم کروں گا۔ (توریت کتاب پیدائش باب ۱۷ آیت ۲۰)۔

بجز ائمہ اثنا عشرؑ کے حضرت اسمٰعیل کی ذریت سے بارہ سردار دوسرے نہیں ہوئے اور اس میں حضرت پیغمبر خدا کا ذکر اس لئے نہیں کیا کہ ختم رسالت کے سلسلے میں حضرت کا ذکر توریت میں متعدد مقامات پر ہو چکا ہے۔

"زبور سے"

شریروں نے تلوار نکالی اور کمان کھینچی تاکہ غریب اور محتاجوں کو گرادیں اور راست رو کو قتل کریں۔ ان کی تلوار انھیں کے دل کو چھیدے گی اور ان کی کمانیں توڑی جائیں گی۔ صادق کا تھوڑا مال شریروں کی دولت (بنی امیہ و بنی عباس وغیرہ) سے بہتر ہے۔ کیونکہ شریروں کے بازو توڑے جائیں گے لیکن خداوند صادقوں کو سنبھالتا ہے کامل لوگوں کے ایام کو خدا جانتا ہے ان کی میراث ہمیشہ کے لئے ہوگی۔ وہ آفت کے وقت شرمندہ نہ ہوں گے۔ (زبور باب ۳۷ شمارہ ۱۴ تا ۱۹)۔ پھر شمارہ ۲۹ میں ہے کہ شریروں کی نسل کاٹ ڈالی جائے گی صادق زمین کے وارث ہوں گے اور اس میں ہمیشہ سے

رہیں گے۔

یہ مضامین قرآن مجید کے اس وعدے کے مطابق ہیں جو آیت نور میں خدا نے فرمایا ہے۔

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ... الخ
(سورہ نور آیت: ۵۵)

ملاحظہ ہو آیت ۲۰ جو اوپر گذری۔

غرض یہ کہ صادقین سے جو خدا نے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ زمین کے وارث ہوں گے اس کا پورا ہونا ضروری ہے اور حضرت ہی کے ہاتھوں سے پورا ہوگا۔

واضح ہو کہ اگر حضرت کے متعلق صرف غیر اقوام کی کتابوں سے پیشگوئیوں کو لکھوں تو ایک دفتر ہو جائے اس لئے چند پیشگوئیاں نقل کر کے ختم کرتا ہوں۔

ظہور بترتیب روایت مفضل

امام علیہ السّلام کا حلیہ مبارک: حضرت آخرالزمان علیہ السلام جمعہ کے روز اور بقول سنیچر کے روز عاشورہ کے دن ظہور فرمائیں گے، جسم پر حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لباس سر اقدس پر زرد عمامہ پائے اقدس میں نعلین، دست مبارک میں عصائے حضرت پیغمبر خدا چند لاغر بکریاں ہانکتے ہوئے بیت اللہ کے قریب آئیں گے اس وقت کوئی انھیں نہ پہچانے گا (آپ چالیس سالہ جوان کامل کی شکل میں ظاہر ہوں گے (احتجاج طبرسی ۱۳۶)

اور اہلسنت کی روایت میں ہے کہ آپ قوی الاعضا ہوں گے آنکھیں سرمگیں ناک نازک ریش اقدس گھنی سیدھے رخسار پر تل چہرہ مثل ستارے کے درخشاں اور جسم میں سایہ نہ ہوگا۔ تنہا بیت اللہ تک اگر داخل خانہ کعبہ ہونگے جب شب تاریک ہوگی تو جناب جبرئیل ومیکائیل صفوف ملائکہ کے ساتھ حاضر خدمت ہوں گے اور عرض کریں گے کہ آپ کا حکم جاری ہوا یہ سنکر حضرت اپنے چہرہ مبارک پر ہاتھ پھیریں گے اور فرمائیں گے حمد ہے اس خدا کی جس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہمیں زمین کا وارث بنایا پس آپ رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہو کر ایک آواز دیں گے کہ اے جماعت نقباء اے دوستو جن کو خدا نے میری نصرت کے لئے معین فرمایا ہے میرے پاس آؤ۔ حضرت کی یہ آواز مشرق و مغرب میں سب کے کانوں تک پہونچے گی یہاں تک کہ سوئے ہوئے لوگ بھی سنیں گے اور ایک نور زمین سے آسمان تک بلند ہوگا جس کو تمام مومنین دیکھیں گے اور خوش ہوں گے۔ غرض یہ کہ صبح ہونے سے پہلے تین سو تیرہ (۳۱۳) آدمی بقدر اصحاب بدر آپ کی خدمت میں پہنچ جائیں گے کوئی ڈیوڑھی سے اپنے قدم نکالے گا اور اس کے لئے زمین سمٹے گی اور چشم زدن میں کعبہ میں پہنچ جائے گا اور کوئی ابر پہ سوار ہو کر جائے گا۔ (شجرہ طوبیٰ جلد ۱ ص ۱۵۶)۔

ید بیضا

صبح کو آپ کعبہ سے باہر تشریف لائیں گے اور اپنا دست مبارک

بڑھائیں گے جو مثل آفتاب کے روشن ہوگا اور فرمائیں گے کہ یہ خدا کا ہاتھ ہے اس پر بیعت کرو اور یہ آیت تلاوت فرمائیں گے :

ترجمہ : اے رسول جو لوگ تم سے بیعت کرتے ہیں وہ درحقیقت خدا سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہے ۔ پس سب سے پہلے حضرت جبرئیل آپ کے دست مبارک کو بوسہ دیکر بیعت کریں گے پھر نجباء پھر نقباء بیعت کریں گے ۔ اس کے بعد جبرئیل علیہ السلام ایک پاؤں کعبہ معظمہ پر اور دوسرا بیت المقدس پر رکھ کر کھڑے ہوں گے اور آواز دیں گے کہ

اَتیٰ اَمرُاللہِ فَلاَ تَستَعجِلُوہُ ۔

یعنی خدا کا حکم آپہونچا پس جلدی نہ کرو ۔ (سورہ نحل آیتہ ۱)

اس کے بعد ایک صورت سینے تک آفتاب سے ظاہر ہوگی اور وہ آواز دے گی کہ یہ مہدی آل محمدؑ ہیں ان کی بیعت کرو جس آواز کو خشکی و تری کے رہنے والے سب سنیں گے اس کے بعد آپ اپنا پرچم لہرائیں گے جس کو جبرئیل علیہ السلام لائیں گے ۔ (آپ کے لشکر کے سردار شعیب ابن صالح ہونگے (کتاب الغیبۃ) اس کے بعد سولہ ہزار تین سو ملائکہ جو دنیا میں انتظار امام زمانہ میں ٹھہرے ہوئے ہیں وہ بیعت کریں گے جن میں سے چار ہزار وہ ہیں جو نصرت حضرت سید الشہداءؑ کو آئے تھے لیکن اس سے محروم رہے اور انتظار حضرت قائم آل محمدؑ میں کربلا میں مقیم ہیں ۔ پھر شام کے وقت ایک شخص مغرب کی طرف سے آواز دے گا کہ لوگوں تمہارا خدا فلسطین سے وادی یابس سے ظاہر ہوا ہے اس کا نام عثمان ابن عتبہ ہے اور وہ یزید کی اولاد سے ہے ،

اس کی طرف آؤ تا کہ گمراہ نہ ہو ۔ اس آواز کو تمام جن والنس سنیں گے مومنین اس کی تکذیب کریں گے لیکن کفار و منافقین اس پر ایمان لائیں گے ۔

سفیانی کا خروج

سفیانی ایک سرخ رنگ اور سرخ بالوں والا آدمی ہوگا جو مقام کلب سے جو دمشق کے نزدیک ایک مقام ہے جہاں حضرت الیاس پیغمبر کی قبر ہے خروج کرے گا اور لوگوں کو دمشق میں جمع کرے گا (اور وہاں سے لشکر آراستہ کرکے) شہر جزیرہ میں پہونچے گا اس وقت ایک شخص یمانی ظاہر ہوگا اور لوگوں پر حملہ کرکے ان کا مال چھین لے گا پھر اس سے اور سفیانی سے مقابلہ ہو جائے گا اور سفیانی اس سے سب چھین لے گا اس کے بعد سفیانی وہاں سے کوفہ پہونچے گا اور وہاں دوستان آل محمد کو قتل کرے گا اور ایک مرد بزرگ نامدار کو بھی قتل کرے گا ۔ (کتاب الغیبۃ ص ۲۶۷ بروایت عمار رضی اللہ عنہ) ۔

بشیر بن غالب سے روایت ہے کہ سفیانی نصاریٰ کے دین پر ہوگا اور گلے میں اپنے ٹائی باندھے ہوگا اور وہی اس وقت کا بادشاہ ہوگا ۔ (کتاب الغیبۃ ص ۲۶۸) ۔

اور بروایت عمار یاسر اہل مغرب مصر کی جانب سے حملہ کریں گے اور ٹھیک اس وقت جب وہ شام میں داخل ہوں گے سفیانی خروج کرے گا ۔ (کتاب الغیبۃ ص ۲۶۷) ۔

حضرت امام آخر الزمان علیہ السلام ابھی مکہ ہی میں ہوں گے کہ ایک شخص حضرت کی خدمت میں حاضر ہوگا جس کا چہرہ پشت کی طرف پھرا ہوگا اور عرض کرے گا کہ اے سید و آقا میرے میں ایک مژدہ لایا ہوں۔

سفیانی کی فوج کی ہلاکت

حضرت فرمائیں گے کہ بیان کر۔ پھر وہ عرض کرے گا ایک فرشتہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ مژدہ سناؤں کہ سفیانی کا لشکر صحرا میں ہلاک ہوگیا۔

حضرت اس سے فرمائیں گے کہ اپنا اور اپنے بھائی کا قصہ بیان کر۔ وہ عرض کرے گا کہ ہم دونوں سفیانی کے لشکر میں تھے اور دمشق سے بغداد تک اور کوفہ اور مدینہ کو ہم نے برباد کیا۔ ہم نے مدینہ میں منبر رسول کو توڑ ڈالا، ہمارے گھوڑوں اور خچروں نے مسجد نبوی میں لید کیا جب ہم وہاں سے روانہ ہوئے تو ہم لوگ تین لاکھ آدمی تھے اور ہم لوگوں کا ارادہ تھا بیت اللہ کو خراب کرکے اہل مکہ کو قتل کریں۔ آخر شب میں ہم نے ایک صحرا میں قیام کیا ناگاہ ایک آواز آئی کہ اے زمین اس ظالم قوم کو ہلاک کر چنانچہ زمین شگافتہ ہوئی اور سب اس میں دھنس گئے۔ کوئی چیز یہانتک کہ اونٹ باندھنے کی رسی تک نہ بچی۔ بجز میرے اور میرے بھائی کے۔ پھر ایک فرشتہ نے ہم دونوں کے منھ پر ایک ایک طمانچہ مارا جس سے ہم دونوں کے چہرے پشت کی طرف پھر گئے اس کے بعد مجھے کہا کہ اے بشیر تو مکہ جاکر حضرت مہدی علیہ السلام

کو دشمن کی ہلاکت کی بشارت دے اور ان کے ہاتھ پر توبہ کر وہ تیری توبہ قبول فرمائیں گے۔

سفیانی کی ہلاکت

اور اس فرشتے نے میرے بھائی سے کہا کہ اے نذیر تو جاکر دمشق میں سفیانی کو ظہور حضرت قائم آل محمدؑ کی خبر دے اور کہنا کہ تیرا لشکر صحرا میں ہلاک ہوگیا۔ حضرت اپنا دست مبارک بشیر کے چہرے پر پھیریں گے اور وہ درست ہوجائے گا اور وہ حضرت کی بیعت کرکے حضرت کی خدمت میں رہے گا۔ اس کے بعد آپ جب کوفہ اور نجف وغیرہ کو فتح کرکے فارغ ہوں گے تب اپنا لشکر سفیانی کے مقابلہ کے لئے دمشق روانہ فرمائیں گے آخر وہ گرفتار ہوکر آئے گا اور آپ اسے بالائے صخرہ قتل کریں گے۔ (بحار الانوار مجلسی جلد ۱۳۔ حدیث مفصل)۔

سفیانی آٹھ مہینہ حکومت کرے گا۔ (در مکنون محی الدین عربی) انتہی۔

بروایت مفضل: پھر حضرت قائم آل محمد علیہ السّلام فرمائیں گے کہ اے لوگو! جو آدم و شیث و نوح و ابراہیم و اسماعیل علیہم السّلام کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے اس کے بعد آسمانی کتابیں پڑھ کر لوگوں کو سنائیں گے لوگ تصدیق کریں گے کہ بیشک یہ وہی کتابیں ہیں جو آسمان سے اتری ہیں جن میں کوئی کمی یا زیادتی نہیں ہوئی ہے۔ اس کے بعد دابۃ الارض ظاہر ہوگا۔

دابۃ الارض

خداوند عالم قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے کہ

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ (نحل: ۸۲)

یعنی جب ان لوگوں پر قیامت کا وعدہ پورا ہوگا تو ان کے واسطے زمین سے ہم ایک چلنے والا نکالیں گے جو ان سے کہے گا کہ لوگ ہماری آیتوں کا یقین نہیں رکھتے تھے۔

دابۃ الارض صفا اور مروہ کے درمیان میں ظاہر ہوگا اور مومن کو ایمان کی اور کافر کو اس کے کفر کی خبر دے گا۔ اس کے ساتھ حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی اور حضرت موسیٰ کا عصا ہوگا۔ عصا کو اس کے چہرے پر رکھے گا جسکے دل میں ایمان ہوگا تو اس کے ماتھے پر لکھ جائے گا یہ مومن ہے اور انگوٹھی سے کافر کے ماتھے پر مہر کرے گا تو لکھ جائے گا کہ یہ کافر ہے اور اس کا چہرہ سیاہ ہوجائے گا یہاں تک کہ لوگ ایک دوسرے کو بجائے مومن و کافر کے سفید چہرہ والا اور سیاہ چہرہ والا کہیں گے اور اس کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا یعنی اس کے بعد اگر کوئی توبہ بھی کرے گا تو قبول نہ ہوگی اور یہ علامات قیامت میں سے ایک علامت ہے۔ دابۃ الارض مشرق و مغرب کی طرف رخ کرکے ایک آواز دے گا جس کو کل اہل مشرق و مغرب سنیں گے اور اس شب میں نکلے گا جس شب میں لوگ منیٰ کی طرف جا رہے ہوں گے وہ اتنا تیز

چلے گا کہ کوئی اس سے تیز نہ جا سکے گا اور اسی کے بعد مغرب سے آفتاب نکلے گا۔ (تفسیر مجمع البیان سورہ نمل)۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے بعض خطبوں میں فرمایا ہے کہ میں ہوں صاحب عصا اور انگشتری۔ اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا ہے کہ میں ہوں دابۃ الارض۔ (معارف الملۃ الناجیہ والناریہ باب دابۃ الارض)۔

اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عمار یاسر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ اے ابو یقضان میں قرآن میں ایک آیت کے متعلق متفکر ہوں اور آیۃ وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ الخ کی تلاوت کی۔ عمار نے کہا کہ واللہ اس وقت تک نہ بیٹھوں گا نہ کھاؤں نہ پیوں گا جب تک کہ تمھیں دابۃ الارض کو دکھا نہ دوں پھر عمار اس مرد کو لیکر حضرت علی علیہ السلام کے پاس گئے۔

دابۃ الارض حضرت علی علیہ السلام ہیں

حضرت علی علیہ السلام اس وقت کھجور اور مسکہ نوش فرما رہے تھے حضرت نے عمار سے فرمایا کہ اے ابو یقضان آؤ تم بھی کھاؤ عمار بھی بیٹھ کر کھانے لگے اس شخص نے بہت تعجب کیا اور جب عمار اٹھنے لگے تو اس نے کہا کہ آپ نے تو کہا تھا کہ جب تک دابۃ الارض کو دکھا نہ دوں کچھ نہ کھاؤں نہ پیوں گا اور نہ بیٹھوں گا حالانکہ آپ بیٹھے بھی اور کھایا اور پیا بھی۔ عمار نے کہا کہ ہم نے تو دابۃ الارض کو تمہیں دکھا دیا اگر عقل رکھتے ہو تو سمجھ جاؤ۔ (مجمع البیان بحوالہ

تفسیر علی بن ابراہیم) اور صاحب مجمع البیان لکھتے ہیں کہ عیاشی نے بھی اس روایت کو جناب ابوذر سے نقل کیا ہے۔

قرآن میں دابۃ کا لفظ انسان کیلئے بھی آیا ہے

میں عرض کرتا ہوں کہ قرآن مجید میں دابۃ کا لفظ انسان کے لئے بھی آیا ہے۔ خداوند عالم پارہ ۱۸ سورہ نور آیت ۴۴ میں ارشاد فرماتا ہے کہ

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى اَرْبَعٍ۔

یعنی خدا نے زمین پر ہر چلنے والے کو پانی سے پیدا کیا ہے پس ان میں سے کچھ تو پیٹ کے بل چلتے ہیں (جیسے سانپ) اور کچھ دو پاؤں پر چلتے ہیں۔ (جیسے انسان) اور کچھ چار پاؤں پر چلتے ہیں (جیسے گائے بیل وغیرہ)۔

اور پارہ ۱۴ سورہ نحل آیت ۶۱ میں فرماتا ہے کہ

لَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَيْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى۔

یعنی اگر خداوند عالم انسان کے ظلم کی وجہ سے اس سے مواخذہ کرے تو زمین پر کسی چلنے والے کو زندہ نہ چھوڑے مگر ان کو ایک مقرر وقت تک مہلت دیتا ہے اور اسی طرح سے پارہ ۱۰ سورہ انفال آیت ۵۴ وغیرہ میں بھی انسان کے لئے دابۃ کی لفظ استعمال ہوا ہے۔ واضح ہو کہ دابۃ الارض

کے مہر کرنے کے قبل جو لوگ کفر سے توبہ کر کے اسلام قبول کریں گے ان کا اسلام قبول ہوگا لیکن اس کے بعد پھر کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ بروایت مفضل

فوج امامؑ کی رسد

اس کے بعد حضرت امام آخر الزمان علیہ السلام اپنی فوج لیکر روانہ ہوں گے اور فتوحات کرتے ہوئے آگے بڑھیں گے اور ایک شخص آواز دے گا کہ کوئی اپنے ساتھ کھانا پانی نہ لے حضرت کے ساتھ حضرت موسیٰ کا پتھر ہوگا۔ جس سے دودھ اور پانی کے چشمے جاری ہوں گے جب آپ کوفہ پہونچیں گے تو آپ کے ساتھ چالیس ہزار ملائکہ اور چالیس ہزار جنوں کی فوج ہوگی اور تین سو تیرہ نقباء ہوں گے۔ کوفہ سے دس ہزار آدمی نکلیں گے اور کہیں گے کہ آپ واپس جائیے ہم کو آل محمد کی ضرورت نہیں ہے اس وقت آپ ان سب کو قتل کریں گے۔ پھر داخل نجف ہوں گے۔ اس وقت آپ ایک ادھم وابلق گھوڑے پر سوار ہوں گے اس وقت عراق و بغداد کی حالت بہت ابتر ہوگی۔

دنیا کی آخری جنگ
عراق و بغداد کی تباہی

فرات کے پانی میں ایسا ابال آئے گا کہ پانی کوفہ کی گلیوں میں گھس جائے گا اور شیعہ بنی عباس میں سے ایک عظیم القدر انسان جلولہ اور خانقین

کے درمیان میں جلا دیا جائے گا۔ شہر بغداد میں محلہ کرخ سے متصل ایک پل بنے گا عراق میں ایک سیاہ آندھی اور زلزلہ آئے گا جس سے بہت سے مکانات زمین میں دھنس جائیں گے اور شدید قحط سالی ہوگی جان و مال و زراعت و باغات کا بڑا نقصان ہوگا اہل عراق پر بڑا خوف طاری ہوگا۔ ترک حیرہ میں جو کوفہ کی پشت پر ہے اتر آئیں گے۔ مسجد کوفہ کی چار دیواری منہدم ہو جائے گی۔
(کشکول بنیاد حسین صاحب صـ۲۳۲ بحوالہ کشف الغمہ)۔

بغداد اس وقت ترقی پر ہوگا وہاں کے رہنے والوں کے لئے ایسے سامان عیش و عشرت مہیا ہوں گے کہ وہ کہیں گے کہ اگر دنیا ہے تو بس یہی ہے اور خدا نے اس سے بڑھ کر کوئی جگہ پیدا ہی نہیں کی ہے وہاں کی لڑکیاں حوریں اور لڑکے غلمان ہوں گے وہاں خدا اور رسول پر افترا باندھا جائے گا اس کے حکم کی مخالفت کی جائے گی وہاں جھوٹی گواہیاں، شراب خواری، فسق و فجور دنیا سے زیادہ ہوگا اس کے بعد خدا اس کو ایسا ویران کرے گا کہ اس کا نام مٹ جائے گا۔

اس پر خدا کا غضب نازل ہوگا وہاں کے رہنے والے مغرب سے آنے والے دشمنوں سے محفوظ نہ رہیں گے وہ نزدیک و دور سے آئیں گے خدا کی قسم وہاں ایسا عذاب آئے گا جو کسی آنکھ نے دیکھا ہوگا نہ کانوں نے سنا ہوگا وہاں تلواروں کا طوفان آئے گا وائے ہے ان پر جو وہاں مسکن رکھتے ہیں۔ وہ ایسا برباد ہوگا کہ جو دیکھے گا وہ کہے گا کہ بغداد یہاں نہ تھا۔

(بحار الانوار جلد ۱۳، حدیث مفضل)

قبل ظہور حضرت حجت علیہ السلام دو قسم کی موتیں دنیا کو گھیر لیں گی ایک سُرخ موت یعنی جنگ کی موت، دوسری سفید موت یعنی وبا۔ اس میں بے شمار انسان مر جائیں گے۔ یعنی ہر سات میں سے پانچ مر جائے گا (اکمال الدین بروایت سلمان) اور محمد بن مسلم نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ قبل ظہور دو ثلث انسان دین و مذہب سے برگشتہ ہو کر مرتد ہو جائیں گے (کمال الدین) اور عمار یاسر سے روایت ہے کہ اہلبیت رسول کی حکومت آخر زمانے میں ہوگی اور اس کے لئے چند علامتیں ہیں جب وہ علامتیں ظاہر ہوں تو اپنی جگہ پر چپ بیٹھے رہنا اور اپنی زبان اور ہاتھوں کو بچائے رکھنا (یعنی اس وقت کے فتنہ و فساد میں حصہ نہ لینا) یہاں تک کہ وہ علامتیں گذر جائیں پس جس وقت کہ اہل روم اور اہل ترک (ترک سے قدیم ترکستان کے رہنے والے مقصود ہیں جو اب تقسیم ہو کر مختلف ممالک کا حصہ بن گیا ہے)۔ اور تم اہل عرب پر غبار فتنہ بلند کریں اور فوجیں آراستہ ہوں اور تمہارا بادشاہ جو دولت جمع کرنے میں حریص ہو مر جائے اور ایک شخص اچھے کردار کا اس کی جگہ پر بیٹھے لیکن تم لوگ تھوڑے دنوں کے بعد اس کی حکومت سے باغی ہو جاؤ اور اس کی حکومت کا زوال بھی اسی طرف سے ہو جس طرف سے اسے حکومت ملی تھی۔

ترک اور مغربی قوموں کی آمد

پس اہل روم (عیسائی) اور ترک باہم جنگ کریں اور اسی کے ساتھ ساری دنیا میں جنگ شروع ہو جائے اور ایک آواز دینے والا دمشق کے قلعے

سے آواز دے کہ وائے ہے اہل زمین کے لئے اس شر سے جو قریب آگیا ہے۔ اور مسجد دمشق کا مغربی حصہ زمین میں دھنس جائے اور یک بیک اس کی دیواریں منہدم ہو جائیں اور تین آدمی شام میں خروج کریں جن میں کا ہر ایک حکومت کا طالب ہو ایک ان میں سے سرخ رنگ اور سرخ بالوں والا اور سفیانی خاندان سے ہوگا اور اہل مغرب مصر کی راہ سے خروج کریں اور ان کا مصر میں داخل ہونا سفیانی کے نکلنے کی پہچان ہوگی۔

شام کی تباہی

اور ان کے قبل ایک شخص نکلے گا جو لوگوں کو آل محمدؑ کی حکومت کی طرف دعوت دے گا اور ترکی فوجیں حیرہ میں جو کوفہ کی پشت پر ہے اور روم کی فوجیں فلسطین میں پہونچ جائیں گی اور عین اسی وقت ایک شخص عبداللہ نامی خروج کرے گا یہانتک کہ دونوں کی فوجیں مقام قرقب میں باہم بھڑ جائیں گی لیکن مغربی فوجیں تمام شہروں پر قبضہ کریں اور لوگوں کا قتل عام کریں عورتیں اسیر کی جائیں اس کے بعد مغربی فوجیں واپس ہوں اور سفیانی شہر حیرہ تک فتح کرتا پہونچ جائے گا اس وقت ایک یمانی ظاہر ہوگا لیکن اس کے پاس جو کچھ ہوگا اسے سفیانی چھین لے گا اور عین اسی وقت میں امام علیہ السّلام کا ظہور ہوگا۔ اور ان کے لشکر کے سردار حضرت شعیب ابن صالح ہوں گے۔

نفس ذکیہ کا قتل

جس وقت شام والوں کو معلوم ہوگا کہ حضرت قائم علیہ السّلام کا لشکر سفیانی کی جنگ کے لئے آمادہ ہے تو وہ لوگ بھی حضرت سے جنگ کرنے کے لئے فوج لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوں گے اور اسی اثنا میں نفس ذکیہ قتل کیا جائے گا اور اس کے بھائی اس وقت مکہ میں ہوں گے لیکن ان کی طرف متوجہ نہ ہوں گے اس کے بعد کچھ دیر نہ گذرے گی کہ ایک آواز دینے والا آسمان سے آواز دے گا کہ اے لوگو! تمہارے سردار حضرت مہدی علیہ السلام ہیں اور محمد بن علی نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جس وقت شام میں حکومت کے دو مدعی کھڑے ہوں اور آپس میں جنگ کریں تو سمجھ لینا کہ یہ خدا کی ایک نشانی ہے۔

ایٹمی جنگ

حضرت امیر المومنین نے فرمایا کہ اس وقت خاموش بیٹھنا اور دیکھنا کہ ایک ایسا اضطراب و تزلزل شام میں واقع ہوگا کہ سو ہزار آدمی مارے جائیں گے۔ خدا اس واقعہ کو مومنوں کے لئے رحمت اور کافروں کے لئے عذاب بنائے گا اور اس وقت سبز گھوڑوں پر سوار زرد نشان والوں کا انتظار کرنا کہ وہ تیزی کے ساتھ مغرب کی جانب سے شام پر ٹوٹ پڑیں گے اور منتظر

رہنا کہ شام کے دیہاتوں میں سے ایک دیہات جس کا نام الجابیہ ہے زمین میں دھنس جائے گا۔ (کتاب الغیبہ ص ۲۶۸)۔

واضح ہو کہ اس آخری جملے میں حضرت نے بالکل واضح اور صاف صاف ایٹمی جنگ کی خبر دی ہے۔ ورنہ ان جملوں میں کہ شام میں اضطراب و زلزلہ عظیم آئے گا اور زرد نشان والے سبز گھوڑوں پر سوار مغرب کی جانب سے شام پر لوٹ پڑیں گے اور الجابیہ زمین میں دھنس جائے گا کوئی ارتباط باقی نہ رہے گا اور خراسان کی طرف سے کالے نشان والی فوج حملہ کرے گی اور قیس و عرب کی فوجیں مصر میں داخل ہو جائے گی اور کندہ کی فوجیں خراسان میں اور مغربی و مشرقی ممالک میں کچھ شہر زمین میں دھنس جائیں گے اور ایک مقام پر صحرا پھٹے گا۔ (کشکول بنیاد حسین ص ۲۳۲)

غرض یہ کہ سارے عالم میں موت و ہلاکت کا دریا موجیں مارتا ہو گا اور جنگ کی آگ بھڑک رہی ہو گی وبائیں پھیلی ہوں گی اور اس لڑائی میں میدانِ جنگ عراق و عرب و ایران و شام و فلسطین و حجاز و مصر ہو گا۔

جوانِ حسنی کا خروج

ترک اور روم اور اہل مغرب و سفیانی سب کی تلواریں کھینچی ہوں گی کہ اسی درمیان ایک جوان حسنی دیلم سے خروج کرے گا جو لوگوں کو آلِ محمدؑ کی حکومت کی طرف دعوت دے گا اس کی فوج ظالموں کو قتل کرتی ہوئی مدینہ تک جائے گی پھر واپس آکر کوفہ میں ٹھہری ہو گی جب امام علیہ السلام کوفہ پہنچیں گے

تو اس جوان حسنی کی فوج ان سے پوچھے گی کہ یہ کون ہمارے ملک میں آیا ہے وہ حسنی حضرت کی خدمت میں آکر پوچھیں گے کہ کیا آپ ہی مہدی آلِ محمدؑ ہیں غرض ثبوت کے بعد وہ تکبیر کہہ کر حضرت کے ہاتھوں پر بیعت کریں گے اور آپ کے ساتھ ان کا لشکر بھی بیعت کرے گا لیکن ان کی فوج سے چالیس ہزار آدمی بیعت سے انکار کریں گے ان کو تین روز سمجھانے کے بعد حضرت قتل کریں گے۔

حضرت امام حسینؑ کی آمد

اس کے بعد آپ مشرق و مغرب عالم کے فتح کرنے میں مشغول ہوں گے قسطنطنیہ، چین، دیلم وغیرہ غرض سارا کرۂ ارض آٹھ ماہ میں فتح کریں گے بڑی بڑی جابر حکومتوں کو زیر کریں گے۔ شیاطین کا سر کچل دیں گے اور حضرت امام حسین علیہ السلام بھی اپنے بہتر۷۲ اصحاب اور بارہ ہزار صدیقوں کے ساتھ تشریف لائیں گے اور حضرت صدیق اکبر امیر المومنین علیہ السلام بھی تشریف لائیں گے اور آپ کے ساتھ شریک ہو کر کفار سے جنگ کریں گے۔ یہاں تک کہ اس پہاڑ پر بھی جائیں گے جو تمام دنیا کا محاصرہ کئے ہے اور بحر ظلمات اور دریا کی تہوں میں بھی تشریف لیجائیں گے اور دین خدا قائم کریں گے۔ حضرت آخر الزماں علیہ السلام اور ان کا لشکر برسوں کی راہ چشم زدن میں طے کرے گا آپ کے زمانے میں تلوار کی جنگ رہ جائے گی۔

(یعنی جدید آلات حرب بے کار ہو جائیں گے۔)

نزولِ حضرت عیسیٰؑ

جس وقت آپ شام پہونچیں گے وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام آسمان سے اترے ہوں گے۔ مسلم نے اپنی صحیحہ میں ایک طویل حدیث نقل کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین مقدس پر منارہ بیضا کے پاس ایک پہاڑ پر آسمان سے اتریں گے۔ (کشکول بنیاد حسین ص۲۲۳)۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو کپڑے مصری پہنے ہوں گے اور دجال کی تلاش میں روانہ ہوں گے اور خنزیروں کو قتل کرتے اور صلیب و گرجا گھروں کو توڑتے اور نصاریٰ کو مسلمان بناتے ہوئے بیت المقدس پہونچیں گے۔

حضرت عیسیٰؑ حضرت امامؑ کے پیچھے نماز پڑھینگے

اس وقت حضرت آخرالزمان علیہ السّلام نماز صبح یا نماز عصر کا تہیا فرماتے ہوں گے جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھیں گے تو ان کی طرف اشارہ کریں گے کہ بڑھئے نماز پڑھائیے مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت امام علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھا دیں گے اور کہیں گے کہ آپ اس امامت کے زیادہ سزاوار ہیں کیونکہ آپ نائب پیغمبر آخرالزمان ہیں۔ (تفسیر عمدۃ البیان پارہ ۲۵، زخرف اور عین الحیات مجلسی ص۸۵ بروایت ابن بابویہ)۔ حضرت آخرالزمان علیہ السلام کے پیچھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نماز پڑھنے کے متعلق اہل سنّت کے طریق پر

بھی متعدد روایتیں موجود ہیں۔ دیکھئے فرائد السمطین واسعاف الراغبین وغیرہ۔

دجّال کا قتل

اس کے بعد حضرت آخرالزمان علیہ السلام دجّال کو شام میں عقبہ فتق پر قتل کریں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجّال کے قتل میں حضرت کی مدد کریں گے پھر غار انطاکیہ سے تابوت سکینہ اور جبل شام سے اصلی توریت حاصل کریں گے یہودی حضرت سے پہلے تو حجت و دلیل کریں گے لیکن پھر ایمان لائیں گے۔ (اسعاف الراغبین)۔

میں عرض کرتا ہوں کہ اس دن حضرت حزقیل کی پیشگوئی پوری ہوگی کہ بنی اسرائیل جانیں گے کہ اس دن سے لے کر آگے کو میں ہی خداوند ان کا خدا ہوں۔ (توراۃ کتاب حزقیل باب ۳۹ شمارہ ۲۲)۔

شیطان اور امام کے لشکر میں عظیم جنگ

پھر شیطان اپنے تابعین و گروہ کے ساتھ ظاہر ہوگا اور اس کے اور امام علیہ السّلام کے لشکر میں فرات کے کنارے کوفہ کے قریب ایسی گھمسان کی جنگ ہوگی کہ کبھی روئے زمین پر نہ ہوئی ہوگی یہانتک کہ امام کی فوج سَو سَو قدم پیچھے ہٹنے لگے گی یہانتک کہ بعض فوج کے قدم فرات کے پانی میں اتر جائیں گے ناگاہ ایک سمت سے ابر آتا ہوا دکھائی دے گا اور اس پر حضرت پیغمبر خداؐ دست مبارک میں ایک حربہ لئے اور حضرت کے ساتھ ملائکہ کی فوج نظر آئے گی۔

شیطان کی ہلاکت

جونہی شیطان کی نظر حضرت پر پڑے گی پچھلے پاؤں بھاگے گا اس وقت اس کی فوج کہے گی کہ اب جبکہ ہماری فتح ہو رہی ہے کہاں بھاگا جا رہا ہے شیطان کہے گا کہ جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں تم نہیں دیکھتے مجھے تو اب خدا سے خوف معلوم ہو رہا ہے۔ غرض حضرت اس کے دونوں شانے کے درمیان ایسا وار کریں گے کہ ہلاک ہو جائے گا اس کے بعد اس کے سب ساتھی قتل کئے جائیں گے اور شیطان کی مہلت کا یہی آخری وقت ہو گا اس کے بعد خالص کفار و دشمنان محمد و آل محمد زندہ کئے جائیں گے اور ان سے انتقام لیا جائے گا اور ساری دنیا کفر و نفاق و ظلم و جور سے پاک ہو جائے گی اور بجز دین اسلام کے کوئی دین باقی نہ رہے گا۔

امامؑ کا دارُالسلطنت

پھر حضرت کوفہ تشریف لائیں گے اور یہی آپ کا دار السلطنت ہو گا اور دار القضا کوفہ کی مسجد جامع ہو گی آپ اس کو گرا کر قدیم بنیاد پر بنائیں گے اور بیت المال اور مال تقسیم کرنے کی جگہ مسجد سہلہ ہو گی۔ شہر کوفہ کی آبادی اس وقت ۵۴ میل ہو گی اور کربلا سے مل جائے گی۔ (بحار جلد ۱۳)

آپ پشت کوفہ پر ایک مسجد تعمیر فرمائیں گے جس میں ہزار دروازے ہوں گے اور کربلا سے کوفہ تک ایک نہر کھدوائیں گے اور اس پر پل بنوائیں گے

کوفہ میں سڑکیں چوڑی چوڑی بنائی جائیں گی۔ اور دوسرے شہروں کی سڑکیں بھی چوڑی کرائیں گے اور سڑک کے رخ پر نالے اور کھڑکیاں دریچے بند کرا دیں گے۔ کوفہ میں ایک ایک بکری کے بیٹھنے بھر کی جگہ لاکھوں روپئے کی بکے گی لیکن کسی کو خریدنے میں کوئی تکلف نہ ہو گا۔ آپ تمام دنیا میں اپنے حکام روانہ فرمائیں گے۔

اس زمانے میں خدا مومنین کو تین قوتیں عطا فرمائے گا:

(۱) مومنین دنیا میں جس مقام پر بھی رہیں گے وہیں سے جب چاہیں گے امام علیہ السلام کو دیکھیں گے۔

(۲) جو جہاں رہے گا وہیں سے امام علیہ السلام سے گفتگو کرے گا۔

(۳) جو جہاں جانا چاہے گا چشم زدن میں پہونچ جائے گا۔

(شجرہ طوبیٰ بحوالہ روضۃ الواعظین ابو علی بن محمد بن احمد بن علی فتال نیشاپوری از: امام جعفر صادق علیہ السلام)۔

ٹیلی ویژن وارلس اور ہوائی جہاز وغیرہ احادیث کی روشنی میں

ان جملوں میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ظہور ٹیلی ویژن ٹیلی فون، ٹیلی گراف، وارلس، ریڈیو، ریل، موٹر، ہوائی جہاز وغیرہ کے ایجاد کی طرف اشارہ فرمایا ہے کیونکہ ہر نبی یا امام کو خداوند عالم اسی قسم کا معجزہ عطا فرماتا ہے

جن چیزوں کی اس زمانے میں ترقی ہوتی ہے۔ جب طبابت ترقی پر تھی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مسیحائی دی گئی۔ جب جادو کا زور تھا تو موسیٰ علیہ السلام کو ید بیضاء و عصا کا معجزہ دیا گیا۔ جب فصاحت و بلاغت کمال پر تھی تو پیغمبر اسلام صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت بحیثیت معجزہ عطا ہوئی اور امام آخر الزمان علیہ السلام کا یہ معجزہ ہوگا کہ حضرت کے حکم سے دنیا کے عام بسنے والے جس وقت چاہیں گے آپ سے گفتگو کریں گے اور آپ کو دیکھیں گے اور جہاں چاہیں گے چشم زدن میں پہونچ جائیں گے، جس کا مطلب یہ ہے کہ اس زمانے میں ان تین چیزوں کی بہت ترقی ہوگی۔ دنیا آنکھیں کھول کر دیکھے اور سمجھے کہ یہ ہیں خدا کے سچے رسول کے حقیقی جانشین جو ہزاروں سال قبل ان تمام باتوں کی خبر دے رہے ہیں جن کا اس زمانے میں تصور بھی ممکن نہ تھا۔

حضرت رسولؐ اور ائمہؑ کی رجعت و حکومت

زمین اپنے خزانے اور جواہرات اگل دے گی یہاں تک کہ کوئی فقیر اور سوال کرنے والا نہ رہے گا نہ کوئی خمس و زکوٰۃ لینے والا ہوگا۔ (شجرہ طوبیٰ)۔

ایک شخص حضرت سے مال کا سوال کرے گا آپ اس کو اتنا دیدیں گے کہ وہ اٹھا نہ سکے گا کچھ لے جائے گا کچھ چھوڑ جائے گا۔ مال بحصہ مساوی تقسیم ہوگا (کنز العمال جلد ۷)

آپ ساری دنیا کو عدل و انصاف سے پر کر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے پر ہوگی۔ بارش وقت پر ہوگی زمین کی پیداوار کئی گنا بڑھ جائے گی۔

یہاں تک کہ مردے تمنا کریں گے کہ کاش وہ زندہ ہوتے۔ (صواعق محرقہ ص ۹۷)

کوئی موذی جانور نہ رہے گا گائے کو شیر سے انسان کو سانپ سے خوف نہ رہے گا۔ (تفسیر در منثور جلد ۳ ص ۲۳)۔

دنیا میں کہیں چور ڈاکو راہزن کا نام و نشان نہ ہوگا یہاں تک کہ ایک بڈھی عورت سونا چاندی اور جواہرات لئے ہوئے عراق سے شام تک چلی جائے گی لیکن اس کا کوئی قدم ایسی جگہ پر نہ پڑے گا جہاں سبزہ نہ ہو نہ کوئی درندہ نہ کوئی ڈاکو اسے ڈرائے گا۔ (شجرہ طوبیٰ)۔

لوگوں کی عمریں طویل ہوں گی غرض یہ کہ دنیا امن و امان راحت و آرام سے پر اور نمونہ جنت ہو جائے گی جس میں شک و شبہہ کرنا دلیل نفاق ہے

حضرت ایام دنیا کے شمار سے ستر سال دنیا میں حکومت کریں گے (شجرہ طوبیٰ)

اس کے بعد حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر ائمہ علیہم السلام یکے بعد دیگرے حکومت کریں گے۔ یہاں تک کہ قیامت آئے اور یہی وہ وعدہ ہے خدا کا جو اس نے فرمایا ہے کہ ہم نے ارادہ کیا ہے کہ ان لوگوں پر احسان کریں جو روئے زمین پر کمزور رکھے گئے۔

آخر کلام

مومنین کی خدمت میں عرض ہے کہ دنیا کی عمر آخر ہو چکی ہے اور علامات ظہور قریب قریب سب ظاہر ہو چکے ہیں اور جو کچھ باقی رہ گئے ہیں وہ بہت تیزی کے ساتھ آگے آرہے ہیں جس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ظہور میں

اب کچھ دیر نہیں ہے۔ شاید یہی جنگ جو سر پر کھڑی ہے دنیا کی آخری جنگ ہو لہٰذا ہمارا اور آپ کا فریضہ ہے کہ اپنے دین و ایمان و عمل کی حفاظت کریں۔ اور کوہ ہمالہ کی طرح اپنے یقین و ایمان پر قائم رہیں تاکہ دنیا کی تند و تیز ہواؤں کے جھونکے ہمارے قدم کو ہلا نہ سکیں اور آسمان و زمین کے درمیان ایک پکارنے والے کی آواز پر کان لگائے رہیں اور ظہور قائم آل محمدؑ علیہ السلام کے لئے مشغول دعا رہیں۔

میں اپنی اس حقیر ترین خدمت کو حجت خدا سلطان دین و دنیا وجہہ بقائے ارض وسما حضرت قائم آل عبا علیہ التحیہ والثنار کی خدمت بابرکت میں تقدیم کرتا ہوں بحمد للہ کہ آج بتاریخ پندرہ ماہ شعبان روز ولادت باسعادت حضرت حجت علیہ السلام وقت نماز ظہر یہ رسالہ تمام ہوا۔

سیّد علی الرضوی قمی گوپالپوری

دراقرولہ ضلع گونڈہ

۱۵ رشعبان المعظم

نور اسلام کی بعض اہم مطبوعات

- حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- حضرت علی علیہ السلام
- حضرت فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا
- حضرات حسنین علیہما السلام
- حضرت امام زین العابدین علیہ السلام
- حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
- حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام
- حضرت امام علی رضا علیہ السلام
- حضرت امام محمد تقی علیہ السلام
- حضرت امام علی نقی علیہ السلام
- الحج
- بیسویں صدی میں اسلامی تحریکیں
- خواتین کربلا
- وحی والہام کی باتیں
- فلسفۂ انتظار (جدید ایڈیشن)
- زندگی اخلاق کے سائے میں
- حیات آخرت
- کربلا شناسی
- اتمام حجت
- حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام
- حضرت امام مہدی علیہ السلام